مخلوق جنات کی زندگی کے عجیب و غریب حالات و واقعات

جنات سیکس اور انسان

- جنات کے وظائف
- لاہور میں جنات کے ٹھکانے

ناگی بی اے

جنات سیکس اور انسان
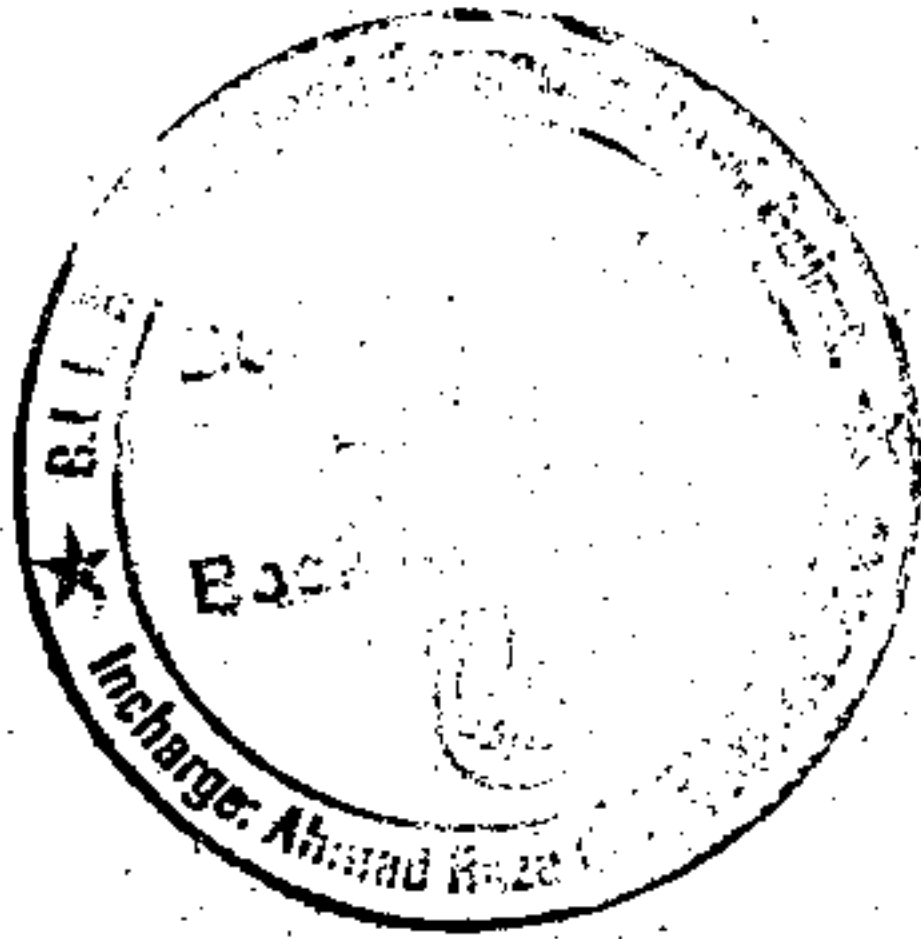
تحقیق وتحریر: ناگی بی۔اے

حق پبلی کیشنز

A-2 سید پلازہ چیٹر جی روڈ اردو بازار لاہور

فون نمبر: 042-7220631

فہرست مضامین

باب پنجم

جنات سیکس اور انسان

لاهور میں جنات کے ٹھکانے

یورپی عامل اور اس کی بدروحیں

باب ششم

وظائف جنات

عرض مصنف

جنات ہمیشہ سے میرا پسندیدہ موضوع رہا ہے۔ یہ جنات سے میری دلچسپی کا نتیجہ ہے کہ میں عملیات کی خاردار وادی میں قدم رکھنے پر مجبور ہوا ورنہ اس سے قبل میں اس پیشہ سے متنفر اور باغی تھا۔ میرے خاندان میں ایک ڈیڑھ صدی سے عملیات کا کام ہو رہا ہے۔ ہمارے جدامجد باباجی نہال شاہ بنگال کے شاہی خاندان کے نجومی عامل اور طبیب تھے۔ باباجی نہال شاہ ہندوستان کے شہر ہوشیار پور کے قریبی گاؤں نمولیاں کے بڑے زمیندار تھے۔ اس زمانے میں ایک مسلمان زمیندار کا دبدبہ قابل توجہ ہوتا تھا۔ مگر باباجی کو عملیات اور روحانی دنیا نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اس کے باوجود وہ زمینداری سے بھی وابستہ رہے۔ راقم اپنی یہ داستان پاکستان کے معروف جریدے اردو ڈائجسٹ میں قسط وار بیان کر چکا ہے اور اس داستان میں عملیات کی گھناؤنی اور تاریک دنیا سے نقاب اٹھا چکا ہے۔ میرا خاندانی پیشہ میرے پڑدادا سے میرے دادا اور میرے والد تک پہنچا تو میں اسے دنیائے خرافات اور وہم وخیال سمجھتا تھا۔ لیکن جب مجھے مخلوق جنات کو دیکھنے اور ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا تو مجھے یقین ہو گیا کہ کائنات میں ابن آدم کے علاوہ بھی ایسی جاندار مخلوق ہے جو انسانوں کی طرح رہتی اور اپنا ذہن استعمال کرتی ہے مگر وہ اسرار کے پردوں میں ملفوف ہے۔ جسے دیکھنے کے لئے ایک خاص نظر کی ضرورت ہے جو صرف

روحانی علوم سے حاصل ہوتی ہے۔

میں بی اے کے بعد ایران چلا گیا تھا اور وہاں میں نے 10 سال تک انگریزی فارسی کے مترجم کے طور پر ایک کالج میں گزارے۔ اس دور میں (شاہ ایران کے دور میں) ایران میں جادو ٹونے کا رواج عام تھا اور عملیات کے ماہر (سفلی و نوری علوم کے پروردہ عامل) شاہ ایران کے دربار میں رسائی حاصل کرنے میں لگے رہے تھے جس کی وجہ سے ایران میں مجھے عملیات سیکھنے کا خوب موقع ملا۔ اس کے بعد خلیجی ریاستوں اور بھارتی عاملین سے بھی بہت ۔۔ سیکھا۔ جوں جوں میں اس وادی پر اسرار میں اترتا گیا مجھ پر جنات کی دنیا آشکار ہوتی چلی گئی۔ پاکستان آنے کے بعد میں نے کچاراوی روڈ پر اپنے آبائی آستانہ کو ایک نئے سرے سے آباد کیا۔ الحمدللہ اب مجھے 35 سال گزر چکے ہیں۔ پاکستان اور دیار غیر میں مجھے ایک دنیا جانتی ہے۔ مجھے اپنے علوم پر گھمنڈ نہیں ہے۔ تاہم میں ایک بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ عملیات حقیقی کے بارے میں مجھ سے بڑھ کر پاکستان میں کوئی اور شخص نہیں ہوگا۔ یہ تعلیٰ نہیں دعوی ہے۔ میں یہ بات صرف ان ظاہری عاملین کو دیکھ کر کہہ رہا ہوں جنہوں نے ماہر عملیات کے نعروں سے اپنی دکانوں کو سجایا ہوا ہے۔ آج لاہور سمیت پاکستان میں میرے بہت سے شاگرد ہیں جو مجھ سے عملیات کی تعلیم لیتے رہے ہیں۔ یہ سب کچھ بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کو بتایا جا سکے کہ پاکستان میں مخفی علوم بالخصوص عملیات کی دنیا مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کتاب میں صرف جنات کے موضوع پر آپ کو معلومات فراہم کرنا مقصود ہے۔ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ جنات ایک حقیقی مخلوق ہے۔ اس مخلوق میں شر بھی ہے اور نیکی بھی۔ لیکن ہمارے ہاں جنات کو بدنام بہت کیا گیا ہے۔ عام عاملین کو تو اس بات کا علم ہی نہیں ہے کہ جنات دراصل ہیں کیا؟ دراصل جنات وہ کچھ نہیں کرتے جو ان سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جنات کی آڑ میں دوسری شریر مخلوق شیاطین اور سرکش و کافر جنات ایسے افعال

بدانجام دیتی ہیں کہ ابن آدم جنات سے خائف اور ان سے متنفر ہو جاتا ہے۔ میں آپ کو یہ بات واضح طور پر بتانا چاہتا ہوں کہ نیک مسلمان جنات بد کردار نہیں ہوتے اور عام عاملین سفلی علوم کے زور سے انہیں گرفتار کر کے ان سے خدمات نہیں لے سکتے۔ پاکستان میں جنات کی آبادیاں کثرت سے ہیں۔ لیکن انسانوں کے پاس کتنے جنات قید ہیں' یہ تعداد صرف گنتی میں ہے۔ تاہم یہ واضح کر دوں کہ شریر جنات شیاطین سے کم نہیں ہوتے۔ یہ انسانوں کو تنگ کرتے اور انہیں بیماریاں لگاتے رہتے ہیں۔

کتاب زیر نظر میں چونکہ جنات کے وجود سے آگاہ کرنا اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو آشکار کرنا ہے۔ اس لئے ''جنات'' کی اس کارروائی کو سب سے پہلے نمایاں کرنا ضروری ہے جو وہ انسانوں کے خلاف کرتا ہے۔ یہ کارروائی ان کی جنسی شرانگیزی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ خوبصورت لڑکیوں پر جنات عاشق ہو جاتے ہیں اور خوبصورت مردوں پر جن زادیاں ملتفت ہو جاتی ہیں۔ ایک انسان کو جنات کے سحر سے آزاد کرانے کے ایسے واقعات بھی آپ نے سنے ہوں گے جب ایک عامل سحر زدہ انسان کو اس قدر مارتا پیٹتا ہے کہ وہ انسان مفلوج ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے۔ ہمارے ہاں ایسے بہت سے مسائل ہیں جو غیر مسلم جنات کی شرانگیزی سے ابن آدم کو لاحق ہوتے ہیں۔ جنات وشیاطین کی شرانگیزی ہی کے باعث آج بے حیائی' زنا اور شراب خوری ہے۔ یہ انسانوں کے اندر داخل ہو کر انہیں گمراہ کرتے اور اپنی جنسی جبلت سے انسانوں کو برباد کرتے ہیں۔ میں اپنی زندگی میں بارہا اس تجربہ سے گزرا ہوں جب شریر جنات و شیاطین نے انسانی مردوں اور عورتوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔ مگر یہ ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ ہمارے ذہنوں میں ہر وقت گناہوں اور زنا کاری کا جو خیال پنپتا رہتا ہے۔ یہ شریر جنات اور شیاطین کی لگائی ہوئی آگ کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب میں ایسے وظائف بھی درج کئے جا رہے ہیں جو زمانہ اسلام سے مسنون ہیں جنہیں پڑھ لیا جائے تو شریر جنات و

شیاطین سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔اس کتاب کی تیاری میں ممکنہ حد تک پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔آیات واحادیث کے حوالہ جات کو انتہائی غور سے پڑھا گیا ہے۔اس کے باوجود اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو براہ کرم مجھے آگاہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کو درست کیا جا سکے۔

آخر میں عرض ہے کہ کتاب زیر نظر میں تسخیر جنات کے لئے وظائف اس لئے درج نہیں کئے گئے کہ صرف وظائف پڑھ لینے سے جنات قابو میں نہیں آتے۔اس کے لئے اپنے مرشد سے باقاعدہ اجازت اور اس وظیفہ سے متعلق کچھ راز کی باتیں ہوتی ہیں جنہیں بیان کر دیا جائے تو وظیفہ پڑھنے والے انسان کا دماغ الٹ بھی سکتا ہے۔جو حضرت تسخیر جنات میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ کتاب کے اندر درج کوپن کو کتاب میں سے پھاڑ کر اس میں اپنے کوائف درج کر کے مجھے ارسال کریں۔میں حسب توفیق ممکنہ حد تک ان کی مدد کروں گا۔

ناگی بی۔اے

A-113 گلیکسی شاپ مین فیروز پور روڈ لاہور پاکستان

فون نمبر 042-7574340

فیکس 042-7596744

موبائل: 0303-7562210

ای میل nagiba@tele.net.pk

تاریخ: جنوری 2002ء

تسخیر جنات کے لئے کوپن

نام.................... عمر.................... تاریخ پیدائش....................

مذہب.................... قد.................... وزن....................

آنکھوں کا رنگ....................

کوئی بیماری تو لاحق نہیں اگر ہے تو بیان کریں....................

....

ریح کا مرض تو نہیں ہے....................

پتہ....................

....

کوپن اس پتہ پر بھیجیں

ماہر عملیات ناگی بی۔اے

113-A گلیکسی شاپ مین فیروز پور روڈ لاہور پاکستان

قرآن پاک میں مخلوق جنات کے ثبوت

جنات ایک ایسی ٹھوس حقیقت ہیں جو تخلیق آدم سے قبل آسمانوں اور زمین پر آباد تھے مگر عصر حاضر کے جدید علوم سے آراستہ بیشتر مسلمان جنات کے وجود کے منکر ہو چکے ہیں۔ حالانکہ مخلوق جنات کے وجود کے بارے میں قرآن پاک میں متعدد آیات موجود ہیں جن میں مخلوق جنات کے افعال و اعمال اور فطرت کے بارے میں واضح نشانیاں ملتی ہیں۔ جنات چونکہ غیر مرئی مخلوق ہیں اس لئے ان پر یقین کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن جس طرح ہم مسلمان قرآن پاک کی ہر آیت پر ایمان رکھتے ہوئے زندگی' موت' قبر کی زندگی' قیامت روز محشر' جزا و سزا کو تسلیم کرتے ہیں' فرشتوں اور ابتدائی انسانی نسلوں کے عبرتناک واقعات کو مانتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں قرآن پاک میں بیان کردہ جنات کی مخلوق کے وجود کو بھی تسلیم کرنا چاہیے۔ قرآن پاک میں فرشتوں' جنات اور انسانوں کی تخلیق پر کئی آیات موجود ہیں۔ درج ذیل میں جنات کے وجود و تخلیق کے بارے میں قرآن پاک کی آیات پیش کی جا رہی ہیں۔

قرآن پاک میں جن کا لفظ ۲۲ بار استعمال ہوا ہے جبکہ ۳۱ آیات مبارکہ میں ۳۲ بار جن و جان و جنۃ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ دوسری آسمانی کتابوں میں بھی جن' جان' ابلیس' شیطان اور شیاطین کا ذکر کیا گیا ہے۔

وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیطین الانس والجن.

"اور اس طرح ہم نے ہر پیغمبر کے لئے انسانوں اور جنوں سے دشمن قرار

دیے ہیں۔"

قرآن کریم کے مسلمہ اصولوں میں "جن اور شیطان" کے وجود پر اعتقاد کی تلقین کی گئی ہے۔ اگر چہ بعض لوگ جن اور شیطان کے وجود سے انکار کرتے ہیں اور ان الفاظ کا اطلاق "خبیث" اور "شریر" روحوں پر کرتے ہیں اور بعض لوگ ان نظر نہ آنے والی مخلوقات کو "توہم پرستی" اور ناقابل قبول سمجھتے ہیں۔ لیکن قرآن پاک نے جن اور شیطان کا مخلوق واقعی کے طور پر ذکر فرمایا ہے (اس لئے بھی) ہمیں چاہیے کہ ہم ان کو واقعی ایک مخلوق کے طور پر سمجھیں جس طرح قرآن حکیم نے سمجھایا ہے۔

روشن فکر لوگوں کے مطابق جنہوں نے ان مخلوقات کو ماننے سے انکار کیا ہے اور ان کے وجود کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسی مخلوق موجود ہو جسے کوئی دیکھ ہی نہ سکے؟ یا یہ کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے؟ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ جنات وہی قدیم لوگ ہیں جو انسانوں اور بندروں کی درمیانی نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہاں تک کہتے ہیں کہ جنوں سے مراد وہی بدو اور وحشی باشندے ہیں جو جنگلوں کے وسط میں رہتے ہیں۔

سادہ ترین الفاظ میں ان کو یہ جواب دیا جانا چاہیے کہ اس سلسلے میں تجربات ہوئے ہیں حتیٰ کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو جنات کو مسخر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں علمی طور پر بھی دلائل موجود ہیں۔ اس لئے کہ اسی دنیا میں ہزاروں اجسام لطیف ایسے ہیں مثلاً الیکٹرون، پروٹان، برقی لہریں، الٹراوائیلٹ شعاعیں، ایکس ریز وغیرہ وغیرہ۔

علمی اور عقلی طور پر ان کے وجود کو ثابت کیا جا سکتا ہے پس صرف یہ بات کہ ہم اپنے حواس ظاہری سے انہیں نہیں دیکھ سکتے ان کے نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ تجرباتی نکتہ نظر سے بھی ایسے بہت سے افراد ہیں جنہوں نے جنات کو دیکھا اور حتیٰ کہ ان سے کلام بھی کیا ہے۔

سورہ رحمٰن کی آیت مبارکہ ۱۴ اور ۱۵ میں ارشاد ربی ہے۔

خلق الانسان من صلصال كالفخار O و خلق الجان من مارج من نار"

"(اللہ تعالیٰ نے) انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا"۔

سورۂ حجر مبارکہ کی آیت ۲۶ اور ۲۷ میں ارشادِ الٰہی ہوا۔

"ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حماء مسنون O والجان خلقنه من قبل من نار السموم"

"اور ہم ہی نے انسان کو سال خوردہ گلی سڑی مٹی) اور قبل ازیں جنات کے گروہ کو بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا"

سورۂ کہف کی آیت ۵۰ میں جنات کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

"فسجدو الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ"

"تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ وہ جنوں میں سے تھا اس لئے اس نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی"

سورۂ ذاریات کی آیت ۵۶ میں ذکر آتا ہے

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو فقط اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ عبادت کریں"۔

قرآن حکیم میں ایسے شواہد موجود ہیں کہ "جن" اور "جان" سے ایک ہی مراد لی گئی ہے۔ سورۂ رحمٰن کی آیت ۳۳ میں فرمایا گیا ہے۔

"یا معشر الجن والانس"

"اے گروہ جن وانس"

سورۂ رحمٰن کی آیت ۳۹ میں بھی فرمایا گیا

فیومئذ لا یسئل عن ذنبه انس ولا جان"

''پس اس روز انسانوں اور جنوں سے گناہوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا''۔

سورۂ انعام (۱۱۲) میں جنات کے وجود کی نشاندہی یوں فرمائی گئی۔

''وکذالک جعلنا لکل نبی عدو شیطین الانس والجن''۔

''اور ہم نے ہر نبی کے دشمن انسانوں اور جنوں میں سے بعض لوگوں کو قرار دے رکھا ہے''۔

ہم سورہ والناس میں یوں پڑھتے ہیں:

''(اے رسول ﷺ) کہہ دیجئے میں لوگوں کے پروردگار' لوگوں کے بادشاہ' لوگوں کی معبود سے (شیطانی) وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو (خدا کے نام سے پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے''۔

سورۂ نمل کی آیت ۱۷ میں فرمایا گیا

''وحشر لسلیمن جنوده من الجن والانس والطیر فهم یوزعون

''اور سلیمان کے سامنے ان کے لشکر جنات اور آدمی اور پرند سب جمع کئے جاتے تو وہ سب کے سب (مثل مثل) کھڑے کئے جاتے تھے''۔

قرآن کریم میں حضرت سلیمانؑ کے تسخیر جن و شیطان کے قصے کے بعد آیا ہے۔

(سورہ سبا ۱۴)

"فلما خر تبینت الجن ان لو کانو یعلمون الغیب مالبثوانی فی العذاب المهین"

پھر (جب کھوکھلا ہو کر ٹوٹ گیا اور) سلیمان گرے تو جنات نے جانا کہ
اگر وہ غیب دان ہوتے تو (اس) ذلیل کرنے والی (کام کرنے کی)
مصیبت میں نہ مبتلا رہتے۔

اس آیت میں اس بات کی بھی وضاحت کردی گئی ہے کہ جن بھی عام انسانوں کی طرح علم غیب سے محروم ہیں۔ لوگ جنوں کے سریع الحرکت ہونے کی بنا پر گمان کرتے تھے کہ وہ علم غیب رکھتے ہیں۔ لیکن اس واقعہ سے انہیں معلوم ہو گیا کہ ایسا نہیں ہے۔ قرآن کریم میں انسانوں اور جنوں کے لئے علم غیب کی نفی کی گئی ہے مگر مخصوص شخصیتیں ایسی ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان کو اپنی حکمت کی بنا پر غیب سے باخبر کردیتا ہے جیسا کہ سورہ جن کی آیات مبارکہ ۲۶، ۲۷ میں فرمایا گیا۔

علم الغیب فلا یظھر علی غیبه احدا O الا من ارتضی من رسول

(وہی) غیب دان ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس پیغمبر کو پسند فرمائے۔

سورہ حم سجدہ آیت (۱۳) میں جنات کی موت کے بارے میں ارشاد ربی ہوا۔

"ولکن حق القول منی لاملن جھنم من الجنة و الانس"

''میری کہی بات کہ مجھ کو بھرنی ہے دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے۔''

سورہ اعراف کی آیت ۳۸ میں فرمایا گیا۔

قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن و الانس فی النار"

(تب خدا ان سے) فرمائے گا جو لوگ جن وانس کے تم سے پہلے چل بسے ہیں ان ہی میں مل جل کر تم بھی جہنم واصل ہو جاؤ۔''

سورہ رحمٰن کی آیت ۵۶ میں فرمایا گیا۔

"لم یطمثھن انس قبلھم و لا جان" (رحمٰن/۵۶)

''(عورتیں) جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ جن نے۔''

جنات حضرت سلیمانؑ کے لئے کام کرتے تھے جن کے لئے وہ امر الٰہی سے مسخر کر دیئے گئے تھے۔ محل تعمیر کرتے' نقاشی کرتے اور بڑے بڑے برتن بناتے تھے اس بات کے درست ہونے کے بارے میں قرآن مجید میں آیات موجود ہیں۔ نمونے کے طور پر ہم درج ذیل دو آیات پیش کرتے ہیں۔

"و من الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ" (سبا/۱۲)

''اور جنات (کو ان کے تابع کر دیا تھا) میں کچھ لوگ ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے سامنے کام کرتے ہیں''۔

و من الشیاطین من یغوصون لہ و یعملون عملا دون ذالک و کنا لھم حافظین (انبیا/۸۲)

''اور جنات میں سے جو لوگ (سمندر میں) غوطے لگا کر (جواہرات) نکالنے والے تھے اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے (سلیمان کا تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی ان کے نگہبان تھے (کہ بھاگ نہ جائیں)

تخلیق جنات

جنات کی پیدائش

جن کی جمع اجناء اور جنات ہے۔ عربی میں جن ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو نظر نہ آسکے۔ چونکہ فرشتے بھی ہمیں نظر نہیں آتے اس لئے عربی فرشتوں کو بھی جن کہتے ہیں۔ یہ مخلوق یعنی جنات کیونکہ جنت میں بھی ہماری نظروں سے پوشیدہ رہیں گے اس لئے عربی لغت میں بہشت کو جنت کہتے ہیں اور ان کے لئے جنات کا لفظ بولتے ہیں۔

عجائب القصص میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک ''آگ'' پیدا کی۔ اس آگ میں نور بھی تھا اور ظلمت بھی۔ چنانچہ حق باری تعالیٰ نے نور سے فرشتہ اور دھوئیں سے دیو (جنات) پیدا کئے۔ جنات میں چونکہ نور اور ظلمت دونوں چیزیں تھیں اس لئے بعض تو ایمان کے مشرف ہونے اور بعض کفر و گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔

روایات صحیح میں مرقوم ہے کہ حضرت آدمؑ کی پیدائش سے تقریباً سوا لاکھ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کر کے زمین پر آباد کیا تھا۔ دنیا میں جنوں کی نسل کی بود و باش کے لئے جگہ نہ رہی تو حق تعالیٰ نے کچھ جنات کو ہوا میں رہنے کے لئے جگہ عطا فرمائی اور کچھ جنات آسمان اول پر رہنے لگے۔

وہب بن منبہ کی روایت کے مطابق جنات کی افزائش نسل کا یہ عالم تھا کہ ایک حمل سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی۔ جب ان کی تعداد ستر ہزار ہو گئی اور شادی بیاہ کا سلسلہ جاری رہا تو پھر ان کی کوئی حد اور انتہا نہ رہی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے فتح العزیز میں

جنات کی پیدائش کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے جن کے وہم و خیال کی طاقت عقل، شہوت اور غضب پر غالب اور یہ غلبہ اس حد تک ہے کہ ان کے ہر اختیاری فعل میں عقل، شہوت یا غضب ان کے وہم و خیال کے تابع ہو کر رہتی ہے اور اس مخلوق کا جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہے۔ مادہ کی اطاعت کے اعتبار سے اس مخلوق کے جسم، انسان کی روح ہوائی کے مشابہ ہیں۔ جنات کے جسم اور انسان کی روح ہوائی میں یہ فرق ہے کہ انسان کی روح ہوائی تو عناصر اربعہ کا خلاصہ ہوئی ہے اور جنات کے جسم، آگ اور ہوا سے مرکب ہوتے ہیں۔''

عبدالواحد بن مفتی نے عجائب القصص میں جنات کے بارے میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک آگ پیدا کی۔ اس آگ میں نور بھی تھا اور ظلمت بھی۔ نور سے فرشتے پیدا کئے اور آگ سے جنات کی تخلیق فرمائی۔ فرشتے چونکہ نور سے پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے وہ اطاعت الٰہی میں مصروف ہو گئے اور جنات چونکہ ظلمت کی پیدائش تھے، اسلئے وہ کفر، ناشکری، غرور اور سرکشی میں پڑ گئے۔ جنات کے مادہ میں چونکہ نور اور ظلمت دونوں چیزیں ہیں اس لئے ان میں سے بعض ایمان کے نور سے معترف ہوئے اور بعض ظلمت کے حوالے سے کفر اور گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔

حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نار سموم پیدا کیا۔ یہ وہ آگ تھی جس میں دھواں نہ تھا۔ اس آگ سے اللہ تعالیٰ نے جان (جن) کو پیدا کیا اور اس جان کا نام مارج رکھا اور اس کی بیوی مرجہ کے نام سے پیدا کی۔ اس جوڑے سے جنات کی نسل بڑھی اور ان کے بہت سے قبیلے پیدا ہو گئے۔

اس سلسلے میں شاہ عبدالعزیز نے فتح العزیز نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی، جن کی وہم و خیال کی طاقت، عقل، شہوت اور غضب پر غالب ہے اور یہ غلبہ اس حد تک ہے کہ ان کے ہر اختیاری فعل میں عقل، شہوت یا غضب ان کے وہم و خیال کے تابع ہو کر

رہتی ہے اور اس مخلوق کا جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہے۔ جنات کے جسم اور انسان کی روح ہوائی میں یہ فرق ہے کہ انسان کی روح ہوائی تو ہوائیں اربعہ کا خلاصہ ہوتی ہے اور جنات کا جسم آگ اور ہوا کا مرکب ہوتا ہے۔

جنات انسان کی روح ہوائی کی طرح لطیف ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں چونکہ جنات کا ظاہری جسم انسان کی روح ہوائی کی طرح لطیف ہے روح کے ساتھ اختلاط سے اصل کی لطافت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ان کا جسم مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے' ظاہری جسم کا تغیر خوف' یا گھبراہٹ کے عالم میں یا سرور و مسرت کے موقع پر انسان میں بھی مشاہدہ ہے بہر حال یہ مخلوق کبھی اصلی صورت پر باقی رہ کر مسامات اور رگوں کے ذریعہ جسم انسانی میں داخل ہو کر تغیرات کا باعث ہوتی ہے اور کبھی کوئی کثیف جسم اختیار کر کے اچھی بری یا ہولناک شکل و صورت میں ظہور میں آتی ہے۔

جنات' فرشتے اور انسان میں فرق:

اللہ تعالیٰ نے ارضی اور سماوی اعتبار سے اپنی مخلوقات کو چار اقسام میں تقسیم کر کے پیدا کیا ہے۔

پہلی قسم:

پہلی قسم تو وہ ہے جن کی عقلی قوت' وہم و خیال اور شہوت و غضب پر غالب ہے۔ انہیں ملائکہ کہتے ہیں۔

دوسری قسم:

اس قسم میں وہ جاندار ہیں جن کی عقل' شہوت اور غضب پر وہم و خیال اس درجہ غالب ہے کہ ان کا ہر فعل وہم خیال کے تابع ہے۔ اس مخلوق کا جسم' آگ و ہوا سے مرکب ہے۔ عربی زبان میں اس مخلوق کو شیطان اور غیر معتبر افراد کو جن کہا گیا ہے۔

تیسری قسم:

ان میں وہ جاندار شامل ہیں جن کو حیوان کہا گیا ہے ان میں وہ حیوانات بھی شامل ہیں جن حیوانات میں شہوت کا غلبہ ہے انہیں بہائم کہتے ہیں۔ اور جن پر غضب غالب ہے انہیں ''درندہ'' کہتے ہیں۔

چوتھی قسم:

اس مخلوق کو عقل وہم وخیال شہوت وغضب اعتدال کے ساتھ عطا کیا گیا۔

مخلوقات کے رہنے کا مقام:

ان مخلوقات میں پہلی قسم کی مخلوق چونکہ دغا اور نافرمانی سے پاک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے رہنے کا مقام آسمان مقرر کیا ہے۔

دوسری قسم کی مخلوق ''جنات'' کو زمین پر آباد کیا گیا ہے اور ان کے تصرف میں بڑھنے والی چیزیں جیسے درخت' گھاس اور خود بخود پیدا ہونے والی چیزیں جیسے سونا' چاندی' لوہا' پتھر اور حیوانات' چرند و پرند ان کے اختیار میں دیئے گئے ہیں۔ ان تینوں کی پیدائش کے بعد چوتھی قسم پیدا کی جسے انسان کہا جاتا ہے۔ انسان کو خدائے تعالیٰ نے خلعت وجود پہنایا۔ یہ مخلوق یعنی ''انسان'' ان تینوں قسموں سے مرکب ہو کر ''معجون'' کے طور پر ظاہر ہوئی۔ اس مخلوق کو عقل' وہم وخیال' شہوت وغضب اعتدال کے ساتھ عطا کیا گیا اور تمام حیوانات' نباتات اور معارف اس کے تابع فرمان بنا دیئے گئے۔

جنات اور یہ دنیا

پس یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت آدمؑ کی پیدائش سے تقریباً سوا لاکھ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کر کے زمین پر آباد کر دیا۔ پھر جب جنوں (جنات) کی تعداد میں اضافہ ہوا اور ان کے لئے زمین پر جگہ نہ رہ گئی تو اللہ تعالیٰ نے کچھ جنوں کی نسل کو بود و باش کے لئے ہوا میں جگہ

دی۔ اس طرح زیادہ تر جنات اس دنیا یعنی ارض پر بس رہے اور بعض جنات پہلے آسمان پر رہنے لگے۔ اس بات کا خیال رہے کہ ہوا میں رہنے والوں کو کچھ عرصہ بعد زمین پر رہنے کی اجازت دی گئی۔ اس طرح آسمان پر رہنے والے فرشتوں ابلیس اور زمین پر رہنے والوں کو جنات کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

جنات اور شیاطین میں فرق:

شیاطین جنات کی وہ سرکش متکبر اور نافرمان نسل ہے جس نے ابلیس میں سے جنم لیا اور ہمیشہ کے لئے شیطان مردود کہلائی۔ جنات کی نسل میں سے ایک جن عزازیل تھا جسے زمین پر آباد سرکش اجناء کی سرکوبی کے لئے معمور کیا گیا اور اس نے زمینوں اور آسمانوں پر بے حد عبادت کی مگر تخلیق آدمؑ کے وقت سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں یہی عزازیل جسے فرشتوں کا سردار بنایا گیا تھا۔ لعنت ابدی میں مبتلا ہو گیا اور آدم کو سجدہ نہ کرنے کے جرم میں ہمیشہ کے لئے ابلیس' شیطان مردود بن گیا۔

ابلیس نے بعدازاں شریر اجناء کو اپنا ہمنوا بنایا اور ان کو گمراہ کر کے اپنے ساتھ ملا لیا۔ سبھی شریر اور خدا کے نافرمان جنات بھی شیطان بن گئے۔ ان کے توالد و تناسل سے شیطان پیدا ہوتے ہیں۔ جبکہ صالح جنات کے توالد و تناسل سے جنات کی نسل بڑھتی رہی جو آج بھی زمین کے ویرانوں آبادیوں' قبرستانوں' صحراؤں میں آباد ہے۔

جنات کی شرارت اور فتنہ و فساد

اللہ پاک نے پہلے آ[illegible] پر رہنے والی اس مخلوق اور ہوا میں رہنے والی مخلوق سے الگ الگ عہد لیا تھا کہ اللہ کی عبادت سے غافل نہ ہوں گے مگر زمین پر رہنے والے سرکش جنات اپنی شرارت سے باز نہ آتے تھے۔ انہوں نے کچھ عرصہ بعد زمین پر رہنے والوں کے لئے وہ طوفان بدتمیزی برپا کیا کہ زمین ان سے پناہ مانگنے لگی۔

اس کی مختصر روداد کچھ اس طرح ہے کہ جن اجناء کو خداوند تعالیٰ نے ازراہ کرم و مہربانی'

زمین پر رہنے کی اجازت دے دی تھی انہوں نے اگر چہ ایک طویل عرصہ تک خدا کی عبادت کی مگر اس کے بعد گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔ زمین پر آباد ہونے والے صالح اجناء نے گڑگڑا کے خدا سے گلہ کیا کہ سرکش جنات نے ان لوگوں کی زندگی اجیرن بنادی ہے۔ صالح جنات کا یہ گلہ شکوہ اس وقت حضرت جبرائیلؑ خدا کے حضور پیش کرنے آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ اور حضرت جبرائیلؑ امین میں جو گفتگو ہوئی اسے مختصر اردو زبان میں اس طرح پیش کیا جار ہا ہے۔

حضرت جبرائیلؑ عرش کا پایہ پکڑے اور سر جھکائے کھڑے تھے کہ صدائے ربی بلند ہوئی۔ جبریل امین کو یوں محسوس ہوا جیسے دھلی ہوئی' اجلی اور رسیلی آواز میں کوئی مشفقانہ انداز میں کہہ رہا ہے۔

''ہمارے فرستادہ کو کیا ہوا آج وہ معمول سے زیادہ گھبرایا اور پریشان ہے''۔

حکم ربی سننے کے بعد جبرائیلؑ نے سر ذرا جھکایا اور گڑگڑا کے عرض کیا۔

''حکم ربی کی ادائیگی کے سلسلے میں یہ خاکسار زمین کے ان علاقوں میں گیا جہاں ہوا کے آباد کاروں کو وہاں سے نکال کے زمین پر آباد کیا گیا ہے''۔

''ہمیں معلوم ہے اے جبرئیل امین'' یہ صدائے ربی کی ندا تھی

جبرائیل اور زیادہ ادب سے بولے: ''تو باری تعالیٰ کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ زمین پر بھیجے گئے شیاطین اب تک تو تیری اطاعت کرتے رہے ہے مگر اب ان کا رویہ اس قدر تبدیل ہو گیا ہے کہ زمین کے صالح جنات ان کی آئے دن کی شرانگیزیوں سے پناہ مانگتے ہیں''۔

''یہ بھی ہمیں معلوم ہے.....'' صدائے ربی نے جواب دیا۔ ''آگے کہو تم کہنا کیا چاہتے ہو؟''

''اے رب عالم'' حضرت جبرائیل نے اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے عرض کیا۔

''تو عالم الغیب ہے تجھے تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں کیا کچھ کہنا چاہتا ہوں''

''ہمیں یہ معلوم ہے کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو''۔ صدائے ربی پھر ابھری۔ ''مگر اس سلسلے میں تم کیا رپورٹ پیش کرتے ہو''۔

جبرائیل گھبرائے اور ڈرتے ڈرتے بولے: ''زمین میں نئے آباد کیے جانے والے شیاطین نے کچھ عرصہ تو تیری عبادت وریاضت کی مگر اب وہ دین الٰہی سے منکر ہوگئے اور فتنہ وفساد پر آمادہ ہیں۔ اس کا کچھ مداوا کیا جائے''۔

خالق عالم نے فرمایا: ''تم کیا چاہتے ہو؟''

''میں وہی کچھ چاہتا ہوں جو ان افلاک زدہ لوگوں کی خواہش ہے''۔

''وہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔'' مالک ارض وسما نے دریافت فرمایا۔

جبرائیل نے ذرا سنبھل کے ڈرتے ڈرتے عرض کیا۔

''وہ پریشان لوگ شریر اجنا کی شرانگیزیوں سے بہت پریشان ہیں۔ وہ ان کی شرانگیزیوں سے پناہ مانگتے ہوئے حق تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں کہ اے مالک کون ومکاں تو نے ان ظالموں کو ان کی پشت پر کیوں آباد کیا ہے۔ انہیں وہاں بھیجا ہی نہ جاتا تو زیادہ بہتر تھا''۔

خداوند تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین سے فرمایا:

''اے جبرئیل انہیں تسلی دو کہ ہم ان شریروں کی ہدایت کے لئے اپنے رسول بھیجیں گے''۔

چنانچہ خدائے تعالیٰ نے جنات کی ہدایت کے لئے آٹھ سو رسول بھیجے مگر جنات نے کسی ایک رسول کی بھی صحیح طور پر اطاعت نہ کی اور ان کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک کیا۔ اس کے بارے میں حضرت کعب احبار کا یہ بیان روشنی ڈالتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ان جنات میں سب سے پہلے جس نبی کو بھیجا تھا ان کا نام عامر بن عمیر تھا۔ انہوں نے انہیں قتل کر دیا۔ ان کے بعد صاعق بن ماحق بن الجان کو بھیجا گیا۔ وہ بھی جنات کے ہاتھوں شہید ہوگئے''۔

ایک اور روایت کے مطابق حضرت کعب احبار نے اس بیان کے بارے میں فرمایا ہے۔

''جنوں کی سرکشی اور بدکاری کو دیکھتے ہوئے حق تعالیٰ نے ۸۰۰ سال میں بھیجے۔ ہر سال ایک نبی آتا رہا اور جنات اس کو قتل کرتے رہے''۔

عجائب القصص میں جنات میں انبیائے کرام کی بعثت اور جنات کی کفر اور سرکشی کا حال اس طرح لکھا ہے۔

''جس وقت زمین پر جنات کی آبادی بڑھ گئی' حق تعالیٰ نے ان کو اپنی عبادت کا حکم دیا۔ جنات حکم الٰہی میں کمر بستہ رہے۔ پھر جب جنات کو دنیا میں آباد ہوئے ۳۶ ہزار سال گزر گئے تو یہ جنات کفر اختیار کر کے مورود عذاب الٰہی ہوئے۔ حق تعالیٰ نے تمام متکبروں کو ہلاک کر دیا اور باقی نیک بخت افراد میں سے ایک شخص کو حاکم بنا کر نئی شریعت عطا فرمائی پھر جب یہ دوسرا دور یعنی ۳۶ ہزار سال گزر گئے تو انہوں نے پھر گمراہی اور نافرمانی اختیار کی۔ اس بار بھی عذاب الٰہی نے انہیں ٹھکانے لگا دیا۔ جو لوگ بچ رہے ان میں سے پھر ایک شخص کو ان کا حاکم بنایا۔ اس طرح دوسرا دور ختم ہوتے ہی پھر فتنہ وفساد کا دور شروع ہو گیا۔ ان پر حق تعالیٰ کا غضب نازل ہوا۔ نافرمان لوگ ہلاک کر دیئے گئے۔ باقی ماندہ نیک لوگوں کے لئے پھر حق تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔ جب تک وہ زندہ رہا جنات کو دعوت دیتا اور تبلیغ کرتا رہا۔ اس کی موت کے بعد جب جنات میں کوئی شخص ''نیک'' باقی نہ رہا اور زمین پر کسی نیک شخص کا وجود باقی نہ رہا تو حق تعالیٰ نے فرشتوں کی فوج بھیج کر شریر جنات کا قتل عام کر دیا۔ بے شمار جنات ہلاک ہوئے جو بچ رہے وہ پہاڑوں اور غاروں میں جا کر چھپ رہے''۔

اجناء پر خدا کا قہر وغضب:

تحمل اور برداشت کی ایک حد ہوتی ہے جب آٹھ سو نبیوں کی جدوجہد اور اس کوشش میں ان کی شہادتوں سے بھی جنات کو ہوش نہ آیا اور وہ بدکاری سے باز نہ آئے تو حق تعالیٰ جل شانہ

نے آسمان اول پر رہنے اور بسنے والے اجناء کو زمین پر رہنے والے اجناء کے قتل عام پر مامور کیا۔ اس فوج کا سپہ سالار ایک نامی گرامی جن "عزازیل" تھا جس نے زمین پر آتے ہی تمام بدکار جنوں کو ٹھکانے لگا دیا اور زمین پر عزازیل (ابلیس) اور اس کی فوج آباد ہوگئی۔

عزازیل کا عروج اور فرشتوں میں شمولیت:

عزازیل چونکہ عبادت الٰہی کا دلدادہ تھا اور ہمہ وقت عبادت و ریاضت میں مصروف رہتا تھا' اس لئے حق تعالیٰ نے اسے آسمان پر بلا لیا۔ وہاں بھی عزازیل نے اپنی ہمہ وقت کی عبادت اور ریاضت کو جاری رکھا۔ آسمان کے فرشتے اس کی عبادت کو دیکھ کر ششدر رہ گئے چنانچہ انہوں نے حق تعالیٰ سے سفارش کی۔

حق تعالیٰ نے فرشتوں کی سفارش کو قبول کر لیا اور عزازیل کو اجناء کی فہرست سے نکال کر فرشتوں میں شامل کر لیا گیا۔ یوں ابلیس پہلے آسمان پر ایک ہزار سال تک رہا اور اس نے اس تمام عرصے اور زمانے میں اپنی عبادت میں ذرا بھی فرق نہ ڈالا بلکہ اس کا انہاک عبادت و ریاضت میں بڑھتا ہی رہا۔ عزازیل کے اس ذوق و شوق اور انہاک کو دیکھ کر اللہ تبارک تعالیٰ نے اس کو ترقی دے کر پہلے آسمان سے دوسرے آسمان پر اٹھوا لیا (بلوا لیا)۔ عزازیل محض اپنی عبادت کے طفیل برابر ترقی کرتا رہا۔ اسے دوسرے تیسرے پھر چوتھے' پانچویں اور چھٹے آسمان پر اٹھوا کر آخر ساتویں آسمان پر جگہ دی گئی اور وہ آخر کار عظیم ترین فرشتوں کی فہرست میں شامل ہو گیا۔

جنتوں کے داروغہ رضوانؑ عزازیل کی عبادت سے بہت خوش تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سفارش کی کہ عزازیل کو جنت میں داخلے کی اجازت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے رضوانؑ کی سفارش منظور کر لی اور عزازیل جو کہ جنات میں سے تھا بعد اعزاز و احترام جنت میں قیام پذیر ہو گیا۔

جنت میں پہنچ کے عزازیل کی عبادت کے طور طریقے نہ بدلے بلکہ اس کی عبادت میں اور اضافہ ہو گیا۔ یہاں وہ عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ فرشتوں کو تعلیم بھی دینے لگا اس طرح اس نے فرشتوں کی تعلیم اور ارشادات کے فرائض بھی سنبھال لئے۔

ساتویں آسمان پر عزازیل کی شان تھی کہ عرش اعظم کے فرش نور پر اس کے لئے یاقوت کا منبر بچھایا جاتا تھا اور اس کے سر پر نور کا پھریرا فضا میں لہراتا تھا۔

عزازیل کے زمین پر درجات:

عزازیل نے مفسدہ پرداز جنات کا قتل عام کیا تھا۔ اس قتل عام سے کچھ فتنہ پرور جنات پہاڑوں میں جا چھپے تھے۔ مگر جب پھر زمین پر امن و امان گیا تو بھگوڑے جنات پھر پہاڑوں سے واپس ہو کر دنیا میں آباد ہو گئے۔ ان باغی جنات کی فطرت میں کوٹ کوٹ کے کفر بھرا ہوا تھا۔ اس لئے وہ زیادہ عرصہ تک نیکی کی زندگی نہ گزار سکے اور خدا سے باغی ہو کر پھر فتنہ و فساد برپا کرنے لگے۔

عزازیل کسی ایسے ہی موقع کی انتظار میں تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ جنات پھر خدا کے باغی ہو گئے ہیں تو ایک دن اس نے دربار رب العالمین میں عرض کیا۔

''اے خالق کائنات تو نے جنات کو زمین پر رہنے اور اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا مگر ان ظالموں اور فریب کاروں نے پھر اہل ایمان کو بھڑکانا شروع کر دیا اور تیرے دین کے خلاف فساد پھیلا دیا ہے۔''

چونکہ عزازیل کا انداز بڑا مخلصانہ اور معتبر تھا اس لئے اللہ پاک نے عزازیل کے جذبے کو سراہا اور عرش اعظم سے صدا بلند ہوئی۔

''ہمیں معلوم ہے کہ جنات زمین پر آباد ہونے کے بعد ہم سے اور ہمارے بتائے ہوئے دین سے پھر گئے ہیں اور اب وہ دوبارہ فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اے عزازیل تو نے جس خلوص سے دین کی خدمت کی ہے اس کا تجھے صلہ ملے گا۔ نیز یہ بتایا جائے کہ زمین پر آباد ہونے کے بعد جو جنات دوبارہ باغی اور بے دین ہو گئے ہیں انہیں کیا سزا دی جائے؟''

عزازیل نے بڑے خلوص اور اعتماد سے کہا۔

''اے باری تعالیٰ اس حقیر و فقیر سے جو کچھ اور جتنا کچھ ہو سکا زمین پر آباد ہونے

والے جنات کی خدمت کی اور انہیں صحیح راستے پر چلانے کی کوشش کی مگر افسوس ہے کہ ان جنات کو دین فطرت قبول نہیں اور یہ اس دین کے خلاف غلط قسم کے اقدام کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کی اصلاح کے لئے حکم صادر کیا جائے"۔

"عزازیل کی اطلاع صحیح اور بالکل درست ہے اور ان بے دینوں کو پھر اسلام کے راستے پر لانے کے لئے کوئی نیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ پس اے عزازیل تجھے حکم دیا جاتا ہے کہ تو فرشتوں کی ایک جماعت لے کر پھر زمین پر جا اور ان نئے مرتدوں اور ایمان فروشوں کو ایمان کے راستے پر پوری طور پر لے آ"۔

چنانچہ عزازیل ایک مختصر جماعت لے کر زمین پر گیا اور اس نے ان زمین والوں میں درس و تبلیغ کا سلسلہ از سر نو شروع کیا۔

عزازیل کی سرداری:

زمین پر پہنچ کر عزازیل نے زمین کے باغی اور مرتد جنات سے سلسلہ جنباتی شروع کیا۔ سب سے پہلے عزازیل نے اپنے ایک ساتھی فرشتہ کو قاصد بنا کر شریر اجناء کے دربار میں بھیجا۔ قاصد نے دربار میں پہنچ کے کافر جنات کے زمینی سردار کو یہ پیام دیا۔

"اے زمیں کے بے دین اور گمراہ اجناء ہمارے سردار عزازیل نے مجھے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ تمہیں یہ بات سمجھاؤں کہ خالق کائنات تمہارے رویے سے مطمئن نہیں کیونکہ تم نے دین حق اور دین فطرت کا راستہ چھوڑ کر کفر اور شرک کا پھر دامن پکڑ لیا ہے اور تم اپنے دن رات فسق و فجور میں گزارتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی چیزوں کا کفران نعمت کرتے ہو۔ تمہیں دنیا میں اس لئے واپس بھیجا گیا تھا کہ تم خود یہاں جانا چاہتے تھے مگر تم نے یہاں آ کر ایمان کی ڈور کو چھوڑ دیا ہے اور کفر اور گمراہی کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔

عزازیل کے ایلچی نے بڑی وضاحت اور ہمدردی سے دین کے ان باغیوں کو سمجھایا مگر انہوں نے اس کی باتوں پر غور کر کے اور اصلاح کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے ایلچی (قاصد) کا

مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ عزازیل کا بھیجا ہوا قاصد انہیں روز راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا مگر گمراہ حق کا راستہ چھوڑ کر گمراہوں کے اندھیرے میں گم ہو رہے تھے۔

چنانچہ کچھ ہی دنوں بعد عزازیل کے بھیجے ہوئے قاصد کو انہوں نے اس قدر تنگ کیا کہ اس نے اپنے سردار ابلیس کو زمین کے ان گمراہ لوگوں کے احوال سے باخبر کیا۔ عزازیل نے دوبارہ ایلچی کو ان کے پاس بھیجا۔

عزازیل کے قاصد نے انہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوا اور ایک دن ان زمین کے گمراہ اجناء نے عزازیل کے ایلچی کو قتل کر دیا۔ عزازیل کو اس قتل کی اطلاع ہوئی تو وہ بے حد غصہ میں آیا اور افسوس بھی کیا۔

پھر کچھ دن عزازیل نے انتظار کیا۔ اس کا خیال تھا کہ ان بے دین اور گمراہ جنات کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا اور وہ معذرت کے لئے عزازیل کے پاس آئیں گے مگر حالات اس کے بالکل برعکس پیش آئے۔ عزازیل نے دوسرا قاصد بھیجا گمراہ اجناء نے اس بے گناہ کو بھی قتل کر کے ٹھکانے لگا دیا۔

اس کے باوجود عزازیل نے بے دینوں کے پاس اپنے قاصد بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا مگر جو قاصد ان کے پاس جاتا وہ زندہ بچ کر نہ آتا۔ آخر ایک قاصد کسی طرح زندہ بچ کے واپس آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے عزازیل کو زمین کے ان بے دین اور گمراہ جنات کے حالات سنائے۔

عزازیل سمجھ گیا کہ زمین کے جنات میں اس قدر طاقت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ انہیں قابو میں لانے سے معذور ہے اور اسے مدد کی سخت ضرورت ہے۔

چنانچہ ایک شب عزازیل بہت مضمحل اور دل برداشتہ ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر عرض کیا۔

"اے پروردگار دنیا والوں نے اب اتنی طاقت حاصل کر لی ہے کہ وہ ہماری کوئی پرواہ

نہیں کرتے ہم جو قاصد ان کے پاس دوستی کا پیغام لے کر بھیجتے ہیں' زمین والے اسے بے دھڑک قتل کر دیتے ہیں۔ اگر تو نے مدد نہ کی تو ہم سب ایک ایک کر کے زمین والوں کے ہاتھوں قتل ہو جائیں گے۔ تو ہی مالک و خالق ہے ہماری مدد فرما اور ہمیں دنیا والوں کے عذاب سے نجات دلا''۔

عزازیل نے رو رو کے دعا کی۔ آخر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی اس تک پہنچا۔

''فرشتوں کی ایک فوج عزازیل کی مدد کو بھیجی جا رہی ہے''۔

اس حکم کے ساتھ ہی فرشتوں کی ایک زبردست فوج عزازیل کے لشکر میں اتری۔

عزازیل نے حق باری تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرنے کے بعد اس فوج کو زمین کے شریر جنات کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا حکم دیا۔

ایک روایت کے مطابق فرشتوں کی اس فوج نے جنات کا اس قدر قتل عام کیا کہ ساری زمین بدکردار' گمراہ اور سرکش جنات سے خالی ہو گی۔ بہت تھوڑے سے گمراہ اور بے دین بھاگ کے پہاڑوں میں چھپ گئے اور انہوں نے اپنی جان بچائی۔

جنات سے زمین پاک ہونے کے بعد حق تعالیٰ نے عزازیل کو زمین کی خلافت عطا فرمائی۔ اب تو ابلیس کی چاندی ہو گئی۔ کبھی وہ زمین پر کبھی آسمان پر تو کبھی وہ جنت میں عبادت کرتا دکھائی دیتا تھا۔

لوح محفوظ:

ان ہی دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک روز فرشتوں کے گروہ کی نظر لوح محفوظ پر پڑی۔ لوح محفوظ پر انہیں ایک عبارت لکھی دکھائی دی۔ انہوں نے قریب پہنچ کر اس تحریر کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا:

''عنقریب اللہ کا ایک مقرب بندہ ابدی لعنت میں گرفتار ہونے والا ہے''۔

اس عجیب تحریر کو پڑھ کر فرشتوں کی یہ جماعت گھبرا گئی۔ وہ اس قدر پریشان ہوئے کہ

ان کے چہروں کا رنگ اڑ گیا۔ اس عالم میں وہ گھومتے پھرتے عزازیل کے پاس پہنچے۔ عزازیل نے انہیں اس قدر پریشان اور حواس باختہ دیکھا تو اس نے ان سے نرمی سے دریافت کیا۔

"اے میرے دوستو میرے ساتھیو تم پر کیا افتاد پڑی ہے کہ تمہارا رنگ فق ہو گیا ہے اور چہروں سے فکروغم کے آثار نمایاں ہیں؟"

فرشتوں میں سے ایک نے بتایا

"ہم سب ابھی لوح محفوظ کے پاس سے گزر رہے تھے کہ ہماری نظر "لوح محفوظ" پر جگمگاتی ہوئے ایک پراسرار تحریر پر پڑی جسے پڑھ کر ہم پریشان ہو گئے۔ اس تحریر کا مطلب ہماری سمجھ میں نہیں آیا اور اسی لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں"۔

عزازیل مسکرایا اور بولا "آخر لوح محفوظ پر کونسی ایسی خوفناک بات لکھی ہے جسے پڑھ کر تم لوگ اس قدر لرزاں اور ترساں ہو رہے ہو؟ اس قدر فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں" عزازیل نے انہیں مزید تسلی دی۔ "میں تمہارا استاد معلم اور محافظ ہونے کے ساتھ تمہارا دوست اور ہمدرد بھی ہوں۔ پہلے تم خود کو سنبھالو۔ اپنے حواس درست کرو پھر مجھے بتاؤ کہ آخر لوح محفوظ پر تمہیں تمہاری تقدیر اور مستقبل کے بارے میں کون سی ایسی بات لکھی دکھائی دی ہے جس نے تمہارے اوسان خطا کر دیئے ہیں"۔

فرشتوں میں سے ایک فرشتہ دو قدم بڑھ کے عزازیل کے قریب آیا۔ پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور نہایت رازدارانہ انداز میں انکشاف کیا۔

"اے ہمارے استاد محترم! آج لوح محفوظ پر صاف اور واضح الفاظ میں یہ لکھا ہے کہ عنقریب اللہ کا ایک مقرب بندہ ابدی لعنت میں گرفتار ہونے والا ہے"۔

لوح محفوظ پر لکھے ہوئے الفاظ یا اطلاع عزازیل کو بتانے کے بعد اس فرشتے نے خود کو سنبھالا پھر ڈرتے ڈرتے کہا

''استاد محترم! ہم نے اس وقت تک نہ آپ کی حکم عدولی کی ہے اور نہ عبادت الٰہی سے منہ پھیرا ہے۔ پھر ہم میں سے کس سے کوئی ایسی خطا ہوئی ہے جس کی پاداش میں وہ ''ابدی لعنت'' میں گرفتار ہوگا۔ آپ ہماری مدد کیجئے اور ہمارے لئے دعا کیجئے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی دعا کی برکت سے لعنت کی یہ بلا ہم پر نازل نہیں ہوگی''۔

عزازیل کچھ دیر خاموش رہا جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچنا چاہتا ہو پھر اس نے مضبوط لہجے میں فرشتوں کو بتایا:

''تم لوگوں کو لوح محفوظ کی اس تحریر سے کوئی ڈر اور خوف نہ ہونا چاہیے۔ کچھ دن پہلے اس طرح کی تحریر کو سب نے ہی لوح محفوظ پر پڑھا تھا۔ تم بالکل مطمئن رہو کیونکہ یہ تحریر اور اطلاع تمہارے متعلق نہیں ہے''

اپنے استاد عزازیل کی اس وضاحت سے فرشتے تو مطمئن ہو کر چلے گئے مگر خود عزازیل اس نامعلوم کشمکش میں گرفتار ہو گیا۔ کیونکہ ''لوح محفوظ'' پر اس تحریر کے کچھ عرصہ بعد خود اس نے ایک اور تحریر جگمگاتی ہوئی دیکھی۔ وہ ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے غور سے رک رک کے پڑھا۔ لوح محفوظ پر یہ الفاظ جگمگا رہے تھے۔

''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم''

عزازیل یہ عبارت پڑھ کے حیرت زدہ رہ گیا۔ وہ فوراً سربسجو ہوا اور درگاہ الٰہی میں عرض کیا۔

''اے اللہ پاک یہ شیطان رجیم کون ہے۔ جس کی اطلاع لوح محفوظ سے دی جا رہی ہے؟''

ارشاد ربی ہوا ''وہ بھی ہمارا ایک بندہ ہے جس کو ہم نے تمام نعمتوں سے نواز رکھا ہے مگر غرور و تکبر کی وجہ سے وہ ذلیل و خوار ہوگا۔''

عزازیل کی بے چینی بڑھ گئی اس نے پھر دریافت کیا۔

''اے اللہ مجھے اس بندے کی صورت دکھا دے میں اسے قتل کر ڈالوں گا''۔

حکم الٰہی ہوا ''گھبرا مت۔ تو بھی اسے دیکھ لے گا''۔

اس کے بعد تو عزازیل کو یہ حالت ہوگئی کہ وہ سجدہ میں خود شیطان پر لعنت بھیجا کرتا تھا۔

عزازیل نے زمین کو جنات کے وجود سے پاک کر دیا تھا۔ بلا شبہ یہ ایک بڑا کام تھا۔ عزازیل کو چاہیے تھا کہ وہ اپنے اس کارنامہ پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا کہ مگر وہ خود پر مغرور ہو گیا اور اپنے آپ کو مافوق الفطرت ہستی سمجھنے لگا۔

اللہ اک عالم الغیب ہے دنیا کی کوئی پوشیدہ یا ظاہر چیز اس سے مخفی نہیں۔ چنانچہ عزازیل کے دماغ میں جونہی انانیت اور تکبر کا تصور پیدا ہوا اسی وقت اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا۔

''میں مٹی سے ایک پیدا کرنے والا ہوں جب اس میں روح پڑ جائے تو اس کو سجدہ کرنا''

فرشتے چونکہ شر و فساد پسند نہیں کرتے اور ان کی عقل پر وہم و خیال اور غضب غالب نہیں ہے۔ اس لئے انہوں کہا

''اے باری تعالیٰ ہم تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں''

دراصل فرشتے حق تعالیٰ کا اشارہ نہ سمجھ سکے۔ چنانچہ پھر ارشاد ہوا

''جن باتوں کا مجھے علم ہے وہ تم نہیں جانتے''۔

فرشتوں کو کیسے خبر ہوتی کہ عزازیل کا دماغ و نفرت سے بھر گیا ہے اور اب وہ عزازیل پہلا سا عزازیل نہیں رہا۔

زمین کا واویلا:

اس گفتگو کے بعد خدائے تعالیٰ نے زمین کی طرف وحی بھیجی:

''اے زمین! تجھ سے ہم ایک مخلوق پیدا کر رہے ہیں۔ اس میں بعض ہمارے فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوں گے اور بعض ہماری نافرمانی

کریں گے۔ اطاعت شعاروں کو ہم بہشت میں جگہ دیں گے اور گناہ گاروں کو دوزخ کے حوالے کریں گے"۔

زمین ارشاد الٰہی سن کے گھبرا گئی اور اس نے ادب سے عرض کیا:

"اے خداوند! مجھ میں تیری دوزخ کی آگ برداشت کرنے کی طاقت نہیں"

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل امین کو حکم دیا:

"جاؤ اور ہر قسم کی زمین سے ایک مٹھی خاک لے آؤ"۔

حکم خداوندی پا کر حضرت جبریلؑ زمین پر آئے۔ زمین نے خداوند لاشریک کی قسم دے کر حضرت جبریلؑ کو مٹھی خاک لینے سے منع کیا۔ حضرت جبریلؑ لوٹ گئے۔ پھر اسرافیل، مٹھی خاک لینے آئے۔ زمین نے انہیں بھی خدا کی قسم دے کر خاک لینے سے باز رکھا۔ پھر ان کے بعد حضرت عزرائیل بھیجے گئے۔ زمین نے رونا پیٹنا شروع کر دیا مگر حضرت عزرائیل نے اس کی کوئی پروانہ کی اور ایک مٹھی خاک لے کر واپس ہو گئے۔

پھر خدا نے اس مٹی سے حضرت آدمؑ کا پتلا تیار کیا

آدم کی پیدائش:

آدم کے پتلے میں حکم الٰہی سے روح داخل ہوئی تو ان کی آنکھوں سے بینائی کی قوت پیدا ہوئی ان کی نظریں اٹھیں تو انہیں عرش اعلیٰ پر لکھا ہوا نظر آیا:

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

حضرت آدمؑ محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دیکھ کر غور و فکر میں ڈوب گئے۔

پھر آدم نے دریافت فرمایا:

"یا الٰہی یہ محمد رسول اللہ کس کا نام ہے؟"

حکم الٰہی ہوا

''یہ میرے ایک پیغمبر کا نام ہے جو تیری اولاد سے پیدا ہوگا۔ اگر کبھی تم سے کوئی خطا یا لغزش ہوگی تو اس کے وسیلہ سے تمہاری خطا معاف کر دوں گا اور تم سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا''۔

یہ حکم ربی سن کر حضرت آدمؑ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مناسب تو یہ تھا کہ باپ اپنے بیٹے کے حق میں وسیلہ ہو مگر یہ تو بالکل اس کے برعکس ہے۔

آدم کے دل میں خیال آتے ہی جبریلؑ کو حکم ربی ہوا:

''جاؤ اور آدم کے دل سے اس خیال کے مادے کو نکال دو' ورنہ یہ چیز آدم کی تباہی کا باعث ہوگی''۔

حضرت جبریلؑ نے حکم الٰہی کے تحت حضرت آدمؑ کا سینہ چاک کر کے جو مادہ (وسوسہ) نکالا تھا اس میں سے نصف جنت میں دفن کر دیا۔ اسی نصف سے جنت میں گندم کا پودا اگا جس کا دانہ کھانے کے بعد حضرت آدمؑ سے خداوند تعالیٰ ناراض ہوئے اور انہیں جنت سے نکال کر زمین پر پھینک دیا گیا۔ باقی جو نصف رہ گیا تھا اس سے نفس امارہ کی تخلیق ہوئی۔

سجدہ کرنے سے انکار

فرشتوں کا یہ خیال تھا کہ عبادت، ریاضت اور اللہ کی اطاعت کے سبب وہی ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ ان کا یہ خیال کسی حد تک درست بھی تھا۔ کیونکہ ان کی تخلیق ''نور'' سے ہوئی تھی۔ دوم یہ کہ مادہ کی لطافت کی وجہ سے ان میں خدا کی نافرمانی کی طاقت ہی نہ تھی۔ مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ حضرت آدمؑ کو پیدا کر کے حق تعالیٰ نے انہیں وہ علم عطا کیا، جس سے فرشتے سراسر محروم تھے۔

پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام اور ان کی صفات بتا دیں، پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے رکھ کر ان سے دریافت کیا کہ ان کے نام بتاؤ۔

فرشتوں کو ان کے ناموں کا کوئی علم نہ تھا۔ وہ تو صرف اس حد تک اور صرف ان چیزوں

کے نام جانتے تھے، جو حق تعالیٰ نے انہیں بتائے یا انہیں تقسیم کیے تھے۔

فرشتوں نے چیزوں کے نام بتانے سے معذوری ظاہر کی اور انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے معذرت کی۔

''پاک ہے تیری ذات، ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں تعلیم کیا ہے''

اس طرح حق تعالیٰ نے فرشتوں پر حضرت آدمؑ کی فضیلت ثابت کی، پھر انہیں حکم دیا

''آدم کو سجدہ کرو''

حکم الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے تمام فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا، مگر عزازیل غرور اور تکبر سے کھڑا رہا۔ قصص الانبیاء کی روایت کے مطابق فرشتے ۱۰۰ سال یا ۵۰۰ سال تک سجدے میں پڑے رہے۔ لیکن جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو عزازیل کو اسی طرح تکبر سے بھرا کھڑا ہوا دیکھا۔ اس کی صورت مسخ ہو چکی تھی۔ اور نورانی لباس اس کے بدن سے اتر چکا تھا۔

سجدے سے فراغت کے بعد حق تعالیٰ نے عزازیل سے پوچھا

''تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟''

اس نے پرغرور لہجے میں جواب دیا

''مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا، اور آدم مٹی سے پیدا ہوتے ہیں۔ بھلا افضل بھی کہیں مفضول کو سجدہ کیا کرتا ہے''۔

عزازیل ہی وہ پہلا شخص ہے۔ جس نے حکم الٰہی کی خلاف ورزی کی۔ چنانچہ اس نافرمانی کی پاداش میں اس کے تمام ملکوتی اعزازات اور مراتب سلب کر لئے گئے اور اسے لعنت اور حقارت کا مرکز بنا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے بعد سب سے پہلے حضرت جبرائیلؑ نے اس پر لعنت کی، پھر حضرت اسرافیل نے، پھر حضرت میکائیل نے، پھر حضرت عزرائیلؑ نے۔ ان چاروں مقرب بارگاہ الٰہی فرشتوں کی لعنت کے بعد ساتوں آسمانوں کے تمام فرشتوں اور جنات

نے ابلیس پر لعنت بھیجی۔

بیت المقدس جنات نے تعمیر کیا

نوری جنوں کے ہاتھوں تعمیر بیت المقدس کی اور حضرت سلیمانؑ کے احکام کے متعلق کہتے ہیں ''بنی اسرائیل ایک مدت تک اس میں نماز گزار رہے حتیٰ کہ حضرت داؤدؑ انتقال فرما گئے اور سلیمانؑ ان کے جانشین بن گئے۔ اللہ نے ان کو حکم دیا کہ بیت المقدس کی عمارت کو مکمل کریں سلیمانؑ نے انسانوں' جنوں اور شیطانوں کو جمع کیا ان کے درمیان کام کو تقسیم کر دیا اور ہر ایک گروہ کو اس کے انجام کار کا ذمہ دار قرار دیا۔ دیوؤں اور جنوں کو کانوں سے سنگ مرمر لانے پر مامور کیا۔ سلیمانؑ نے حکم دیا کہ شہر کو سنگ مرمر اور سنگریزوں سے تعمیر کریں۔ اسے بارہ حصوں میں تقسیم کیا اور ان بارہ ٹکڑوں میں سے ہر ایک کو ایک حصے میں جوڑ دیا۔ جب شہر کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو مسجد کی عمارت تعمیر کرنا شروع کر دی۔ دیوؤں کو چند حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک گروہ کو کانوں سے معدنیات اور زر و جواہر نکالنے پر مامور کیا۔ دوسرے گروہ کو دریاؤں اور سمندروں میں غوطہ خوری اور لعل و جواہرات برآمد کرنے پر مامور کر دیا۔ ایک اور گروہ کو مشک و عنبر اور تمام خوشبوئیں فراہم کرنے پر لگا دیا۔ اور اس سے سلیمانؑ کو اس قدر مال و متاع ہاتھ آیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اندازہ نہیں۔ پھر ہنرمندوں کو یاد فرمایا اور حکم دیا کہ ان پتھروں کو تراش کر تختیوں (سلوں) کی صورت میں گھڑ دیں اور موتیوں کو تراش کر ان میں سوراخ کر دیں۔ جب یہ کام شروع کیا گیا تو سنگ مرمر اور گوہر و جواہرات کی سختی کی وجہ سے زبردست شور بلند ہوا۔ سلیمانؑ کو یہ شور و غل پسند نہ آیا۔ جنوں کو بلایا اور کہا گیا تم ان ہیروں اور جواہرات کو بغیر شور و غل کے تراشنے کا علم اور تجربہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا ''اے اللہ کے رسول! جنوں کے کسی ایک فرد کو بھی ''صخر'' سے زیادہ علم اور تجربہ نہیں ہے'' تو سلیمانؑ نے اسے حاضر فرمایا (ترجمہ نہایت الارب' ج ۹' ص ۹۷)

حضرت سلیمانؑ پر اللہ کے انعامات میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اکثر بنی آدم کے علاوہ جنات' شیاطین حتیٰ کہ پرندے اور چوپائے بھی مسخر کر کے ان کے اختیار میں دے دیے گئے تھے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ نے سورہ نمل کی آیت ۱۷ میں فرمایا:

"وحشر لسلیمان جنودہ من الجن والانس والطیر فھم یوزعون"

اور سلیمانؑ کے سامنے ان کے لشکر جنات اور آدمی اور پرند سب جمع کیے جاتے تو وہ سب کے سب (مثل مثل) کھڑے کیے جاتے تھے (غرض اس طرح لشکر چلتا)

اسی طرح سورہ الانبیاء کی آیت مبارکہ ۸۲ میں فرمایا گیا ہے۔

"ومن الشیاطین من یغوصون لہ و یعملون عملا دون ذالک و کنالھم حافظین"

''اور جنات میں سے جو لوگ (سمندر میں) غوطہ لگا کر (جواہرات) نکالنے والے تھے اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے (سلیمانؑ کا تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی ان کے نگہبان تھے (کہ بھاگ نہ جائیں)''

سورہ ذاریات کی آیت ۵۶ میں جنات کی معاشرتی ذمہ داریوں کے حوالے سے قرآن کریم میں آیا ہے کہ "جن" بھی انسانوں کی طرح اختیار و ارادہ اور فرائض و ذمہ داریاں رکھتے ہیں اور اپنی پیدائش کے لحاظ سے عبادت حق تعالیٰ ان کا بھی ہدف ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔

"ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون"

''ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ عبادت کریں''۔

جنات عہد اسلام میں

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت آسمان پر جنات کی آمدو رفت بند

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جنات وشیاطین آسمان پر پہنچ کر وحی کے کلمات سن کر زمین پر آتے تھے۔ اور جو کلمات سنتے تھے۔ ان میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیتے تھے۔ شیاطین کا یہ قدیمی دستور تھا۔ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو انہیں آسمان پر جانے سے روک دیا گیا۔ شیاطین نے اس واقعہ کا ذکر ابلیس سے کیا تو اس نے یہ کہتے ہوئے کہ زمین میں کوئی عظیم حادثہ رونما ہوا ہے۔ کچھ شیاطین دریافت حالات کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ شیاطین گھومتے پھرتے مکہ معظمہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپس میں کہنے لگے خدا کی قسم انہی کی وجہ سے شیاطین آسمان پر جانے سے روک دیئے گئے اور انہی کی وجہ سے انگاروں سے مار پڑتی ہے۔ ان انگاروں سے چہرہ، پسلی اور ہاتھ جل جاتے ہیں۔ شیاطین کی طرح جنات بھی پہلے آسمان تک جا سکتے تھے مگر بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنات کی آسمانوں پر آمد بند کر دی گئی۔ (مسند احمد)۔

جنات کے بیٹھنے کیلئے آسمان پر جگہ مقرر تھی

حضرت ابن عباس کی دوسری روایت میں ہے کہ جنات کے ہر گروہ کیلئے آسمان پر بیٹھنے کی جگہ مقرر تھی۔ یہ جنات وشیاطین ان مقامات سے وحی الٰہی سن کر اپنی طرف سے کچھ باتیں

ملا کر کاہنوں سے بیان کرتے تھے۔ حضور ﷺ کی بعثت کے وقت جنات کو ان مقامات سے روک دیا گیا۔ عرب کے لوگوں کو جب جنوں نے آسمانی خبریں بتانی بند کر دیں تو وہ کہنے لگے کہ آسمان والے تو سب مر گئے۔ پھر تو جس کے پاس اونٹ تھے، وہ ایک اونٹ اور جس کے پاس گائے یا بکریاں تھیں وہ ایک گائے یا بکری روزانہ ذبح کرنے لگا۔ (مسند ابو نعیم)

بعثت نبوی ﷺ کے وقت جنات کی غیبی آوازیں

صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک خوبصورت مرد گذرا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے حال دریافت کیا۔ اس شخص نے بتایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں عرب کا کاہن تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جنیہ کی کوئی عجیب و غریب بات سناؤ، اس شخص نے کہا کہ وہ جنیہ ایک روز بازار میں ملی تو اس نے یہ اشعار پڑھ کر سنائے

الم تر الجن دا بلا سها

وبا سها من بعد انكا سها

ولحو تها بالقلاص واحلاسها

حضرت عمرؓ نے فرمایا اس نے سچ کہا میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ میں ایک روز ایک بت کے پاس سو رہا تھا۔ ایک آدمی ایک گائے کا بچہ بت پر چڑھانے آیا۔ اس شخص نے اس بچہ کو بت کے سامنے ذبح کیا۔ اس بچہ کے پیٹ میں سے یکا یک شور پیدا ہوا۔ یا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله (اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے) یہ آواز سن کو لوگ بھاگ پڑے میں وہیں ڈٹا رہا۔ یہی کلمات میں نے دوبارہ سہ بارہ سنے، اس واقعہ کو کچھ عرصہ نہیں گزرا تھا، کہ عرب میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کی خبر مشہور ہوگئی۔

بیہقی اور مجاہد نے بیان کیا کہ کہ یہ نذر قبیلہ بنو غفار کی تھی۔ روایت ہے کہ حضرت عمر

فاروقؓ نے سواد بن اقارب سے کہا کہ اپنے اسلام لانے کی بات سناؤ۔

سوار نے کہا' ایک جن میرا دوست تھا' میں رات کو سویا ہوا تھا' اس نے مجھے جگا کر کہا' اٹھو' سمجھ لو' جان لو' ایک رسول مبعوث کیا گیا ہے' پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

عجبت للجن وانجاسها

وشدها العیس باحلاسها

جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا

ہوں اور اس سے کہ وہ اپنے اونٹوں پر کاوے باندھتے ہیں

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں ان

جنات میں جو مومن ہیں وہ ان کے نجس جنات کی مثل نہیں

فانهض الی صفوۃ من هاشم

واسم بعینیک الی راسها

تو اس خلاصہ کی طرف جا جو ہاشم میں سے ہے اور اپنی آنکھوں کو ذرا ہاشم

کی طرف اٹھا کے دیکھ یعنی نبی ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کہ بنی ہاشم

کے راس ہیں۔

یہ اشعار سنا کر اس نے مجھ سے تہدید آمیز انداز سے کہا اے سواد اللہ تعالیٰ نے ایک نبی

کو مبعوث کیا ہے تو اس نبی کے پاس جا ہدایت پائے گا۔

دوسری شب اس نے مجھے بیدار کر کے یہ اشعار سنائے

عجبت للجن وتطلابها

وشدها العیس باقتابها

میں جنات سے اور ان کی غلب سے تعجب کرتا ہوں اور جنات اونٹوں پر

کجاوے باندھتے ہیں ان پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ آمادہ سفر ہیں

هوى الى مكة تبغى الهدى

ماصادقوا الجن ككذابها

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں' اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں'

جنات میں سے صادق لوگ ان کے کذابوں کے مثل نہیں

تیسری رات بھی اس جن نے مجھے اس مضمون کے اشعار سنائے یہ اشعار مسلسل سن کر میرے دل میں اسلام کی محبت جاگزیں ہوگئی' اس کے بعد میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوگیا (رواہ البیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت کے ایک جن تابع تھا' ایک روز وہ جن ایک پرندہ کی صورت میں مکان کی دیوار پر آ کر بیٹھ گیا' اس عورت نے اس جن سے کہا' اتر آؤ' جن نے انکار کر دیا' اور کہا کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور ہمیں یہاں ٹھہرنے سے منع کر دیا ہے (طبرانی الاوسط)

ارطاۃ بن المنذر کہتے ہیں کہ میں نے ضمرہ سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت تھی' اس سے ایک جن جماع کیا کرتا تھا کچھ دنوں وہ غائب رہا۔ ایک دن وہ جن مکان کے روشندان سے جھانکتا ہوا نظر آیا' عورت نے کہا کیا بات ہے اب تو نے میرے پاس آنا جانا کیوں ترک کر دیا ہے جن نے کہا کہ مکہ میں ایک نبی پیدا ہوا ہے' اس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور اسلام کر کے رخصت ہوگیا۔ (رواہ ابونعیم)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضور کی بعثت کے وقت کسی جن نے جبل ابوقبیس پر چڑھ کر یہ آواز دی اور اشعار پڑھے۔

ترجمہ: برا کرے اللہ تعالیٰ رائے کعب بن فہر کو یہ لوگ کتنے سبک عقل ہیں

ترجمہ: بنی کعب کا دین ان کے اباء کرام کے حمایت کرنے والوں کا دین ہے وہ اس دین میں ملامت کیے جاتے ہیں۔

ترجمہ: تمہارا ساتھ جنات دیں گے جس وقت تم پر حکم کیا جائے اور وہ مرد تمہارا ساتھ دیں گے جو نخول و آطام کے ہیں

ترجمہ: قریب ہے تو سواروں کو دیکھے گا کہ وہ حرام کریں گے ایسی حالت میں کہ قوم کے بڑے شہروں میں قتل کریں گے۔

یہ اشعار مکہ میں اس قدر مقبول ہوئے کہ ایک ایک مشرک کی زبان پر تھے کفار اس کا مضمون سن کر بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے، دیکھو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم غیب سے ہوا ہے۔ مسلمانوں کو بہت رنج ہوا۔ حضور سے عرض کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یہ شیطان مسعر تھا، اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو سزا دے گا۔ تیسرے دن ایک زور آور دیو مسلمان ہو گیا۔ حضور نے اس کا نام عبداللہ رکھا، عبداللہ نے مسعر کو قتل کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔ حضور نے فرمایا مسعر آج قتل ہو جائے گا مسلمان بہت خوش ہوئے۔ اسی روز شام کے وقت پہاڑ سے ایک سخت آواز بلند ہوئی۔

ترجمہ: ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا ہے جب کہ اس نے سرکشی اور تکبر کیا

جنات کے اسلام لانے کا بیان

تاریخ خازن میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ طائف سے واپسی میں مقام نخلہ میں ٹھہرے نصف شب کے قریب حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ نصیبین کے سات جن حسا، مسا، شاصرہ، ناصرہ، ابن الارب، ابین، اخضم آئے اور انہوں نے نماز میں آنحضرت ﷺ کی قرأت سنی اور اسلام لے آئے اور وہاں واپس آ کر اپنی قوم کو تبلیغ اسلام میں مشغول ہو گئے۔ اسی واقعہ کا ذکر حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

جنات میں یہ سات افراد تھے جو سب سے پہلے آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے تھے۔

نصیبین کے جنات کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں:

کعب احبار کہتے ہیں جب نصیبین سے سات جن اسلام قبول کر کے بطن نخلہ سے اپنی قوم میں واپس آئے تو تین سو جنوں کا وفد حجون میں آ کر رکا اور اھسب نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر سلام عرض کیا اور کہا

"حضور ﷺ ہماری قوم کا ایک وفد آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے حجون میں حاضر ہے شرف باریابی عطا فرمایا جائے" آنحضرت ﷺ نے فرمایا "رات کو حجون میں ملاقات ہوگی"۔

حضرت انسؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک وفد جنوں کا مکہ میں آیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ صرف وہ شخص چلے جس کے دل میں ذرہ بھر آلودگی نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک برتن نبیذ سے بھرا ہوا لیا یہاں تک کہ جب ہم حجون پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک جگہ بٹھا کر میرے ارد گرد خط (حصار باندھ دیا) کھینچ دیا اور فرمایا جب تک میں واپس نہ آؤں یہیں ٹھہرے رہو اس کے بعد حضور ﷺ جنات کی طرف تشریف لے گئے میں نے دیکھا جنات آپ ﷺ کے پاس ہجوم کر رہے تھے آنحضرت ﷺ ان سے رات بھر باتیں کرتے رہے، صبح کے وقت حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم رات بھر کھڑے رہے، میں نے کہا آپ ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میرے آنے تک یہیں ٹھہرنا۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا یہ کون لوگ تھے آپ ﷺ نے فرمایا یہ نصیبین کے جنات تھے بہت سے معاملات میں ان میں باہم اختلاف تھا یہ میرے پاس فیصلہ کرانے کے لئے آئے تھے پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے پاس وضو کا پانی ہے۔ میں نے عرض کیا نبیذ ہے فرمایا کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔

اتنے میں جنات کے دو آدمی آپ ﷺ کے پاس آئے اور دونوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم اس امر کو درست سمجھتے ہیں کہ نماز میں آپ ہماری امامت کریں۔ حضور سرور عالم نے ان کی امامت کی۔ اس نماز فجر میں آپ ﷺ نے تبارک الذی اور سورہ جن پڑھی۔ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا اخیر روایت تک۔

باقی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم بہت دور کے رہنے والے ہیں' اور انہوں نے راہ طلب کیا۔ حضور نے فرمایا کہ گوبر تمہارے لئے کھجور اور ہڈی' گوشت دار ہڈی بن جائے گی۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ لوگ ہماری غذا کو خراب کر دیں گے' تو آپ ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ روشنی ہو جانے پر میں اس جگہ گیا جہاں آنحضرت ﷺ رات بھر رہے تھے تو وہاں ستر اونٹوں کے بیٹھنے کے نشانات پائے گئے۔

طبرانی اور ابونعیم کی دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ ان جنات کے جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا۔ اس کے باوجود ان کی شرمگاہ نظر نہ آتی تھی۔ یہ لوگ دبلے پتلے مگر لمبے قد کے تھے۔ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے اردگرد اس طرح جمع تھے' گویا وہ حضور سرور عالم پر سوار ہونا چاہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ان کے سامنے قرآن پڑھتے رہے۔

دوسرا واقعہ:

حضرت علقمہؒ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے دریافت کیا کہ تم لوگوں میں کوئی شخص لیلۃ الجن میں حضور سرور عالم ﷺ کی صحبت میں رہا تھا۔

حضرت ابن مسعود نے کہا نہیں لیکن ایک رات مکہ معظمہ میں حضور ﷺ کسی کو اطلاع کئے بغیر مکہ سے باہر تشریف لے گئے۔ ہم لوگ ساری رات پریشان رہے۔ صبح ہوئی تو حضور ﷺ کو حرا کی طرف سے آتے دیکھا' صحابہ کرامؓ کی پریشانی کو دیکھتے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے

پاس جنات کا ایک قاصد آیا تھا۔

مین نے ان کے پاس جا کر قرآن پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ہمیں جنات کے قدموں کے نشانات اور جنات نے جو آگ جلائی تھی اس کے آثار دکھائے۔

جن صحابی کی وفات:

معاذ بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آ کر بیان کیا کہ میں نے جنگل میں دو بگولے آپس میں لڑتے دیکھے، کچھ دیر بعد وہ جدا ہو گئے ہیں۔ میں ان کے لڑنے کی جگہ گیا۔

اس مقام پر دو سانپ مرے ہوئے نظر آئے۔ ایک سانپ میں سے مشک کی سی خوشبو آ رہی تھی میں حیران ہو کر ان دونوں سانپوں کو الٹنے پلٹنے لگا۔ ان میں سے ایک سانپ بہت پتلا زرد رنگ کا تھا۔ مشک کی سی خوشبو اسی سانپ میں سے آ رہی تھی میں نے اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر میں چل دیا۔ راستہ میں آواز آئی اے اللہ کے بندے تو نے بہت اچھا کام کیا۔ یہ دو سانپ ان جنات میں سے تھے، جو نبی شعبان اور بنی قیس میں سے تھے۔ ان دونوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی جس سانپ کو تم نے کفن دے کر دفن کیا تھا وہ شہید تھا اور ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور سرور عالم ﷺ کی زبان مبارک سے وحی سنی تھی۔

حضور سرور عالم ﷺ سے ابلیس کے پڑپوتے کی ملاقات:

''جنات کے پراسرار حالات'' کے مصنف شبیر حسین چشتی نے اپنی کتاب مذکور میں یہ واقعہ پیش کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمر فاروقؓ نے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں میں سے گزر رہا تھا کہ ایک بوڑھے آدمی نے

آنحضرت ﷺ کے سامنے حاضر ہو کر اسلام کیا۔ حضور نے فرمایا آواز اور لہجہ تو جنات کا معلوم ہوتا ہے۔ اس نے جواب دیا "میں ہامہ بن ہیم بن ابلیس ہوں"۔

حضور نے فرمایا "تیری عمر کتنی ہے؟"

ہامہ نے جواب دیا "جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ اس وقت میری عمر کا ۳۔۴ سال تھی۔ اس زمانہ میں لوگوں کی باتیں سننا' لوگوں کو خراب کرنا اور لوگوں کو برائی کی ترغیب دینا میرے ذمہ تھا۔ حضور نے فرمایا جو بوڑھا آدمی ایسے برے اعمال کی ترغیب میں دن رات مشغول رہا ہو اس سے زیادہ برا کوئی شخص دنیا میں نہیں"۔

ہامہ نے کہا "یارسول اللہ مجھے ملامت نہ کیجئے میں نے ایسے اعمال سے توبہ کر لی ہے حضرت نوحؑ کے زمانہ میں بیس مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں رہتا تھا۔ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی تو میں نے ان کو بہت منع کیا تھا جس پر وہ خود بھی روئے اور مجھے بھی بری طرح رلایا۔ حضرت نوحؑ سے میں نے کہا تھا کہ ہابیل ابن آدمؑ کے قاتلین کی جماعت کا ایک فرد میں ہی تھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوں کیا میری توبہ خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا"؟

حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ اللہ غفور الرحیم ہے تو اٹھ وضو کر اور دو سجدے کر حضرت نوحؑ کی روایت پر میں نے عمل کیا ابھی سجدے سے میں نے سر نہیں اٹھایا تھا کہ حضرت نوحؑ نے فرمایا سر سجدے سے اٹھا تیری توبہ قبول ہو گئی میں ایک سال تک سجدے میں پڑا رہا۔

جو لوگ حضرت ہودؑ پر ایمان لائے تھے ان کے ساتھ میں رہا۔ حضرت ہودؑ نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی میں نے ان کو برا بھلا کہا جس پر حضرت ہودؑ بھی روئے اور مجھے بھی رلایا' میں یعقوبؑ کی زیارت کو اکثر جایا کرتا تھا۔ یوسفؑ کے ساتھ مکان آمین میں تھا۔ میں حضرت الیاسؑ سے ملتا ہوں' میں نے حضرت موسیٰؑ کو بھی دیکھا ہے۔ انہوں نے مجھے تورات کی تعلیم دی اور مجھ سے کہا کہ جب تو حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان سے کہنا میں نے حضرت موسیٰؑ کا

اسلام حضرت عیسیٰؑ کو پہنچایا' حضرت عیسیٰؑ نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تو محمد رسول اللہ سے ملاقات کرے تو میرا اسلام ان کو پہنچا دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضورﷺ یہ سن کر رو پڑے اور فرمایا کہ عیسیٰؑ پر سلام پہنچتا رہے جب تک دنیا قائم رہے اے ہامہ تم پر بھی سلام ہو تو نے امانت ادا کی۔

ہامہ نے کہا یا رسول اللہ حضرت موسیٰؑ نے مجھے تورات کی تعلیم دی تھی آپ بھی مجھے تعلیم فرمائیں۔ حضور سرورﷺ نے ہامہ کو سورہ واقعہ' سورہ مرسلات' معوذتین اور سورہ اخلاص تعلیم فرمائی اور فرمایا ''اے ہامہ جب تجھے کوئی حاجت ہو تو ہمارے پاس پیش کرنا اور ہم سے ملتے رہنا''۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھوں ایک صحابی جن کا کفن دفن:

حضرت عمر بن عبدالعزیز مکہ شریف جا رہے تھے کہ صحرا میں آپ نے ایک مردہ سانپ دیکھا۔ آپ نے فرمایا زمین کھودنے کا اوزار لاؤ آپ نے گڑھا کھود کر اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا' یکایک آواز آئی خدا کی رحمت ہو تجھ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو صحرا میں مرے گا اور میری امت کا ایک بہتر آدمی تجھ کو دفن کرے گا۔

یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا تو کون شخص ہے خدا تجھ پر رحم کرے اس نے جواب دیا میں جن ہوں اور یہ سانپ سرق ہے۔ سرق ان جنات میں سے تھا جنہوں نے آنحضرتﷺ سے بیعت کی تھی اس کے اور تیرے سوا اب کوئی نہیں رہا تھا۔

کتاب ''روح ھای تسخیر شدہ'' میں آیا ہے۔ ''بلوچستان میں جنوں کو انسانوں کی طرح لیکن پستہ قد اور چھوٹے بدن کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ ان کا بدن زعفرانی بالوں سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ آنکھوں کے سوراخ سیدھے عمودی اور پاؤں چارپایوں کی طرح سم دار ہوتے ہیں۔

بہت حد تک انسان سے مشابہت رکھنے والی یہ مخلوق ہر جگہ پائی جاتی ہے لیکن آدھی رات میں ان کی سرگرمیاں عروج پہ ہوتی ہیں اور وہ اپنی شادیوں کے اجتماع یا اپنے دیگر اجتماع

حمام، تہہ خانوں، کھنڈرات، قبرستان، غاروں، تالاب وغیرہ میں اجتماع میں برپا کرتے ہیں البتہ صحراؤں، کنوؤں (خصوصاً اندھے کنوؤں) اور درختوں کے نیچے بھی پائے جاتے ہیں اور راتوں کو مختلف گھروں میں کھیل تماشے اور گھومنے پھرنے میں مشغول رہتے ہیں اور اکثر سوئے ہوئے افراد کی چارپائیوں کے سامنے سے بھی گزرتے ہیں۔

جن اچھے اور برے ہو سکتے ہیں لیکن بلوچستان میں اکثر جن مردم آزار اور اذیت پسند ہیں۔ نجاسات گرانا یا زمین پہ پانی کے چھینٹے ڈالنا، جنوں کے بچوں کو کچل ڈالنے سے ممکن ہے کہ ان کے والدین جوابا انتقامی کاروائی کریں۔ مجموعی طور پر جن ایک ڈرپوک مخلوق ہے سیرگاہوں، خانقاہوں، درویشوں کے ڈیروں اور قہوہ خانوں میں پڑے ہوئے اوزاروں اور اسلحہ سے ڈرتے ہیں اور گھروں میں رکھی ہوئی تلواریں، چاقو یا لوہے کے اوزار انہیں بھگا دینے کا سبب بنتے ہیں۔ قدیم زمانے کے شعرا و ادباء کو تخلیقی آثار کی ندرت میں ارواح سعید کی صورت میں الہامی امداد بھی فراہم کرتے رہے ہیں۔ قبل از اسلام بعض شعرائے عرب ایسے جن رکھتے تھے کہ عرفانی اور عشق کے لمحات فرصت میں ان (شعرا) کو الہام بخشتے تھے۔

حضرت امام حسینؑ پر جنوں کا نوحہ:

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا "رحلت پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد میں نے جنوں کا نوحہ نہیں سنا۔ صرف ایک رات ان کی آواز میرے کانوں میں آئی تھی۔ قوم جن کی ایک خاتون نے اس طرح نوحہ پڑھا جس سے میں سمجھ گئی کہ ملعونوں نے میرے فرزند حسینؑ کو قتل کر دیا۔

"اے میری آنکھو اشک باری کرو کہ میرے بعد شہیدان کربلا پر کون آہ و بکا کرے گا؟ اس گروہ پر آنسو بہاؤ کہ ان کی شہادت نسل بندگان سے جبار کی طرف رہبر و رہنما ہے"۔

نیز میثمی کہتا ہے اہل کوفہ سے اپنچ افراد نے امام حسینؑ کی نصرت کے ارادے سے عزم سفر کیا۔ وہ ایک ''شاہی'' نامی گاؤں سے گزرے۔ وہاں ان کی دو افراد سے ملاقات ہوئی جن میں ایک بوڑھا اور دوسرا جوان تھا۔ ان دونوں نے ان کو سلام کیا اور بوڑھے شخص نے کہا

''میں جنات میں سے ہوں اور یہ میرا بھتیجا ہے ہم نے اس مرد مظلوم (امام حسینؑ) کی نصرت کا عزم کر رکھا ہے'' پھر کہا ''میں صاحب نظر ہوں''

ان انسانوں جوانوں نے کہا ''تیری نظر کیا ہے''

اس نے کہا ''میں پرواز کرتا ہوں اور قوم (محارب) کی خبر تمہارے لئے لے کر آتا ہوں تاکہ تم بصیرت کے ساتھ آگے بڑھو'' انہوں (افراد بشری) نے کہا ''نظر بہت اچھی ہے'' بوڑھا جن ایک شب و روز غائب رہا۔ دوسرے روز صاحب آواز کو دیکھے بغیر ایک آواز سنی گئی جو کہہ رہی تھی:

والله ماجئتكم حتى بصرت به

بالطف منعفر الخدين منحورا

وحوله فتية تدمى نحورهم

مثل المصابيع يملون الدجا نورا

وقد حثثت قلوصى كى اصادفهم

من قبل ما ان يلاقوا الخرد الحوراء

كسان الحسين سراجا يستضاء به

الله يعلم انى لم اقل زورا

بخاورا لرسول الله فى غرف

وللبتول و للطيار مسرورا

''اللہ کی قسم میں تم تک نہیں پہنچا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کربلا کے میدان میں تپتی ہوئی گرم ریت پر خاک وخون میں غلطیدہ بغیر سر کے بدن پڑا ہے اس کے اردگرد ایسے جوان پڑے تھے جن کے گلوہائے مبارک سے خون جاری تھا وہ چراغ کی مانند روشن تھے اور اپنے نور سے صحرا کو مالا مال کر رہے تھے۔ میں نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی تاکہ ملاقات کرلوں اس سے پہلے کہ اسے حوران جنت گود میں لے لیں۔ حسینؑ ایک ایسا نور تھے کہ لوگ ان سے روشنی حاصل کرتے تھے۔ اللہ جانتا ہے کہ یہ بات میں نے غلط نہیں کہی وہ (حسینؑ) بہشت کے محلات میں رسول اللہ ﷺ کے ہم نشین ہیں اور جناب فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا اور حضرت جعفر طیار علیہ السلام کے پہلو میں مسرور اور شادمان ہیں'' (منتخب کامل الزیارات ص ۱۳۹)

ایک مومن انسان کی ایک مومن جن سے دوستی:

کتاب لئالی الاخبار میں لکھا ہے کہ ایک زاہد انسان تھا جس کی ایک مومن جن کے ساتھ دوستی اور الفت ہوگئی۔ وہ زاہد انسان کہتے ہیں کہ میں ایک روز مسجد میں لوگوں کے ہمراہ صفوں کے درمیان بیٹھا تھا کہ میرا وہی جن دوست مجھ پہ ظاہر ہوا۔ اور کہنے لگا ''یہ لوگ جو مسجد میں بیٹھے ہیں ان کو کس حالت میں دیکھتے ہو؟''

میں نے کہا ''میں دیکھ رہا ہوں کہ ان میں سے بعض سوئے ہوئے ہیں اور بعض بیدار ہیں''

اس نے کہا ''ان کے سروں پہ کیا چیز دیکھ رہے ہو؟''

میں نے کہا ''میں تو کوئی چیز نہیں دیکھتا''

پس اس نے اپنے ہاتھوں سے میری آنکھوں کو ملا اور پھر کہا ''ملاحظہ کرو''

جونہی میں نے نگاہ ڈالی دیکھا کہ ہر ایک کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہے لیکن ان کوؤں میں

سے بعض نے ان لوگوں کی آنکھوں کو جن کے سروں پر کوے بیٹھے ہیں وہ بعض اوقات اپنے پروں سے ان لوگوں کی آنکھیں ڈھانپ لیے ہیں اور بعض اوقات اپنے پروں کو اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے اس (جن دوست) سے پوچھا "یہ پرندے کیا ہیں؟"

میرے اس جن دوست نے کہا "یہ کوے شیطان ہیں جو ان لوگوں پر موکل ہیں۔ یہ ان کے سروں پر بیٹھے ہیں اور جونہی یہ لوگ اللہ سے غافل ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے اپنے پروں کو رکھ کر انہیں ڈھانپ لیے ہیں۔ پھر اس آیت کو پڑھا:

"ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین"

(احزاب:۳۶)

"اور جو شخص خدا کی یاد سے اندھا بنتا ہے ہم (گویا خود) اس کے واسطے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اس کا (ہر دم) کا ساتھی ہے"۔

امیر المومنین حضرت علیؑ کے شیعوں میں سے ایک جن:

سید محمد باقر خوانساری نے اپنی کتاب روضات الجنات میں صاحب کتاب ذخیرۃ المعاد مرحوم ملا محمد باقر سبزواری کے شاگرد مرحوم ملا محمد سرابی کے حالات کی تشریح کرتے ہوئے حکایت بیان فرمائی کہ وہ مرحوم عتبات عالیات کے سفر سے مشرف ہوئے؟ ہر منزل کی ابتداء میں دیکھتے کہ ایک شخص ان کے حیوان (سواری) کے پہلو میں پیادہ ہم سفر ہے اور جب منزل پہ پہنچ جاتے ہیں تو وہ شخص نظر نہیں آتا اور نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

ایک روز میں نے ایک اہل قافلہ سے اس کے بارے میں پوچھا اس نے کہا "میں بھی اسے نہیں پہنچانتا"، لیکن کسی منزل (مکان) میں داخل ہونے کے بعد جوں ہی کھانے کا وقت ہوتا ہے آ جاتا ہے اور قدرے غذا مجھ سے لے جاتا ہے۔ اس کے بعد میں اسے نہیں دیکھتا۔ یہ سن کر ملا محمد کا تعجب اور زیادہ ہو گیا اور جب اس مقام سے چلنے کا وقت آیا تو دیکھا کہ حسب سابق وہ شخص ان کی سواری کے پہلو میں موجود ہے اور پیدل راستہ طے کر رہا ہے۔ راستہ چلتے ہوئے اس نے

عجیب وغریب منظر دیکھا کہ وہ ہوا میں راستہ طے کرتا چلا جارہا ہے اور دراصل اس کے پاؤں زمین پہ لگ ہی نہیں رہے تھے۔ یہ دیکھنے کے بعد اسے خوف محسوس ہوا لہذا اس شخص کو بلا کر دریافت احوال کیا۔

اس نے کہا "میں گروہ جنات کا ایک فرد ہوں اور مولا علیؑ اوران کی اولاد طاہرہ کا شیعہ ہوں۔ میں ایک زبردست حادثے سے دوچار ہوگیا تھا چنانچہ میں نے خداوند تعالیٰ سے عہد کیا کہ اگر مجھے اس حادثہ سے نجات مل گئی تو میں کسی شیعہ عالم کے ہمرکاب ہوکر پیادہ زیارت امام حسینؑ کا سفر کروں گا۔ خداوند تعالیٰ نے مجھے نجات دے دی۔ پس میں نے چاہا کہ اپنے وعدہ کو وفا کروں او جب میں نے سنا کہ جناب والا اس مقدس سفر سے شرف یاب ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے آپ کے ہمرکاب ہوں۔ (خزینۃ الجواہر ص: ۵۹۴)

جنات کی دنیا

شیطان، جن اور فرشتہ

اس سلسلے میں کو آگے بڑھانے سے پہلے شیطان، جن اور فرشتہ کی حقیقت اور ماہیت پر غور کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

سورۃ الحجر میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ "جن" کو انسان سے پہلے پیدا کیا گیا۔ یہ صراحت ان الفاظ سے صاف ظاہر ہوتی ہے:

"ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے"۔ (الحجر: ۲۶۔۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ فرمان ہے:

"جنات کی پیدائش انسان سے دو ہزار سال پہلے ہوئی تھی۔"

اس سلسلے میں ابن عباسؓ کا ارشاد ہے کہ جنات زمین کے باشندے تھے اور فرشتے آسمان کے۔ فرشتوں نے ہی آسمان کو "آباد" کیا تھا اور پہلے آسمان سے لے کر ساتویں آسمان تک فرشتے ہی رہتے تھے۔ یہ درود و تسبیح اور ذکر و اذکار میں مصروف رہتے تھے۔

جنات مرنے سے پہلے پھر جوان ہو جاتے ہیں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے باپ "سومیا" کو پیدا کیا اور اس سے سوال کیا "تم کیا چاہتے ہو؟"

اس نے جواب دیا "میں چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں کو دیکھیں مگر لوگ ہمیں نہ دیکھ سکیں"۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی۔ چنانچہ جنات ہمیں دیکھتے ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: "اس کے علاوہ تمہاری اور کیا خواہش ہے؟"

سومیا نے عرض کیا: "ہمیں زمین میں دفن کیا جائے اور ہم بوڑھے ہونے کے بعد پھر جوان ہو جائیں"۔

پس خدا نے ان کی یہ خواہشیں پوری کر دیں۔ جنات مرتے ہیں تو زمین میں دفن کئے جاتے ہیں اور ان میں کوئی بوڑھا اس وقت تک نہیں مرتا جب تک دوبارہ جوان نہ ہو جائے۔

جنات کے مختلف نام:

اہل علم اور اہل زبان کے نزدیک جنوں کے چند مخصوص نام ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے:

1- اصلی جن کو جنی کہتے ہیں۔

2- وہ جن جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اسے "عامر" کہتے ہیں اس کی جمع عمار ہے۔

3- جو جن بچوں کو پریشان کرتا ہے اسے "ارواح" کہتے ہیں۔

4- سب سے زیادہ خبیث اور پریشان کرنے والے جن کو "شیطان" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

جنوں کی اقسام:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنوں کی تین قسمیں ہیں۔

1- ایک قسم جنات کی وہ ہے جو ہوا میں اڑتی ہے۔

2- جنات کی دوسری قسم سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتی ہے۔

3- ایک وہ قسم ہے جو کبھی سفر کرتی ہے اور کبھی قیام میں رہتی ہے یعنی بھوت پریت وغیرہ۔

4- ایک قسم جنات کی وہ بھی ہے جو حساب کتاب اور سزا و جزا پر یقین رکھتی ہے۔

فلاسفروں کا خیال:

فلاسفروں کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ جنات سے مراد وہ برے خیالات اور خبیث طاقتیں ہیں جو نفس انسانی میں پائی جاتی ہیں۔ اس طرح ''فرشتوں'' سے مراد وہ اچھے خیالات اور رجحانات ہیں جو انسان میں موجود ہوتے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جنات وشیاطین اور فرشتوں کو بطور نیکی و بدی کی علامت کے استعمال کیا گیا ہے تو پھر انسان کو علامت کے طور پر استعمال کیوں نہیں کیا جاتا۔ ہم انسان سے مراد تو گوشت ہڈی اور فہم وادراک رکھنے والی مخلوق سمجھتے ہیں مگر جو ماورائی وجود یعنی جنات شیاطین فرشتے نظر نہیں آتے انہیں استعارہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

متاخرین کا خیال:

متاخرین کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جنات وہ جراثیم ہیں جن کو جدید سائنس نے دریافت کیا ہے۔

جنات کے وجود سے انکار:

بعض لوگوں نے تو جنات کے وجود سے بالکل ہی انکار کر دیا ہے اس طرح بعض مشرکوں کا خیال ہے کہ جنوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جو ستاروں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ مگر ان خیالات اور باتوں کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ جنات کے وجود سے انکار کرنے والوں کے پاس اس کے سوا کوئی اور دلیل نہیں کہ انہیں ان کے وجود کا علم نہیں لیکن لاعلمی کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ جو چیز ان کے علم کی گرفت میں نہ آئے اسے جھٹلا دیا جائے۔

اصل حقیقت:

حقیقت یہ ہے کہ فرشتوں اور انسانوں کی دنیا کے علاوہ ایک تیسری دنیا اور ہے اور وہ ہے جنات کی دنیا۔ انہیں جراثیم سمجھنا صریحاً غلطی ہے۔ جنات بھی ہم انسانوں کی طرح احساس

اورادراک رکھنے والی ایک مخلوق ہے۔ وہ شریعت کو بھی مانتے ہیں اور نیکی و بدی پر بھی کاربند ہیں۔

جنات کی دنیا کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہوگا کہ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ان کا ذکر آتا ہے اور ایک مکمل سورت جن ان سے منسوب ہے۔

سورہ ''الجن'' میں ارشاد ہے:

''اے نبی کہو! میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا''۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہوا

''اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا۔''

اس سلسلے میں بہت سے قدیم اور جدید عظیم المرتبت لوگوں کے مشاہدات اور بیانات بھی موجود ہیں۔ جناب اعمش ایک بڑے عالم گزرے ہیں ان کا بیان ہے۔

''ہمارے پاس شام کے وقت ایک جن آیا۔ میں نے پوچھا

''تمہاری پسندیدہ غذا کیا ہے''؟

اس نے جواب دیا ''چاول''

چنانچہ ہم نے انہیں چاول پیش کیے۔ پھر میں نے دیکھا کہ نوالے اوپر اٹھتے ہیں مگر کوئی وجود نظر نہیں آتا۔

میں نے دریافت کیا

''ہم جو خواہشات رکھتے ہیں تمہاری بھی ایسی خواہشات ہوتی ہیں''؟

اس نے ''ہاں'' میں جواب دیا

میں نے پوچھا ''تم میں رافضی کون ہیں؟''

اس نے بتایا

فلاسفروں کا خیال:

فلاسفروں کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ جنات سے مراد وہ برے خیالات اور خبیث طاقتیں ہیں جو نفس انسانی میں پائی جاتی ہیں۔ اس طرح ''فرشتوں'' سے مراد وہ اچھے خیالات اور رجحانات ہیں جو انسان میں موجود ہوتے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جنات وشیاطین اور فرشتوں کو بطور نیکی و بدی کی علامت کے استعمال کیا گیا ہے تو پھر انسان کو علامت کے طور پر استعمال کیوں نہیں کیا جاتا۔ ہم انسان سے مراد تو گوشت ہڈی اور فہم وادراک رکھنے والی مخلوق سمجھتے ہیں مگر جو ماورائی وجود یعنی جنات شیاطین فرشتے نظر نہیں آتے انہیں استعارہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

متاخرین کا خیال:

متاخرین کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جنات وہ جراثیم ہیں جن کو جدید سائنس نے دریافت کیا ہے۔

جنات کے وجود سے انکار:

بعض لوگوں نے تو جنات کے وجود سے بالکل ہی انکار کر دیا ہے اس طرح بعض مشرکوں کا خیال ہے کہ جنوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جو ستاروں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ مگر ان خیالات اور باتوں کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ جنات کے وجود سے انکار کرنے والوں کے پاس اس کے سوا کوئی اور دلیل نہیں کہ انہیں ان کے وجود کا علم نہیں لیکن لاعلمی کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ جو چیز ان کے علم کی گرفت میں نہ آئے اسے جھٹلا دیا جائے۔

اصل حقیقت:

حقیقت یہ ہے کہ فرشتوں اور انسانوں کی دنیا کے علاوہ ایک تیسری دنیا اور ہے اور وہ ہے جنات کی دنیا۔ انہیں جراثیم سمجھنا صریحاً غلطی ہے۔ جنات بھی ہم انسانوں کی طرح احساس

اورادراک رکھنے والی ایک مخلوق ہے۔وہ شریعت کو بھی مانتے ہیں اور نیکی وبدی پر بھی کاربند ہیں۔

جنات کی دنیا کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہوگا کہ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ان کا ذکر آتا ہے اور ایک مکمل سورت جن ان سے منسوب ہے۔

سورہ ''الجن'' میں ارشاد ہے:

''اے نبی کہو! میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا''۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہوا

''اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے۔اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا''

اس سلسلے میں بہت سے قدیم اور جدید عظیم المرتبت لوگوں کے مشاہدات اور بیانات بھی موجود ہیں۔جناب اعمش ایک بڑے عالم گزرے ہیں ان کا بیان ہے۔

''ہمارے پاس شام کے وقت ایک جن آیا۔میں نے پوچھا

''تمہاری پسندیدہ غذا کیا ہے''؟

اس نے جواب دیا''چاول''

چنانچہ ہم نے انہیں چاول پیش کئے۔پھر میں نے دیکھا کہ نوالے اوپر اٹھتے ہیں مگر کوئی وجود نظر نہیں آتا۔

میں نے دریافت کیا

''ہم جو خواہشات رکھتے ہیں تمہاری بھی ایسی خواہشات ہوتی ہیں''؟

اس نے ''ہاں'' میں جواب دیا

میں نے پوچھا ''تم میں رافضی کون ہیں؟''

اس نے بتایا

''ہم میں جو سب سے برے ہیں''۔

حافظ ابن عساکر نے عباس بن احمد مشقی کی سوانح حیات میں بیان کیا ہے:

عباس بن احمد نے کہا: ایک رات میں نے اپنے گھر میں یہ شعر گنگناتے سنا

''یہ دل جس کو محبت نے زخمی کر دیا ہے۔

اور اس کی کرچیاں

مشرق و مغرب میں بکھر گئی ہیں۔

یہ دل اللہ کی محبت میں دیوانہ اور اس کا اسیر ہے

نہ کہ مخلوق کا کہ اللہ ہی اس کا رب ہے''۔

جنوں کو دیکھنے والے بعض جاندار:

اس میں شبہ نہیں کہ انسان جنات کو نہیں دیکھ سکتا۔ ماسوائے ان شخصیات کے جو مخصوص علم رکھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں قدرت عطا کرتا ہے۔ البتہ بعض جانور ایسے ہیں جو جنات کو دیکھتے ہیں۔

مسند احمد اور ابوداؤد میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے ''اگر تم رات کو گدھے یا کتے کی آواز کو سنو تو اللہ کے ذریعہ شیطان سے پناہ مانگو اس لئے کہ گدھے اور کتے ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے''۔

جدید سائنس بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ بعض جانداروں میں ایسی چیزیں دیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ چنانچہ شہد کی مکھی سورج کی بدلتی حالت بھی دیکھ لیتی ہے اور الو رات کے اندھیرے میں چوہے کو دیکھ لیتا ہے۔

جنات اور شیطان:

قرآن اور حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ایک ایسی مخلوق ہے جو سمجھ بوجھ، عقل و ادراک اور حرکت اور ارادہ کی صلاحیت رکھتی ہے۔ قرآن ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ

شیطان کا تعلق جنوں کی دنیا سے ہے۔ پہلے پہل وہ اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ اس نے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ سکونت اختیار کی اور اپنی کمال عبادت ہی کی وجہ سے اسے جنت میں داخلہ ملا مگر جب اللہ نے اسے حضرت آدم کو "سجدہ" کرنے کا حکم دیا تو شیطان نے اپنے تکبر' گھمنڈ اور حسد کی وجہ سے حکم خداوندی کی تعمیل نہ کی اور مردود ہو گیا۔

عربی زبان میں شیطان ہر سرکش اور متکبر کو کہا جاتا ہے۔ شیطان کو شیطان اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے "رب" سے سرکشی کی۔

چنانچہ سورہ النساء میں فرمایا گیا:

"جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا' وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں"۔

محمود العقاد نے اپنی کتاب ابلیس میں لکھا ہے:

"شیطان کو طاغوت اس لئے کہا گیا ہے کہ اس نے حق سے تجاوز کر کے اپنے رب کی سرکشی کی اور اپنے آپ معبود بن بیٹھا۔"

یہ مخلوق (شیطان) اللہ کی رحمت سے محروم ہے اسی لئے اللہ نے اس کو "ابلیس" کے نام سے یاد کیا ہے۔ عربی زبان میں ابلیس اس شخص کو کہتے ہیں جس میں کوئی خیر اور بھلائی نہ ہو۔

کیا شیطان' جنات کا باپ ہے؟

اس کی کوئی دلیل موجود نہیں کہ شیطان' جنوں کا باوا آدم ہے۔ ہاں اسے جنات کا ایک فرد ضرور کہا جا سکتا ہے جیسا کہ قرآن میں مرقوم ہے:

"مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا' وہ جنوں میں سے تھا۔ (سورہ الکہف)

ابلیس کی سرکشی:

ابلیس، ابلاس سے نکلا ہے۔ ابلاس کے معنی یاس اور نا امید ہے اور ابلیس سے مراد ایک ایسا وجود ہے جو زندہ ہے، باشعور ہے، غیر مرئی ہے، فریب کار ہے۔ وہ امر الٰہی سے بھی سرکشی کر گیا اور آدم کو سجدہ نہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ راندہ درگاہ ٹھہرا اور لعنت اور عذاب کا مستحق ہوا۔

ابلیس کو قرآن کریم میں اکثر ''شیطان'' کے نام سے پکارا گیا ہے فقط گیارہ جگہوں پر ''ابلیس'' استعمال کیا گیا ہے۔

قرآن حکیم میں آیت مبارکہ موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس کی بھی نسل ہے البتہ اس کے بیٹوں اور بیٹیوں کی کیفیت سے ہم بے خبر ہیں جیسا کہ سورہ کہف میں ارشاد ہوا ہے۔

''(لوگو) کیا مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں۔ ظالموں نے خدا کے بدلے شیطان کو اپنا دوست بنایا ہے یہ ان کا کیا برا عوض (بدلہ) ہے''۔

ابلیس کی اولاد:

بعض روایات میں ابلیس کی اولاد کا ذکر آتا ہے۔ جس کے یہ نام ہیں۔

۱۔ زوال: یہ لوگوں کے نکاح میں شریک ہو کر وسوسہ پیدا کرتا ہے۔

۲۔ قنفندر: جس کے گھر چالیس روز تک طنبورہ بجے، یہ اس کے تمام اعضاء پر جا بیٹھتا ہے اور اس کی عزت کو داغدار کر دیتا ہے۔

۳۔ رھا: یہ بندوں کو شب بیداری سے روکتا ہے۔

۴۔ متکون: یہ مختلف صورتوں میں آتا اور لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔

۵۔ مذب: یہ کوئی بھی صورت اختیار کر سکتا ہے سوائے پیغمبروں کی صورت کے۔

۶۔ ولهان: یہ دھو کے دوران وسوسے پیدا کرنے پر مامور ہے۔

۷۔ بعض مفسرین نے ابلیس کی پانچ اولادوں کا ذکر کیا ہے جن کے نام یہ ہیں۔

ا۔ ثبر یا ثبور

۲۔ آعود

۳۔ مسبوط یا نشوط

۴۔ داسم یا ہمم

۵۔ زلنبور

جن اور انسان میں افضل کون ہے

عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ ''جنات'' انسان سے بہتر ہیں۔اس کے برعکس ایک خیال یہ بھی ہے کہ انسان جنات پر برتری رکھتا ہے اس طرح جیسے انسان کامل فرشتوں پر بھی برتری رکھتا ہے کیونکہ قرآن حکیم میں آیا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے

''اور ہم نے (آدم کو) بہت سی مخلوقات پر جن کو ہم نے پیدا کیا' فضیلت کامل بخشی۔''

ان مخلوقات میں حیوانات اور جنات ہیں۔

اس سلسلے میں ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ جب انسان' فرشتوں سے برتر مقام رکھتا ہے تو بات مسلم ہے کہ انسان' جنات سے بھی برتر ہے۔

شیطانوں کی تعداد:

روایات کے مطابق ہر انسان کے لئے ایک شیطان بلکہ کئی شیطان مامور ہیں اور گناہوں کی اقسام کے مطابق ان پر شیاطین مقرر ہیں جیسا کہ رسول خدا ﷺ سے روایت ہے:

''تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو ایک شیاطن کے بغیر ہو''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ شیطانوں کی تعداد انسانوں کے برابر ہے۔

جنات کی تعداد:

جنات انسانوں پر مسلط نہیں ہوتے بلکہ یہ اپنی آبادیوں میں رہتے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔ ذات پات قبائل اور فرقہ پرستی ان میں بھی ہے۔ ان کی آبادیاں انسانوں سے زیادہ نہیں ہیں۔

جنات کو خوش کرنے کے لئے جانوروں کی بھینٹ دینا منع ہے:

علامہ بیہقی نے زہری سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے جانوروں کے ذبیحہ سے منع فرمایا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ مکان خرید کر یا زمین سے خزانہ یا دفینہ برآمد کرتے وقت جنات کو خوش کرنے کے لئے لوگ جانوروں کی بھینٹ یا جنات کی شرارت سے بچنے کے لئے دیا کرتے تھے۔ رسول خدا ﷺ نے مسلمانوں کو ان باتوں سے منع فرمایا ہے۔ موجودہ دور میں بھی عاملین جنات کو بھگانے کے لئے سائلین سے کالے بکرے' کالے مرغے وغیرہ بطور صدقہ وصول کرتے ہیں۔

قطب وقت جنات اور انسانوں دونوں کا حاکم ہوتا ہے

حضرت غوث الاعظم سے بغداد کے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کی کنواری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے۔ حضرت غوث الاعظم نے ارشاد فرمایا کہ کرخ کے جنگلات میں پانچویں ٹیلے کے پاس اپنے گرد حصار کھینچ کر بیٹھ جانا۔ عشاء کے بعد تمہارے پاس جنات آنا شروع ہو جائیں گے۔ تم ان سے کسی قسم کا خوف نہ کھانا وہ تمہیں کسی قسم کی ایذا نہ پہنچا سکیں گے۔ صبح کے وقت تمہارے پاس جنات کا بادشاہ آئے گا اور تم سے سوال کرے گا۔ اس وقت تم یہ کہہ دینا کہ پیر عبدالقادر نے بھیجا ہے اور یہ کہ میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہو گئی ہے۔

چنانچہ عشاء کے بعد جنات آنا شروع ہو گئے صبح ہونے پر جنات کا بادشاہ گھوڑے پر

سوار مع ایک گھوڑ اسوار دستہ کے آیا اور حصار کے سامنے آ کر کہنے لگا۔

"کیا بات ہے مجھے کیوں یاد کیا گیا ہے"۔

میں نے اس جن سے کہا "میں حضرت عبدالقادر کا فرستادہ ہوں میری لڑکی مکان کی چھت سے غائب ہے"۔

حضرت غوث پاک کا نام سنتے ہی جنات کا بادشاہ گھوڑے سے اتر کر زمین بوس ہوا اور حصار کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھی بھی پاس بیٹھ گئے۔

جنات کے بادشاہ نے فوراً اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ نامعقول حرکت کس مردود نے کی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سرکش جن بادشاہ کے روبرو پیش ہوا۔ اس کے ہمراہ میری لڑکی بھی تھی۔ بادشاہ نے نہایت غضب وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے اس سرکش کی گردن اڑا دی اور میری لڑکی میرے سپرد کر دی۔

جنات تین قسم کے ہوتے ہیں:

حیوۃ الحیوان میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ حق تعالیٰ نے جنات کو تین قسموں پر پیدا کیا ہے ایک قسم جنات کی وہ ہے جو حشرات الارض کی صورت میں ہوتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جو ہوا میں ہوا کی طرح رہتے ہیں تیسری قسم جنات کی بنی آدم جیسی ہے۔

جنات کی تین خصوصیات:

شیخ عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ جنات تین خصوصیتوں کے حامل ہیں۔

۱۔ جنات دنیا میں انسان کو نظر نہیں آتے، مگر جنت میں انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہیں گے، دنیا کی طرح انسانی نظروں سے محجوب نہ ہوں گے۔

۲۔ جنات جو شکل وصورت اختیار کرتے ہیں یا جس مخلوق کا روپ اختیار کرتے ہیں، ان کی آواز بھی اس مخلوق جیسی ہو جاتی ہے۔

۳۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ جب کوئی انسان ان کو قسم دیتا ہے تو وہ اس کو پورا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

سہل بن عبداللہ کی ایک ۷سو سالہ صحابی جن سے ملاقات:

علامہ ابن الجوزی نے کتاب الصفوہ میں سہل بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ میں شہر عاد کے اطراف میں مصروف گشت تھا۔ یکا یک مجھے ایک پتھر سے تعمیر شدہ ایک شہر نظر آیا جس کے وسط میں ایک عالیشان قصر تھا۔ جب میں اس قصر میں پہنچا تو میں نے اس قصر کے صحن میں ایک عظیم الجثہ بوڑھے کو جبہ پہنے ہوئے تھا دیکھا۔ میں نے اتنی لمبی چوڑی مخلوق کبھی دیکھی نہ تھی۔ حیرت استعجاب میں پڑ گیا۔ اس جن نے مجھ سے کہا کہ یہ جبہ میرے جسم پر ۷۰۰ برس سے ہے یہ آج تک کہیں سے پھٹا نہیں۔ کپڑے جسم کے میل کچیل سے پھٹا نہیں کرتے۔ حرام غذا اور گناہوں کی نجاست سے پھٹتے ہیں اسی جبہ کو پہن کر میں حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کر کے ایمان لایا اور اسی جبہ کو پہن کر میں نے حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت کی اور مشرف باسلام ہوا۔ (تفسیر مظہری)

جنات کے مذاہب:

حضرت خواجہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ جس طرح انسانوں کے مختلف مذاہب ہیں اسی طرح جنات بھی مختلف مذاہب رکھتے ہیں۔ جنات مسلمان بھی ہیں، ہندو بھی، عیسائی بھی ہیں، یہودی بھی، قدریہ بھی، مرجیہ بھی، رافضی بھی ہیں، مجوسی بھی اور ستارہ پرست بھی۔

اسلام سے پیشتر عوام کی گمراہی کا راز یہ تھا کہ ہر مذہب والے جن اپنے مذہب کے آدمیوں کو اپنے مذہب کی خبریں پہنچایا کرتے تھے کبھی خواب میں کچھ دکھا دیا کبھی ہوشیاری سے ان کے دل میں کچھ ڈال دیا ان باتوں سے لوگ یہ سمجھ کر ہمارے مذہب کی تائید ہو رہی ہے، گمراہ ہو جاتے ہیں۔ یہ جنات ہر مذہب والوں کی اعانت میں لگے رہتے ہیں اور ان کی حاجت روائی، مشکل کشائی اور بلاؤں کے دفع کرنے میں حتی المقدور مدد کرتے ہیں تا کہ ان کے مذہب والوں کو یقین ہو جائے کہ یہ مذہب بھی عالم غیب میں کچھ حقیقت رکھتا ہے اور درگاہ الٰہی میں پسند ہے اسی

لئے غیر سے حاجت روائی میں ہماری مدد ہوتی ہے ہماری بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ اس اعتبار سے جنات غیب کی باتوں کو آدمیوں تک پہنچانے میں سفیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام کے آتے ہی یہ کارخانہ بالکل موقوف کر دیا گیا۔

کافر جنات کے چار ہتھیار:

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ جنات کے چار فرقے ہیں۔ پہلا فرقہ کافر جنوں کا ہے جو اپنے کفر کو پوشیدہ نہیں رکھتے۔ یہ صالح و مسلمان جنات سے اسی طرح لڑتے اور فساد کرتے ہیں جس طرح انسانوں میں مذہب کی بنیاد پر جھگڑتے ہوتے ہیں یہ بنی آدم کو جہاں تک ممکن ہوتا ہے بہکانے میں لگے رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ غیب کی خبریں ہم سے پوچھا کرو، مصیبت کے وقت ہم سے مدد مانگا کرو، ہم تمہاری حاجت روائی اور مشکل کشاء کیا کریں گے، یہ جن کافروں کی حتی المقدور مدد اور اعانت کرتے ہیں، لوگوں سے شرک کراتے ہیں لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے ہیں۔

دوسرا فرقہ منافق جنوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں مگر اپنے پوشیدہ مکروفریب سے آدمیوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں ایسے جنات اپنے آپ کو ولی یا بزرگ کے نام سے بھی مشہور کر کے لوگوں سے اپنی تکریم کراتے ہیں۔

تیسرا فرقہ فاسق جنوں کا ہے یہ جنات آدمیوں کو طرح طرح سے ستاتے ہیں، ایسے جن نذر نیاز، مٹھائی، پانی، شربت وغیرہ اپنے واسطے سب کچھ قبول کر لیتے ہیں۔

چوتھا فرقہ جنوں کا وہ ہے جو چوروں کی طرح آدمیوں کی روح کو بدخلقی، غرور یا حسد اور ہر وقت نجاست میں آلودگی کی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں اور ان کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔

بعثت نبوی سے پیشتر لوگ جنات سے مدد مانگا کرتے تھے!

سورہ جن میں ذکر ہے زمانہ جاہلیت کے لوگ جنوں سے پناہ مانگتے تھے اور یہ مندرجہ

ذیل پانچ طریقے رائج تھے۔

۱۔ جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تھا اس کو جن کی بدنظری کا اثر رکھ کر لوگ جنوں کے واسطے کھانا' خوشبو دھونی اس جگہ پر لے جا کر رکھ دیتے۔ جہاں جنوں کے آنے کا گمان ہوتا تا کہ وہ اس رشوت کو قبول کر کے ایذا رسانی سے باز رہیں۔

۲۔ مشکل اور کٹھن کاموں میں لوگ ان کے ناموں کو وظیفے کے طور پر جپا کرتے' اور ان کی بنائی ہوئی مورتیوں پر ناریل اور قربانی چڑھاتے تھے۔

۳۔ تیسرا طریقہ یہ تھا کہ لوگ کاہنوں کے پاس جا کر پھول' لوبان' بتاشے وغیرہ رکھ کر جنات کو حاضر کرا کر ان سے بیماری کی شفایابی یا مشکل کاموں میں امداد کی درخواست کرتے تھے اور ان کی ہدایت پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

۴۔ چوتھا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر میں کسی جنگل' پہاڑ یا مکان میں اترتے تو جنوں کے بادشاہوں اور سرداروں کے نام لے کر ان سے پناہ مانگتے تھے اور اس مقصد کے لئے انہوں نے خاص کلمات دہائی فریاد کے مقرر کر رکھے تھے پڑھا کرتے تھے۔

۵۔ پانچواں طریقہ یہ تھا کہ لوگ ان کی خوشامد اور چاپلوسی میں اچھے اچھے کھانے ان کے نام پر دے کر ان کو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے تا کہ وہ عاجزی اور احتیاج کے وقت اس حیلے سے ان کے کام آئیں۔

جنوں سے مدد طلب کرنا حرام ہے:

حدیث میں جنوں سے استعانت اور مدد طلب کرنے کو ہر طرح سے منع فرمایا گیا ہے۔ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کسی شخص کو سفر میں حضر میں یا بیماری میں جنوں کا خوف عارض ہو تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ سے تعوذ کرے اور یا معوذتین اور ان قسم کی دیگر آیتوں کو پڑھے' ان دعاؤں کے پڑھنے سے جنات کے آسیب سے محفوظ رہے گا۔

صحابی جنات کی تعداد کتنی ہے:

شیخ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضور سرور دو عالم ﷺ کئی مرتبہ جنوں کو تبلیغ یا ان کے مقدمہ کے فیصلہ کیلئے مختلف مقامات پر تشریف لے گئے ان مقامات کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ مکہ مکرمہ کے اندر درہ حجون میں حضور سرور دو عالم ﷺ کے جنات کو اسلام کی دعوت دی۔

۲۔ دو مرتبہ مدینہ میں میدان بلقیع میں حضور سرور عالم ﷺ نے جنات کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ان دونوں مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ان دونوں راتوں میں جنوں کی تعداد بے شمار بیان فرمائی ہے۔ جنات کے قاصدوں کی دعوت پر چار جگہ سرور عالم ﷺ کا تشریف لے جانا ثابت ہے۔

۱۔ ایک بار جب آپ ﷺ مفقود ہو گئے تھے صحابہ کرامؓ آپ کی تلاش میں مصروف تھے صبح کے وقت آنحضرت ﷺ غار حرا کی طرف سے آتے ہوئے ملے۔

۲۔ مکہ کے اونچے علاقہ میں۔

۳۔ مدینہ سے باہر جس میں حضرت زبیرؓ آپ کے ہمراہ تھے۔

۴۔ ایک سفر میں جس میں بلال بن حارث آپ ﷺ کے ہمرکاب تھے۔

روایات متذکرہ سے اگرچہ صحابی جنات کی تعداد معلوم نہیں ہوتی مگر اتنا ضرور ثابت ہے کہ قوم جنات کی ایک بڑی تعداد آنحضرت ﷺ کے دست حق پر مشرف باسلام ہو چکی تھی۔

دارالعلوم دیوبند میں جنات بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں:

بعض اساتذہ دارالعلوم کی زبانی معلوم ہوا کہ دارالعلوم دیوبند میں جنات بھی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم مہتمم دارالعلوم دیوبند نے

ایک روز رات کو بارہ بجے کے دوران گشت میں ایک بند کمرے میں دو سانپ کے بچوں کو آپس میں لڑتے اور کھیل کرتے دیکھا۔ ان سانپ کے بچوں کے سامنے کتابیں کھلی ہوئی رکھی تھیں۔ حضرت مہتمم صاحب نے یہ حرکت دیکھ کر فوراً ان کو ڈانٹ کر کہا یہ مطالعہ کا وقت ہے یا لڑنے کا؟ یہ سنتے ہی وہ دونوں سانپ مقررہ انسانی شکل میں متشکل ہو کر معذرت کرنے لگے اور وعدہ کیا انشاء اللہ آئندہ آپ کو شکایت کا موقعہ نہ دیں گے۔

جنات سے انسان کی حفاظت کے لئے محافظ ملائکہ کا تقرر:

ہر انسان پر فرشتے موکل ہیں جو اس کی نیند اور بیداری کی حالت میں جنات اور حشرات الارض سے حفاظت کرتے ہیں اگر کوئی ستانے والی چیز بھی آتی ہے تو وہ اس کو بھگا دیتے ہیں مگر جس کو اللہ اجازت دے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کے فرشتے موکل مقرر نہ فرمائے ہوتے تو ہمیں جن اٹھا کر لے جاتے یہ فرشتے اللہ کے حکم سے پینے' سونے' جاگنے ہر حالت میں انسان کو آفات سے بچاتے ہیں۔

بلقیس کا تخت اور آصف بن برخیا:

حضرت سلیمانؑ خدا کے جلیل القدر پیغمبر اور تمام روئے زمین کے بادشاہ تھے' تمام جنات' انسان' ہوا' پرندے' چرندے آپؑ کے مسخر اور تابع فرمان تھے حضرت سلیمانؑ کا وزیر آصف بن برخیا (جن) تھا' سورہ نمل میں حضرت سلیمانؑ اور بلقیس کا پورا حال مذکور ہے' اس موقعہ پر ہم صرف اتنا واقعہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں' جو موضوع کتاب سے متعلق ہے۔

جس وقت بلقیس ملکہ یمن کو یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمانؑ دنیا کے بادشاہ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ خدا کے پیغمبر بھی ہیں وہ حضرت سلیمانؑ سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئی' ہد ہد حضرت سلیمانؑ سے بلقیس کے تخت کا پورا حال ذکر کر چکا تھا' جس وقت بلقیس کی آمد کی اطلاع حضرت

سلیمانؑ کو ملی اور اس نے حضرت کے لشکر سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر قیام کیا تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا:

''تم میں کوئی شخص ہے جو ان لوگوں کو میرے پاس مطیع ہو کر آنے سے پہلے بلقیس کا تخت حاضر کر دے''

ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ ''میں اجلاس برخاست ہونے سے پہلے پیش کروں گا''

ایک اور عالم جن نے کہا کہ ''میں پلک جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں''۔

حضرت سلیمانؑ نے فرمایا ''میں اس سے بھی زیادہ جلد اس تخت کو اپنے پاس منگوانا چاہتا ہوں۔'' آصف برخیا نے کہا ''آپ اپنی نظر پھیر لیجئے''۔

حضرت سلیمانؑ نے ایسا ہی کیا۔ آصف برخیا نے اسم اعظم پڑھا تو چشم زدن میں فرشتوں نے بلقیس کا تخت زمین کے نیچے سے حضرت سلیمانؑ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔

اس آیت کی تفسیر میں آصف بن برخیا کے متعلق یہ قول بھی مذکور ہے:

آصف بن برخیا صدیق یعنی اسم اعظم کا عامل تھا' اسم اعظم کی برکت سے ہر دعا قبول اور ہر سوال پورا ہوتا ہے۔

غرض یہ ہے کہ بلقیس کا تخت چشم زدن میں محل میں آ گیا' حضرت نے جنات کو حکم دیا۔ اس کے جواہرات بدل دو' جنات نے فوراً جواہرات تبدیل کر دیئے' بلقیس کی نظر جونہی اس تخت پر پڑی' وہ حیرانی سے بار بار اس کی طرف دیکھتی رہی' آصف نے پوچھا یہ تخت تمہارا ہے' تو اس نے جواب دیا۔ ایسا ہی تخت میرا بھی ہے' البتہ اس میں جواہرات دوسرے رنگ کے لگے ہوئے ہیں' میرے تخت میں دوسرے رنگ کے ہیں حضرت سلیمانؑ بلقیس کا عاقلانہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے۔

کیا جن اور شیطان دیکھے جا سکتے ہیں؟

جن اور شیطان ناری مخلوق اور لطیف ہونے کی بنا پر عام حالات میں کسی زمانے میں

الشیعہ ج۱' ص ۲۵۲) کچھ ثقہ بزرگ افراد سے نقل ہوا ہے کہ بعض جنات مراجع عظام کے مقلد ہوتے ہیں اور ان سے اپنے مسائل دریافت فرماتے رہتے ہیں۔ مثلاً ابتدائی زمانہ مشروطیت کے مراجع الحاج میرزا حسین اور الحاج میرزا خلیل کے پاس ایک جن عام آدمی کی شکل میں ان کے گھر کے تہہ خانے میں اپنے متعلقہ مسائل پوچھنے حاضر ہوتا تھا۔ اور دوسرے مسائل کے علاوہ جو مسئلہ اس نے دریافت کیا وہ انسانوں کی بچی کھچی غذا کے بارے میں تھا۔ البتہ یہ بات بخوبی واضح ہے کہ ان روایات وحکایات کے بیان کرنے سے ہمارا مقصد جنات کی خوراک کو ہڈیوں اور انسان کی بچی کھچی غذا تک محدود کرنا نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے وہ اس کے علاوہ بہت کچھ کھاتے پیتے ہوں۔ جس کا ہمیں علم نہیں۔ راقم کا اپنا تجربہ ہے کہ جنات بالخصوص شریر جنات انسانی غذائیں کھاتے ہیں۔ وہ چائے بھی پیتے ہیں' آم کھاتے ہیں' پرفیومز کے تحائف لیتے ہیں اور دسترخوان پر کھانے میں شریک ہوتے ہیں۔ مجھے کئی بار جنات کے ساتھ بیٹھ کر خود بھی کھانے اور انہیں کھلانے کا موقع ملا ہے۔

کیا جنات اور شیاطین سوتے بھی ہیں؟

قرآن میں آتا ہے ''اللہ کو نیند یا اونگھ نہیں آتی'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تنہا ذات اقدس سونے سے بے نیاز ہے ورنہ تمام مخلوقات نیند اور بھوک میں گرفتار ہے چنانچہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر ایک پر نیند طاری ہوتی ہے حتیٰ کہ فرشتوں پر بھی''۔ (میزان الحکمہ ج۹' ص ۲۰۵)

علاوہ ازیں پیغمبر اکرمؐ نے بھی فرمایا ہے کہ نیند چار طریقوں سے کی جاتی ہے پیغمبروں کا طریقہ پیٹھ کے بل سونا ہے۔ مومنین داہنی کروٹ سوتے ہیں۔ کافر اور منافق بائیں کروٹ اور شیطان منہ کے بل سوتا ہے۔ (وسائل الشیعہ ج۴' ص ۱۰۶۷)

اس حدیث مبارکہ میں چار گروہوں کی کیفیت خواب بیان کی گئی ہے اس سے بظاہر یہ بتانا مقصود ہے کہ شیاطین جو کہ جنوں میں سے ہیں کیونکر سوتے ہیں اور انسانوں کا اس طرح سونا خطرناک ہے۔

جنات بھی عبادت کرتے ہیں

خصوصی طور پر اس بارے میں کہ جن عبادت کس طرح کرتے ہیں اور کیا وہ بھی مسلمان انسانوں کی طرح نماز پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں؟ یا یہ کہ ان کی عبادت کسی اور انداز میں ہے؟

یہ ثابت شدہ بات ہے کہ جنوں کی عبادت بھی انسانوں کی طرح ہی ہے اور وہ اپنی خلقت کی نوعیت اور اپنے عالم زندگانی کے لحاظ سے عبادت خداوند کریم میں مشغول ہوں۔

کیا جنوں میں بھی مسلمان اور کفار ہوتے ہیں؟

آیات و روایات سے جو استفادہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جنوں میں نہ صرف مسلم اور غیر مسلم ہوتے ہیں بلکہ شیعہ اور غیر شیعہ بھی ہوتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں خود ان کی زبانی آیا ہے۔

''اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو فرمانبردار ہیں اور کچھ لوگ نافرمان تو جو لوگ فرمانبردار ہیں وہ سیدھے راستے پر چلے اور نافرمان تو وہ جہنم کا ایندھن بنے''۔ (سورہ جن ۱۴/۱۵)

سورۂ مبارکہ ''جن'' اور ''احقاف'' میں جنات کے ایک گروہ کے پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ کی آسمانی کتاب (قرآن مجید) پر ایمان لانے کے متعلق مختصر بحث ہے جو ہماری گفتگو کی درستی کی شاہد ہے

حضرت رسول اکرم ﷺ کے تلاوت قرآن حکیم سے فراغت کے بعد جنات اپنی قوم کے پاس پلٹ کر گئے اور اپنے مشاہدات اور آیات الٰہی سے جو کچھ سنا تھا بیان کیا اور اپنی قوم کو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ اپنی تبلیغ کے دوران بیان کیا تو ان سے کہنا شروع کیا کہ اے بھائیو! ہم ایک کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے (اور) جو (کتابیں) پہلے (نازل ہوئیں) ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے۔ سچے (دین) اور سیدھے راستے کی ہدایت کرتی ہے۔ (احقاف/۳۰)

جو کچھ بیان ہوا اس کی روشنی میں کسی تردید کی گنجائش نہیں رہتی کہ جن بھی انسانوں کی

طرح مختلف العقائد ہیں۔ ان میں ایک گروہ فاسق وفاجر، ظالم وکافر اور ایک گروہ صالح ومومن اور مسلمان ہے۔

کیا جنات بھی انسانوں کی طرح ثواب وعذاب کے اہل ہیں؟

جنوں کے ماحول کے بارے میں حقائق قرآنی کا ایک تسلیم شدہ موضوع یہ ہے کہ انسانوں کی طرح کفار اور گناہگار جن بھی اہل جہنم ہیں اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔ کیونکہ وہ بھی انسانوں کی طرح اعمال وعبادات کے مکلف ٹھہرائے گئے اور ان کے اعمال ان کے اپنے اختیار اور ارادے سے انجام پاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان شرائط کا حامل ثواب وعذاب بھی پائے گا۔

اس بارے میں شواہد قرآنی بہت ہیں جن میں سے نمونے کے طور پر چند آیات (ترجمہ) کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

''اور گویا ہم نے (خود) بہترے جنات اور آدمیوں کو جہنم کے واسطے پیدا کیا اور ان کے دل تو ہیں (مگر قصداً) ان سے سمجھتے ہی نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں (مگر قصداً) ان سے دیکھتے ہی نہیں اور ان کے کان بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام ہی نہیں لیتے۔ یہ لوگ گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی کہیں گئے گزرے ہوئے یہی لوگ (امور حق سے) بالکل بے خبر ہیں''۔ (اعراف/۱۸۹)

''اور (اسی وجہ سے تو) تمہارے پروردگار کا حکم قطعی پورا ہو کر رہا کہ ہم یقیناً جہنم کو تمام جنات اور آدمیوں سے بھر دیں گے''۔ (ہود/۱۱۹)

''مگر میری طرف سے (روز ازل) یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات اور آدمیوں سے بھر دوں گا''۔ (سجدہ/۱۳)

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنات میں سے اگر کوئی شخص یا گروہ کافر ہو یا گناہ کرے تو اسی دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں گے جو انسانوں کے لئے ہے حتیٰ کہ دوزخ

کے ایندھن کی جو اصلاح ان کے عذاب کے لئے آئی ہے وہی ایک دوسرے مقام پر انسانوں کے لئے بھی استعمال کی گئی ہے۔

تفسیر فخر الدین رازی میں اس سوال کے جواب میں کہ شیطان اور جنوں کے بدکار افراد آگ سے پیدا ہوئے ہیں وہ آگ کا ایندھن کیونکر بنیں گے؟ کے جواب میں کہا ہے ''درست ہے کہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں لیکن ان کی کیفیت تبدیل ہو جائے گی اور وہ گوشت اور خون سے بن جائیں گے۔ (تفسیر کبیر ج ۳۰ ص ۱۶۰)

اور ابن عربیؒ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ جنات و شیاطین کا عذاب عام طور پر شدید سردی ہے نہ کہ گرمی۔ اور کبھی عذاب آتش بھی ہوگا۔ البتہ بنی آدم کے لئے آگ کا عذاب ہوگا۔ اور جہنم گرمی اور سردی کی شدت کو کہتے ہیں۔ اور اس کو جہنم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ خوفناک ہے۔ اور ''جھام'' اس بادل کو کہتے ہیں جس میں پانی نہ ہو بارش اللہ کی رحمت ہے۔ جب کسی بادل سے بارش برس چکی ہو تو اس کو ''جھام'' کہتے ہیں اس وجہ سے کہ بارش جو رحمت تھی اس میں سے نکل چکی ہے۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے اپنی رحمت اٹھالی ہے لہذا وہ خوفناک اور ڈراونا ہو چکا ہے۔ نیز بہت زیادہ گہرائی کی وجہ سے بھی نام جہنم رکھا گیا ہے۔ (الفتوحات المکیہ ج ا ص ۱۳۴)

صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں کلام اطمینان کامل پیدا نہیں کر سکتے۔ اور خدا تو دانائی کا جہان ہے البتہ اس جواب میں کہ جنوں کے جنت و جہنم وہی ہیں جو انسانوں کے ہیں روایت ہے کہ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا'' کیا مومن جن بہشت میں داخل ہوں گے؟

''فرمایا ''نہیں'' لیکن ان کے لئے فاسق شیعوں کے لئے خدا کے باغوں میں سے بہشت اور جہنم کے درمیان ایک باغ ہے جس میں وہ رہیں گے۔'' (سفینۃ البحار ج ا ص ۱۸۶)

جن و شیطان کے ٹھکانے:

یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ جب ہم جنوں اور شیطانوں کے مکان کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد انسانوں کی مانند مٹی کا بنا ہوا گھر نہیں جسے وہ اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔ اب ہم یہ

پوچھتے ہیں کہ ایسا مکان کہاں ہے؟ بلکہ ان کی نوعیت خاکی انسان کی نوعیت سے مختلف ہے کہ ان کی رہائش کا مکان ان کی اپنی بود و باش کے مطابق ہونا چاہیئے۔

البتہ اس معاملے میں مختلف روایات ہیں کہ قطعی طور پر ان کے مکانوں کو ہم نہیں دیکھ سکے ہم اس مقام پر رہنمائی کے لئے چند ایک روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:۔

۱۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ''گوشت والا کپڑا گھر میں نہ رکھو کہ یہ شیطان کا گھر ہے اور کوڑا کرکٹ دروازے کے پیچھے نہ رکھو کہ شیطان وہاں بسیرا کر لیتا ہے۔'' (فروع کافی ج ۲ ص ۵۳۱)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ''گندگی کے ہر ڈھیر کے اوپر شیطان ہے پس جب بھی وہاں سے گزرو بسم اللہ کہو تا کہ شیطان تم سے دور ہو جائے'' (فروع کافی ج ۶ ص ۵۳۲)

۳۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ''تمہارے گھر کے مکڑی کے جالے شیطان کے گھر ہیں۔''

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ''شیطان نہ تو آسمان میں ہے اور نہ زمین میں بلکہ ہوا میں ہے'' (مفاتیح الغیب ترجمہ خواجوی ص ۳۹۷)

۵۔ آپؑ ہی نے فرمایا ''وادی شقرہ (ایک بیاباں جس کی مٹی کا رنگ سرخی مائل زرد ہے) میں نماز نہ پڑھو اس لئے کہ وہاں جنوں کا ڈیرہ ہے'' (وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۴۵۲)

علاوہ ازیں بہت زیادہ روایات ہیں کہ سب کا لکھنا ممکن نہیں۔

جیسا کہ آپ نے مندرجہ بالا روایات میں ملاحظہ فرمایا کوئی ایک خاص مکان ایسا نہیں ملتا جہاں جنوں اور شیطانوں کا بسیرا ہو۔ اور ایسی روایات جیسے پہلی اور تیسری ہیں بعید از قیاس معلوم نہیں ہوتا کہ ان سے مراد مائیکروب (خوردبینی جراثیم وغیرہ) ہوں۔

بہر حال جنوں اور شیطانوں کا ڈیرہ تلاش کرنا چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ جو چیز ضروری ہے وہ شیطان کے حربے، چالیں اور فریب پہچاننا ہے ہوسکتا ہے کہ اس کے خلاف جہاد میں اور اپنی مملکت دل میں اس کے لشکر کے داخلے کے راستے بند کرنے کے لئے مفید ہو اور ہم آلودگیوں سے بچ سکیں۔

مسجد الجن:

• مکہ معظمہ میں مسجد الحرام کے علاوہ چھ بڑی اور جامع مساجد اور سڑسٹھ (۶۷) چھوٹی چھوٹی مساجد ہیں۔ ان میں مشہور ترین مساجد یہ ہیں۔ مسجد الرایۃ (علم والی مسجد) شہر کے مشرق میں۔ مسجد الجن (جنوں والی مسجد) شہر کے مغرب میں، مسجد الاجابہ (قبولیت والی مسجد) اور مسجد بیعۃ (بیعت والی مسجد) شہر کے شمال میں اور زاویہ سینوسی جو کہ مکہ شہر کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔

''مسجد الجن'' مکہ میں جنوں کے حاضر ہونے کا مقام ہے اور مستحب ہے کہ حاجی صاحبان اس مسجد میں حاضر ہو کر دو رکعت نماز ادا کریں۔

جنات جب انسان میں داخل ہوتے ہیں:

دنیا میں نیک انسان جس طرح اپنی جنس کے افراد کو ستانا سخت گناہ تصور کرتے ہیں' اسی طرح نیک جنات بھی انسانوں کو آزار نہیں پہنچاتے' ایذا رسانی شریر نفوس کا خاصہ ہے' خواہ وہ انسان ہوں یا جنات' انسان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کے لئے حکومت کی طرف سے بھی انتظامات ہوتے ہیں اور ہر شخص قانون حفاظت خود اختیاری کے تحت اپنی حفاظت کا کچھ نہ کچھ انتظام رکھتا ہے' لیکن جنات چونکہ ہماری آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور نہ ان کو ایذا پہنچاتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے اس لئے ہم ان سے حفاظت کا خیال نہیں رکھتے۔

شریر جنات کی تعداد:

ساتویں اقلیم کے بادشاہ جنات اور مسلمان جنات سے ملاقات کے نتیجہ میں علامہ

مغربی تلمسانی کو شریر جنات کی ایذا رسانی کے متعلق جو معلومات حاصل ہوتی تھیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اسماعیل وزیر شاہ جنات سے قول نقل کیا ہے۔

''اسماعیل کہتے ہیں کہ جنات عورتوں اور مردوں کو ستایا کرتے ہیں۔ وہ بہت سی قسم کے ہیں، مجھے بھی ان میں بہت سوں کا حال معلوم ہے۔ ایسے جنات کی ۷۰ قومیں ہیں اور ہر قبیلے میں ۷۰ ہزار افراد ہیں۔ اگر آسمان سے سوئی پھینکی جائے تو وہ زمین پر نہ گرے گی ان کے سروں پر رک جائے گی۔''

جنات کے ایک بہت بڑے ذمہ دار افسر کے یہ الفاظ یقیناً اس بات کو ظاہر کر رہے ہیں، کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح نیک لوگوں سے زیادہ بدکار جنات کی تعداد زیادہ ہے، جب ایذا رساں جنوں کی کثرت تعداد کا یہ عالم ہے تو نیک جنات بھی یقیناً بڑی تعداد میں ہوں گے، اس لئے صحیح تعداد معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ انسان کے پاس نہیں ہے جس سے وہ انسانوں کی طرح جنات کو شمار کر سکے۔

جنات کے رہنے سہنے کی جگہ اور ان کی قسمیں:

اسماعیل وزیر..... شاہ جنات کا بیان ہے:

''عفریت چشموں اور گڑھوں میں رہتے ہیں اور شیاطین شہروں اور مقبروں دونوں جگہ آباد ہیں اور طاغوتیت ایسی جگہ جہاں خون پڑا ہو بودوباش رکھتے ہیں اور بعض رواح ہوا میں رہتے ہیں اور بعض بڑے بڑے شیطان آگ کے قریب بودوباش رکھتے ہیں اور بعض عفاریت یعنی وہ جنات جو عورتوں کی شکل میں متشکل ہوتے ہیں بڑے بڑے درختوں کے پاس مقام رکھتے ہیں اور باغات میں بھی اور بعض پہاڑوں اور ویران مقامات پر بودوباش رکھتے ہیں۔

جنات کی تمام قسموں میں اکثر افراد انسان مراد اور عورت کو ستایا کرتے ہیں بعض شیطان عفریت کی تو یہ حالت ہے کہ وہ انسان عورتوں پر شیدا اور فریفتہ ہیں اور وہ عورت کو اپنی بیوی بنانا بہت ہی پسند کرتے ہیں۔ بعض شیطان انسان کی پیدائش میں دخل انداز ہوا کرتے ہیں اور اعضا کو بگاڑ دیتے ہیں"۔

اسماعیل کے اس قول سے جہاں جنات کے رہنے کے مقامات کا پتہ چلتا ہے وہاں ان کی مختلف اقسام اور ان کی مخصوص صفات وافعال پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

جنات انسانوں کو کیونکر ستاتے ہیں:

اسماعیل وزیر مذکور نے علامہ مغربی تلمسانی کو انسانوں کو مختلف طریقوں سے ستانے کی تفصیلات بھی بتائی ہیں، ذیل میں اسی تفصیل کا لب لباب یہ ہے۔

۱) ایک صورت جن کے شر یا ستانے کی یہ ہے، کہ مرد یا عورت لڑکا یا لڑکی جن کے زیر اثر ہوتے بے ہوش ہو جاتا ہے اور اس کی حالت مرگی کے مریض کی سی ہو جاتی ہے۔

۲) عفریت زوالع عام طور پر ان نئی دلہنوں کو ستایا کرتے ہیں، جو ایک دن کی بیاہی ہوئی ہوتی ہیں اور ان کی حالت مثل حالت مذکور ہو جاتی ہے۔

۳) شیطان عفریت عام طور پر میاں بیوی میں کھٹ پٹ کرا دیتے ہیں۔

۴) شیاطین مذکور حسین وجمیل عورتوں کو زیادہ ستایا کرتے ہیں یا ایسی عورتوں جن کے بچہ پیدا نہ ہو۔

۵) میمون اسود کی پارٹی کے جنات عورتوں پر اس حالت میں زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں، جب وہ غسل کر کے اچھے کپڑے پہنتی ہیں یا خوشبو لگا کر چلتی پھرتی ہیں۔

۶) یا یہی شیطان عفریت حد سے زیادہ حسین عورت کو بدکاری کے لئے مجبور کرتے ہیں۔

۷) یہی مذکورہ بالا شیاطین گندمی رنگ کی متوسط قامت عورت کے پیٹ پر پھونک مار دیتے

ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کے پیٹ میں تکلیف وہ نفخ پیدا ہو جاتا ہے یا ان عورتوں کا کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے۔ ایسی عورتوں کے جسم کے مختلف حصوں میں کبھی کبھی درد ہونے لگتا ہے۔

۸) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بادل میں اڑنے والا کوئی جن کسی عورت پر اثر انداز ہو کر عورت کی ایذا رسانی کا باعث ہوتا ہے۔

۹) پانی کے رہنے والے عفریت بعض اوقات عورت کے سر یا شرمگاہ پر کوئی چیز مار دیتے ہیں جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ عورت اول تو ہم بستری کے لئے آمادہ نہیں ہوتی' اگر زور جبر کیا گیا تو اس کو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

۱۰) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ ہاتھوں' پیروں کو زمین پر مارنے لگتی ہے یا اپنا گلا گھوٹنے لگتی ہے' یا اپنے جسم کے کپڑے اتار کر اور اس کو ننگے کھلے یا بے حیائی کا کوئی احساس نہیں ہوتا' کبھی مریض کو زندگی سے نفرت ہو جاتی ہے۔

جنات وشیطان کے بہروپ

کبھی شیاطین انسان کے پاس آتے ہیں تو وسوسہ اندازی کے ڈھنگ میں نہیں بلکہ کسی انسان کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ کبھی صرف آواز سنائی دیتی ہے جسم دکھائی نہیں دیتا۔ کبھی عجیب و غریب روپ ہوتا ہے۔ شیاطین لوگوں کے پاس آ کر کبھی یہ کہتے ہیں کہ وہ جن ہیں' کبھی جھوٹ بولتے اور کہتے ہیں کہ وہ فرشتے ہیں' کبھی اپنے آپ کو غیب داں بتاتے ہیں' کبھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا تعلق روحوں کی دنیا سے ہے۔

بہر حال شیاطین کچھ لوگوں سے ہمکلام ہوتے ہیں اور ان سے ان کی براہ راست گفتگو ہوتی ہے یا انسانوں ہی میں سے کسی شخص کی زبان سے شیطان بات کرتے ہیں اس شخص کو ثالث کہا جاتا ہے کبھی خط و کتابت کے ذریعہ گفتگو ہوتی ہے۔

کبھی شیطان بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ انسان کو اٹھا کر ہوا میں لے اڑتے ہیں

اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتے ہیں۔ کبھی وہ ان سے کوئی چیز طلب کرے تو اس کے سامنے حاضر کر دیتے ہیں۔ لیکن شیطان اس قسم کے کام انہی گمراہ لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو اللہ رب السمٰوات والارض کے منکر اور بدعمل ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ظاہر میں دیندار اور متقی نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں حد درجہ بے راہ رو اور فاسق ہوتے ہیں۔ علماء نے اس تعلق سے بہت سی باتیں ذکر کی ہیں جن کو جھٹلایا نہیں جا سکتا نہ ان پر اعتراض کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ تواتر کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ انہی میں سے حلاج کا وہ واقعہ بھی ہے جس کو ابن تیمیہؒ نے بیان کیا ہے ابن تیمیہ کہتے ہیں

''وہ (حلاج) خوبصورت تھا' اس کے پاس کچھ شیاطین تھے' جو اس کی خدمت بجا لاتے تھے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے حلاج اور اس کے کچھ ساتھی ابوقبیس نامی پہاڑ پر تھے۔ اس کے ساتھیوں نے اس سے مٹھائی مانگی۔ وہ قریب ہی کسی جگہ پر گیا اور وہاں سے مٹھائی کی ایک پلیٹ لایا' بعد میں تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ وہ یمن کی کسی مٹھائی کی دوکان سے چرائی گئی تھی۔ اس کو اس علاقے کا شیطان اٹھا کر لایا تھا۔

ابن تیمیہ فرماتے ہیں

''حلاج کے علاوہ شیطانی حالت رکھنے والے دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی ایسے واقعات بہت پیش آتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص جو ابھی (ابن تیمیہ کے زمانے میں) دمشق میں ہے اس کو شیطان صالحیہ پہاڑ سے اٹھا کر دمشق کی کسی مضافاتی بستی میں لے جاتا تھا وہ ہوا کے دوش پر اڑتا ہوا روشندان سے گھر کے اندر آ جاتا اور گھر میں بیٹھے ہوئے سب لوگ اس منظر کو دیکھتے رہتے۔ پھر رات کو وہ باب الصغیر (دمشق کے اس وقت کے چھ دروازوں میں سے ایک دروازہ) کے پاس آتا اور وہاں سے وہ اس کا ساتھی دونوں اندر آ جاتے' وہ نہایت بدکردار شخص تھا۔

ایک دوسرا شخص شاہدہ نامی بستی میں واقعہ شوبک قلعہ میں رہتا تھا وہ بھی ہوا میں پرواز کر کے پہاڑ کی چوٹی پر جاتا اور تمام لوگ اس کو دیکھتے رہتے' شیطان اس کو اٹھا کر لے جاتا تھا۔ وہ رہزنی بھی کرتا تھا۔

یہ لوگ زیادہ تر بہت شر پسند ہوتے ہیں' ایسا ہی ایک شخص فقیر ابوالجیب ہے۔ لوگ اندھیری رات میں ان کے لئے خیمہ نصب کرتے ہیں۔ تقرب کے طور پر روٹیاں بناتے ہیں۔ وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے۔ وہاں نہ کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جو اللہ کا ذکر کرنا جانتا ہو نہ کوئی ایسی کتاب ہوتی ہے جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ پھر وہ فقیر ہوا میں اڑتا ہے۔ لوگ اس کو دیکھتے ہیں۔ شیطان کے ساتھ اس کی گفتگو کو سنتے ہیں' کوئی ہنسے یا روٹی چرائے تو ڈفلی سے مار پڑتی ہے۔ مارنے والا نظر نہیں آتا۔

پھر لوگ جو باتیں پوچھتے ہیں شیطان بتاتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ وہ اس کے لئے گائے گھوڑے یا کسی جانور کی نیاز کریں اور جانور کو بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے کے بجائے اس کا گلا گھونٹ دیں۔ ایسا کرنے پر ان کی حاجت روائی کی جائے گی۔

ابن تیمیہ" ایک اور پیر جی کے بارے میں ذکر کرتے ہیں جس نے ان کو خود بتایا کہ وہ عورتوں کے ساتھ بدکاری اور بچوں کے ساتھ لونڈے بازی کرتا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ میرے پاس ایک کالا کتا آتا ہے جس کی آنکھوں کے سامنے دو سفید نقطے ہوتے ہیں' وہ مجھ سے کہتا ہے' فلاں بن فلاں نے تمہارے لئے نذر مانی تھی کل ہم اس کو تمہارے پاس لے کر آئیں گے۔ میں نے تمہاری خاطر اس کی ضرورت پوری کر دی ہے۔ دوسری صبح کو وہ شخص اس کے پاس نذر لے کر آتا اور یہ پیر جی اس کو نذر ونیاز عطا کرتے"۔

اسی پیر کے بارے میں ابن تیمیہ" ذکر کرتے ہیں اس نے کہا "جب مجھ سے کسی چیز کو بدلنے کے لئے کہا جاتا مثلاً یہ کہا جاتا کہ اس چیز کو "لاذن" (گوند جو بطور عطر و دوا استعمال ہوتا ہے) میں تبدیل کر دو تو میں اس چیز کو بدل جانے کو اتنی دیر تک کہتا کہ مدہوش ہو جاتا' پھر اچانک میرے ہاتھ یا منہ میں "لاذن" موجود ہوتا' مجھے معلوم نہیں اس کو کون رکھتا تھا۔

پیر کہتا ہے "میں چلتا تو میرے آگے آگے ایک سیاہ ستون ہوتا تھا جس میں روشنی ہوتی تھی۔"

ابن تیمیہ" کہتے ہیں کہ جب اس پیر نے توبہ کر لی۔ نماز روزے کا پابند ہو گیا اور حرام

چیزوں سے بچنے لگا تو کالا کتا غائب ہو گیا اور کسی چیز کو بدل دینے کی کیفیت بھی بند ہو گئی۔ اب وہ کسی چیز کو نہ لاذن میں تبدیل کرتا ہے نہ کسی دوسری چیز میں۔

ایک دوسرے پیر کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس کچھ شیطان تھے جن کو وہ بعض لوگوں پر سوار کر دیتا تھا۔ آسیب زدہ شخص کے گھر والے اس پیر کے پاس آتے اور اس سے شفا کی درخواست کرتے۔ پیر اپنے ماتحت شیطانوں سے کہتا۔ وہ اس شخص کو چھوڑ دیتے۔ آسیب زدہ شخص کے گھر والے اس پیر کو خوب روپے دیتے۔ بعض اوقات جنات اس پیر کے پاس لوگوں کا غلہ اور روپے چرا کر لاتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی کے گھر میں گھروندے کے اندر کچھ انجیر رکھے ہوئے تھے۔ پیر نے جنوں سے انجیر کی فرمائش کی۔ انہوں نے انجیر حاضر کر دیا۔ گھر والوں نے جب گھروندے کو دیکھا تو انجیر ندارد۔

ایک اور شخص کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کا علمی مشغلہ تھا۔ کچھ شیطان اس کو گمراہ کرنے کے لئے آئے اور کہا کہ ہم نے تم سے نماز معاف کر دی' تم جو چاہو ہم تمہارے لئے حاضر کر دیں۔ چنانچہ وہ اس کے لئے مٹھائی یا پھل لے آتے' آخر کار وہ شخص کسی عالم دین کی خدمت میں حاضر ہوا' ان کے سامنے توبہ کی اور مٹھائی والوں کی اس نے جو مٹھائیاں کھائی تھیں ان کی قیمت ادا کی...... جامع الرسائل لابن تیمیہ ص ۱۹۰۔۱۹۴

شیطان کے گمراہ کرنے کے بعض طریقوں کو بیان کرتے ہوئے ابن تیمیہؒ کہتے ہیں:

''جن لوگوں سے نباتات بات کرتے ہیں میں ان کو خوب جانتا ہوں۔ ان سے حقیقت میں وہ شیطان بات کرتے ہے جو نباتات میں ہوتا ہے۔ میں ان لوگوں کو بھی جانتا ہوں جن سے درخت اور پتھر ہم کلام ہوئے اور کہتے ہیں: تم کو مبارک ہو اے اللہ کے ولی جو آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں تو یہ چیز ختم ہو جاتی ہے' میں اس کو بھی جانتا ہوں جو پرندوں کے شکار کو جاتا ہے تو وہ اس سے کلام کرتے اور کہتے ہیں: ''مجھے شکار کرو تا کہ میں غریبوں کی خوراک بن جاؤں'' یہ بات کرنے والا دراصل شیطان ہے جو پرندوں کے جسموں میں ہوتا ہے جیسا کہ شیطان انسان کے بدن میں

داخل ہو کر لوگوں سے بات کرتا ہے۔ کچھ لوگ بند گھر میں ہوتے ہیں لیکن دروازہ کھلے بغیر وہ اپنے آپ کو باہر دیکھتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ باہر ہوتے ہیں لیکن دروازہ کھلے بغیر وہ خود کو دیکھتے ہیں کہ گھر میں ہیں۔ ان کو اصل میں جنات تیزی کے ساتھ گھر کے اندر کر دیتے ہیں یا گھر سے باہر نکال لیتے ہیں' کبھی انسان کے پاس سے روشنی گزرتی ہے یا کبھی کوئی شخص اس کی ملاقات کے لئے آتا ہے۔ یہ سب شیطانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ شیطان انسان کے دوست احباب کی شکل میں آتے ہیں' بار بار یہ آیۃ الکرسی پڑھی جائے تو یہ چیز ختم ہو جاتی ہے۔

علامہ تیمیہ فرماتے ہیں

''میں اس شخص سے بھی واقف ہوں جس سے کوئی بات کرتا ہے اور کہتا ہے: ''میں اللہ کا حکم ہوں اور اس کو یقین دلاتا اور کہتا ہوں کہ تم وہی مہدی ہو جس کی نبی ﷺ نے بشارت دی تھی'' وہ اس کے لئے کرامتیں بھی ظاہر کرتا ہے مثلاً اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہوا میں اڑتے ہوئے پرندوں میں تصرف کرے' اگر اس کے دل میں پرندے کے دائیں یا بائیں جانے کا خیال ہوتا ہے تو پرندہ ادھر ہی جاتا ہے جدھر وہ چاہتا ہے۔ اگر اس کے دل میں کسی جانور کے کھڑے ہونے' سونے یا جانے کا خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بظاہر کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ شیاطین اس شخص کو مکہ لے جا کر واپس لاتے ہیں۔ اسی طرح اس کے پاس خوبصورت اشخاص کو لاتے اور کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ درجے کے فرشتے تمہاری ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ وہ اپنے دل میں کہتا ہے۔ ''یہ سب بے ریش جوان کے ہم شکل کیسے ہو گئے ہوں گے''؟ سر اٹھا کر دیکھتا ہے تو ان کے داڑھی ہوتی ہے' شیطان اس سے کہتا ہے کہ تمہارے مہدی ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے جسم میں تل اگے گی۔ چنانچہ تل اگتی ہے اور وہ دیکھتا ہے' اس کے علاوہ بہت سی باتیں ہوتی ہیں۔ یہ سب شیطان کی فریب کاری ہے''۔

علامہ فرماتے ہیں '' اہل ضلالت و بدعت جو غیر شرعی طریقے پر ریاضت و عبادت کرتے ہیں اور جنہیں کبھی کبھی کشف بھی ہوتا ہے ایسے لوگ ان شیطانی جگہوں پر زیادہ جاتے ہیں۔

جہاں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ اس لئے کہ وہاں ان پر شیطان نازل ہوتے ہیں اور کچھ راز کی باتیں بتاتے ہیں جیسا کہ وہ کاہنوں کو بتاتے اور بتوں میں داخل ہو کر بت پرستوں سے باتیں کرتے ہیں۔

شیاطین ان لوگوں کی بعض کاموں میں مدد بھی کرتے ہیں جس طرح جادوگر اور بت پرست سورج پرست، چاند پرست اور ستارہ پرست قومیں شیطان کی عبادت کرتی اور اس کے سامنے ذکر و تسبیح اور لباس وخوشبو کا تحفہ پیش کرتی ہیں تو شیطان ان کی مدد اور مشکل کشائی کرتا ہے۔ یہ قومیں شیطان کو ستاروں کی روحانیت کہتی ہیں۔

شیطان کی خدمات حاصل کرنے کے لئے کفر و شرک کا نذرانہ:

یہ لوگ جنہیں عامل ہونے کا دعوی ہے ان کا کام حقیقت میں شیطان کرتے ہیں انہیں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کفر و شرک کے ذریعہ شیطان کا تقرب حاصل کرنا پڑتا ہے۔

ابن تیمیہ (مجموعہ فتاوی ۱۹/۳۵ میں) فرماتے ہیں کہ یہ لوگ زیادہ تر اللہ کے کلام کو ناپاک میں چیزوں سے لکھتے ہیں، کبھی قرآنی آیتوں مثلاً سورہ فاتحہ یا سورہ قل ھواللہ احد یا دوسری آیتوں کے حروف بدل دیتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو خون یا دوسری ناپاک چیزوں سے بھی لکھا جاتا ہے، کبھی قرآن کے علاوہ شیطان کی دوسری پسندیدہ چیزوں کو لکھا پڑھا جاتا ہے۔

جب یہ لوگ شیطان کی پسندیدہ چیزوں کو لکھتے یا ان کا ورد کرتے ہیں تو وہ بعض کاموں میں ان کی مدد کرتا ہے مثلاً کسی کنوئیں کا پانی گہرائی میں کر دیا، کسی کو ہوا میں اڑا کر دوسری جگہ پہنچا دیا یا کسی کا مال چرا کر ان کو دے دیا، جو لوگ خیانت کرتے ہیں یا بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ شیطان ایسے لوگوں کا مال بھی چرا کر ان کو دیتا ہے، اس کے علاوہ اور بہت سے کام کرتا ہے۔

جنوں سے خدمت لینے کا حکم:

ابن تیمیہ (مجموعہ فتاوی ۱۱/ ۳۰۷ میں) رقم طراز ہیں "انسان کے لئے جن کی تابعداری

کی چند صورتیں ہیں، اگر انسان، جن کو اللہ اور اس کے رسول کے احکام یعنی اللہ کی عبادت اور رسول کی اطاعت کا حکم دیتا ہو اور انسانوں کو بھی اس کی تاکید کرتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا افضل ترین ولی اور حقیقی جن ہے۔

اگر کوئی شخص جن کو ایسی چیزوں میں استعمال کرے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں ممنوع ہوں مثلاً شرک میں استعمال کرے یا کسی بے گناہ کے قتل میں۔ یا لوگوں پر ظلم کرنے میں مثلاً کوئی بیماری لگادی۔ حافظہ سے علم بھلا دیا۔ یا کسی بدکاری کے معاملے میں استعمال کرے مثلاً بدکاری کرنے کے لئے کسی مرد یا عورت کو حاصل کرلیا وغیرہ۔ یہ سب گناہ اور ظلم کے معاملے میں مدد لینا ہوا۔ پھر اگر وہ کفر کے معاملے میں جنوں سے مدد لیتا ہے تو کافر ہے۔ نافرمانی کے کام میں مدد لیتا ہے تو نافرمان ہے، وہ یا تو فاسق ہوگیا یا گناہ گار۔

جنات کے دھوکے میں شیاطین کی وارداتیں

عام اور ایک اچھا پڑھا لکھا اور دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا مسلمان بھی جنات و شیاطین کی وارداتوں میں فرق قائم نہیں کرسکتا۔ شیطان مکر و فریب سے انسانوں کو گمراہ کرتا ہے اور اس کا سب سے بہتر نتیجہ خیز ہتھیار یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو نیکی کی آڑ میں پھنسا کر شرک و گناہوں کی دلدل میں دھکیلتا ہے اور الزام جنات پر آتا ہے۔ آسیب زدگی ایک ایسا مرض ہے جو شیطان کے چیلے چھانٹوں کی وارداتوں سے لاحق ہوتا ہے۔ البتہ سرکش اور کافر جنات بھی انسانوں کو آسیب زدگی میں مبتلا کرتے ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ مجموعہ فتاوی ۱۹/ ۳۹ میں بیان کرتے ہیں

''جنات انسانوں پر کبھی جنسی خواہش اور عشق کی وجہ سے سوار ہوتے ہیں جیسا کہ انسان کا انسان کے ساتھ ہوتا ہے اور اکثر و بیشتر دشمنی اور انتقامی جذبہ کے تحت ہوتے ہیں۔ مثلاً کوئی انسان انہیں تکلیف دے یا وہ یہ سمجھیں کہ انسان انہیں جان بوجھ کر پریشان کر رہے ہیں کہ کسی پر پیشاب کر دیا یا کسی پر گرم پانی ڈال دیا یا کسی کو قتل کر دیا۔ ہر چند کہ انسانوں کو اس کا علم نہیں

ہوتا تاہم جنات میں ظلم وجہالت ہوتی ہے اس لئے وہ انسان کو اس سے زیادہ سزا دیتے ہیں جتنی کا وہ مستحق ہے کبھی جنات انسانوں پر یوں ہی شرارت کے طور پر سوار ہو جاتے ہیں جیسا کہ احمق قسم کے انسان کرتے ہیں۔

ہم بتا چکے ہیں کہ جنات شریعت کے پابند اور مکلف ہیں اس لئے اگر مسلمان ان سے بات کر سکتا ہو جیسا کہ انسان پر سوار جن کے ساتھ ہوتا ہے تو اسے ضرور بات کرنی چاہیے۔

اگر جن انسان پر جنسی خواہش اور عشق کی وجہ سے سوار ہوا ہے تو یہ فحش کام ہے جس کو اللہ نے انسانوں اور جنوں دونوں پر حرام کیا ہے اگر دوسرے فریق کی رضامندی سے ہو تب بھی جائز نہیں کہ یہ بہرحال گناہ اور ظلم ہے۔ لہذا جنوں سے اس بارے میں گفتگو کی جائے گی اور انہیں بتایا جائے گا کہ یہ حرام کاری، فحش اور ظلم ہے تاکہ ان پر حجت قائم ہو جائے۔ انہیں یہ بھی بتایا جائے گا کہ ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے پر عمل کیا جائے گا۔ وہ رسول ﷺ جس کو اللہ نے انس وجن دونوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اگر جن انسان پر دوسری وجہ سے (کسی انسان سے اس کو تکلیف دینے کی وجہ سے) سوار ہوا ہو اور انسان نے یہ حرکت لاعلمی میں کی ہو تو جنات سے کہا جائے گا کہ اس نے نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کیا ہے اور جو غیر ارادی طور پر تکلیف دے وہ سزا کا مستحق نہیں۔ اگر انسان نے یہ حرکت اپنے گھر اور اپنی ملکیت میں کی ہو تو جنات سے کہا جائے گا کہ گھر اس کی ملکیت ہے وہ اپنی ملکیت میں جو چاہے کر سکتا ہے تمہیں بغیر اجازت انسانوں کی ملکیت میں رہنے کا حق نہیں۔ تم ویرانوں اور صحراؤں میں جا کر رہو جہاں انسان نہیں رہتے ہیں۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ مقصد یہ ہے کہ اگر جنات انسانوں پر ظلم وزیادتی کریں تو انہیں اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے باخبر کر کے ان پر حجت قائم کی جائے گی۔ معروف کا حکم دیا جائے گا اور منکر سے روکا جائے گا جیسا کہ انسانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق وباطل کا

فرق سمجھانے کے لئے) ایک پیغمبر نہ بھیج دیں"۔

نیز فرمایا:

"اے گروہ جن وانس کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے"؟ (الانعام:۱۳۱)

گھر کے سانپ اور جنات:

ابن تیمیہ کہتے ہیں "اسی لئے نبی ﷺ نے گھر کے سانپوں کو تین مرتبہ تنبیہ کئے بغیر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔" جنات کو ناحق قتل کرنا اسی طرح ناجائز ہے جس طرح انسان کو ناحق قتل کرنا، ظلم بہر حال حرام ہے، کسی کیلئے یہ حلال نہیں کہ وہ دوسرے پر ظلم کرے خواہ وہ کافر کیوں نہ ہو اللہ نے فرمایا:

"کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسب رکھتا ہے"۔ (المائدۃ:۸)

اگر گھر کا سانپ جن ہو تو اس کو تین مرتبہ تنبیہ کی جائے کہ وہ بھاگ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اگر وہ حقیقت میں سانپ ہے تو اسے مرنا ہی ہے اور اگر جن ہے تو اس نے سانپ کے روپ میں ظاہر ہو کر لوگوں کو دہشت زدہ کر کے جارحیت پر اصرار کیا۔ جارح حملہ آور ہوتا ہے اس کے مقابلہ کے لئے ہر وہ چیز استعمال کی جاسکتی ہے جو اس کے ضرر کو دفع کر سکے خواہ وہ قتل ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ بغیر کسی وجہ جواز کے جنوں کو قتل کرنا جائز نہیں۔"

جن کو برا بھلا کہنا اور مارنا:

ابن تیمیہ" کہتے ہیں کہ مظلوم بھائی کی مدد کرنا ایک مومن کا فرض ہے۔ آسیب زدہ شخص بھی مظلوم ہے لیکن اللہ کے حکم کے مطابق انصاف کے ساتھ مدد کرنا ہوگا۔ اگر جن سمجھانے بتانے

کے بعد بھی باز نہ آئے تو اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا' گالی گلوچ کرنا' دھمکی دینا' اور لعن طعن کرنا جائز ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے اس شیطان کے ساتھ کیا تھا جو آپ کے چہرے پر مارنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا' آپ ﷺ نے کہا تھا:

''میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں' میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں' اس طرح آپ نے تین مرتبہ فرمایا

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ آسیب زدہ شخص کا علاج کرنے اور اس سے جن کو ہٹانے کے لئے کبھی مار پیٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ اس کو بہت زیادہ مارا جاتا ہے۔ یہ مار جن پر پڑتی ہے۔ آسیب زدہ شخص کو اس کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کو جب ہوش آتا ہے تو وہ خود کہتا ہے کہ اس کو ذرا بھی مار محسوس نہیں ہوئی حالانکہ کم وبیش تین چار سو لاٹھیاں اس کے پیروں پر ماری جاتی ہیں اگر اتنی پٹائی کسی انسان کی ہو تو دم توڑ دے۔ یہ پٹائی دراصل جن کی ہوتی ہے۔ جن چیختا چلاتا ہے اور حاضرین کو مختلف قسم کی باتیں بتاتا ہے۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بہت سے لوگوں کی موجودگی میں اس کا بارہا تجربہ کیا ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں یہ طریقہ جہالت پر مبنی ہے۔ ضروری نہیں کہ بظاہر آسیب زدگی کا سبب جنات و شیاطین ہوں۔ کوئی جسمانی بیماری بھی انسان کو دیوانہ بنا سکتی ہے۔ صرف جن کے شک کی بنیاد پر مارا پیٹا نہیں جا سکتا۔

جنات کا انسان کو طب سکھلانا

اکام المرجان فی غرآئب الاخبار والجان کے مصنف علامہ قاضی بدرالدین شبلی حنفی محدث اپنی شہرۂ آفاق تصنیف میں اس حقیقت کو آشکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

نضر ابن عمر حارثی فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں ہمارے یہاں ایک پانی کا تالاب تھا میں نے اپنی لڑکی کو پانی لانے کے لئے بھیجا۔ جب کافی دیر تک وہ واپس نہیں آئی تو ہم نے اس کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نہیں مل سکی۔ بہت عرصے کے بعد میں ایک دن اپنے صحن میں رات کے وقت بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک بوڑھا آیا اور تھوڑی دیر بعد میری لڑکی آ گئی۔ میں نے اس سے پوچھا

''بیٹی تو اب تک کہاں تھی؟''

اس نے کہا'' ابا جان جب آپ نے مجھ کو پانی کے لئے بھیجا تھا تو ایک جن مجھ کو اٹھا کر لے گیا تھا میں انہیں کے پاس رہتی رہی یہاں تک کہ ان جنات کے درمیان اور دوسرے جنات کے درمیان لڑائی ہو گئی انہوں نے عہد کیا کہ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو اس لڑکی کو رہا کر دیں گے پس ان کو کامیابی ہو گئی انہوں نے مجھ کو رہا کر دیا۔

''نصر ابن عمر نے فرمایا کہ اس لڑکی کا رنگ مضمحل ہو گیا تھا اور بال خراب ہو گئے تھے اور بہت دبلی ہو گئی تھی ہم نے اس کا علاج معالجہ کرایا اور وہ تندرست ہو گئی۔ پھر ہم نے اس کی شادی کر دی اور وہ جن اس لڑکی کو ایک نشانی بتلا کر گیا تھا کہ جب تجھ کو پریشانی ہوا کرے تو دھواں کر دینا میں تیری مدد کے لئے حاضر ہو جایا کروں گا۔ ایک روز اس کے شوہر نے غصہ میں آ کر اس کو جنیہ اور شیطانیہ کہہ دیا اور اس کو غیرت دلائی کہ تو انسان نہیں ہے۔

''لڑکی نے دھواں کر دیا۔ اچانک کسی پکارنے والے نے کہا کہ تو اس لڑکی کو پریشان کیوں کرتا ہے اگر اس کو کچھ کہا تو تیری آنکھیں پھوڑ دوں گا۔ میں نے جاہلیت میں اپنے حب سے اس کی پرورش کی اور اسلام میں اپنے دین سے اس کی حفاظت کی۔ اس کے شوہر نے کہا کہ تو ظاہر کیوں نہیں ہوتا تاکہ ہم تجھ کو دیکھ لیں گے۔

اس نے کہا کہ ہمارے باپ نے ہمارے لئے تین باتوں کا خدا سے سوال کیا تھا۔

۱۔ ہم سب کو دیکھ لیں ہم کو کوئی نہ دیکھ سکے۔

۲۔ اور ہم تحت الثریٰ میں رہا کریں۔

۳۔ اور ہماری عمریں لمبی ہوا کریں۔

پھر اس آدمی نے کہا کہ مجھ کو چوتھے دن آنے والے بخار کی دوا بتلا دے۔ اس کا علاج کیا ہے۔ اس نے کہا کہ مکڑی کی طرح جو کیڑے ہوتے ہیں ان کو پکڑ کر ان کے پیروں میں ایک سوت کا دھاگہ باندھ دو پھر اس کو اپنے بائیں بازو پر باندھ لو۔ اس آدمی نے اسی طرح کیا۔ فوراً ہی

اس کا بخار اتر گیا اور وہ تندرست ہو گیا۔

پھر اس نے اس سے کہا کہ عورتوں کو مائل کرنے کا کوئی طریقہ بتلا۔ جن نے کہا کہ کیا تو ان کے شوہروں کو دکھی کرے گا۔

اس نے کہا کہ ہاں

جن نے کہا اگر تو ایسا نہ کرتا تو میں ضرور بتلا دیتا۔

زیاد ابن نضر حارثی سے بھی بعینہ اسی طرح کا قصہ منقول ہے اس میں بھی اس جن نے بخار کا یہی علاج بتلایا تھا حضرت شعبی سے نقل کیا گیا ہے کہ کسی آدمی پر جن آئے اس کا علاج کیا گیا وہ ہٹ گئے ان سے لوگوں نے بخار کا علاج دریافت کیا انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور یہی علاج بتلایا

حضرت زید ابن وہب فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں گئے ہوئے تھے جب ہم ایک جزیرے پر پہنچے تو ہم نے آگ روشن کی۔ ہم نے وہاں ایک بہت بڑا حجرہ دیکھا۔ ہمارے ایک ساتھی نے کہا کہ اس کے پاس سے اپنی آگ دور کرلیں کہ کہیں ہماری وجہ سے اس میں رہنے والی مخلوق پریشان نہ ہو۔ جب ہم نے اپنی آگ وہاں سے ہٹالی تو ایک آواز سنائی دی جیسے کوئی کہہ رہا ہے کہ تم نے اپنی آگ ہم سے دور کرلی اور ہم تم کو ایک بہترین علاج بتلاتے ہیں۔ تم کو اس سے بڑا نفع ہوگا۔ وہ یہ کہ جب تمہارے سامنے کوئی مریض اپنا مرض ذکر کرے اور اس کو سنتے ہی فوراً تمہارے دماغ میں کوئی علاج آئے پس وہی اس کا علاج ہے اسی میں اس کو شفا ہے۔

انسان جنات کا جھگڑا انسان کے پاس:

احمد ابن علی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو میرہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک انسان اور جن کا جھگڑا تھا۔ مدائن کے کنوئیں کے بارے میں وہ قاضی محمد ابن علاثہ کے پاس اس کے فیصلے کے لئے گئے۔ احمد ابن علی نے ابو میرہ سے دریافت کیا کہ کیا وہ جن ان کے سامنے ظاہر ہو گیا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ انہوں نے اس کا کلام سنا پس قاضی صاحب نے انسان کے لئے حکم دیا کہ تم طلوع شمس سے لے کر غروب شمس تک پانی لیا کرو اور رات میں جنات لیا کریں اس کے بعد

سے اگر کوئی انسان مغرب کے بعد چلا جاتا تو اس کے پتھر لگتے۔

جنات ڈرپوک ہوتے ہیں

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ وہ ایک روز رات میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کے سامنے لڑکے کی شکل کا کوئی جن آیا انہوں نے اس کو پکڑنے کے لئے اس پر حملہ کیا تو وہ دیوار سے کود کر بھاگ گیا آپ نے اس کے گرنے کی آواز سنی اس کے بعد پھر کبھی نہیں آیا۔ حضرت مجاہد نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس طرح تم جنات سے ڈرتے ہو اسی طرح جنات تم سے ڈرتے ہیں۔ ابو شراعہ فرماتے ہیں کہ میں رات کو گلیوں میں چلنے سے ڈرا کرتا تھا۔ یحییٰ ابن جزار کو اس کی خبر ہوئی انہوں نے فرمایا جس چیز سے تو ڈرتا ہے وہ انسان سے تیرے سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ شیطان انسان سے زیادہ ڈرتا ہے اگر تم کو شیطان نظر پڑے اس سے ڈر کر مت بھاگو ورنہ وہ تم پر غالب ہو جائے گا بلکہ اس پر سختی کرو گے تو وہ بھاگ جائے گا۔

جنات سیکس اور انسان

جنات کا انسانی روپ

مجھے اپنی پیشہ وارانہ زندگی میں بارہا ایسے واقعات سننے، جاننے اور پھر انہیں پرکھنے کا موقع ملا ہے۔ جب کسی دکھی عورت اور مرد سائل نے مجھ سے آ کر کہا

''ناگی صاحب! میری بچی پر جن عاشق ہو گیا ہے۔ وہ اس سے بیاہ کرنا چاہتا ہے۔ خدا کے لئے میری بچی کو اس ظالم جن سے بچا لیں۔''

صاحب عقل کے کہنے اور اعتراض اٹھانے کے لئے صرف یہ جواز ہی کافی ہے کہ یہ سب جہالت دقیانوسی اور وہم پرستی کا نتیجہ ہے کہ لوگ اپنی بیٹیوں کی نفسیاتی و جنسی بیماری (ہسٹریا) کو کسی ماورائی مخلوق سے منسوب کر کے اپنے دل کو تسکین دے لیتے ہیں۔ حالانکہ جدید طبی و سائنسی طریقہ سے اس کا علاج کرایا جائے تو وہ بچی صحت یاب ہو سکتی ہے۔

علم روحانیات اور دیگر مخفی علوم سے منسلک عاملین کے نزدیک جنات اور ارواح خبیثہ کا وجود ایک ٹھوس حقیقت رکھتا ہے لہذا وہ سائلین کے اس مسئلہ کو فی الفور رد نہیں کر سکتے۔ ایک باقوت عامل علوم کے ذریعے بہت جلد جان لیتا ہے کہ مریض پر جن کا سایہ ہے یا محض یہ بدنی بیماری ہے۔

اس باب میں تاریخ و مفکرین اسلام کے حوالے دینے سے قبل یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جنات اور انسانوں میں جنسی تعلقات اور شادیاں ناجائز اور مکروہ ہونے کے باوجود ایک حقیقت رکھتے ہیں۔ جن وانس میں شادیاں صدیوں سے ہو رہی ہیں۔ میں نے زندگی میں خود کئی ایسے کیس کیے ہیں جب کسی لڑکی یا لڑکے کو کسی جن زادے یا جننی سے شادی کے فتور سے روک

دیا۔اس کے علاوہ مجھے کئی ایسے آدمیوں اور عورتوں سے بھی واسطہ رہا ہے جنہوں نے جنات سے شادیاں کیں۔

جنات اور انسانوں کے درمیان شادی پر سب سے پہلا اور بڑا اعتراض یہ اٹھایا جاتا ہے کہ ایک انسان کسی جن سے شادی کیسے کرسکتا ہے کیونکہ جن تو سراپہ نار ہے۔اس کا وجود آگ سے تخلیق ہوا ہے جبکہ انسان چار عناصر مٹی' ہوا' آگ اور پانی سے معرض وجود میں آیا ہے۔میرے نزدیک اس کا سب سے مناسب جواب یہ ہے کہ ہم اعتراض کے دوران اس پہلو کو بالکل نظر انداز کردیتے ہیں کہ جب ایک جن اور انسان کے درمیان شادی ہوتی ہے تو ایک جناتی فرد اس وقت انسان کے روپ میں ہوتا ہے نہ کہ وہ اپنے حقیقی ناری اور ہوائی وجود میں یہ گناہ کرتا ہے۔

اعتراض کرنے والے اس کے ناری اور ہوائی وجود پر معترض ہوتے ہیں۔جب کوئی جن "ہوائی" وجود میں یعنی اپنے اصلی وجود میں ہوتا ہے تو واقعی اس کا ایک ظاہری وجود (انسان) سے شادی کرنا ناممکن ہوتا ہے۔اس وقت ہوائی مخلوق اپنے اصل جوہر کے ساتھ متحرک ہوتی ہے۔ مثلاً ایک جن جب اپنی اصلی حالت میں انسانوں کے درمیان موجود ہو تو اس کے وجود ناری کے باعث ماحول میں گھٹن اور تپش پیدا ہوجاتی ہے۔لیکن اگر ایک جن انسانی وجود میں ظاہر ہوجائے تو وہ پورے انسانی خدوخال اور چار عناصر (آگ' پانی ہوا اور مٹی) کا شاہکار ہوتا ہے۔واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو یہ علم اور قدرت عطا کی ہے کہ وہ ہر روپ اختیار کرسکتے ہیں۔البتہ جنات و شیاطین کو انبیاء کے روپ میں ظاہر ہونے کی قدرت حاصل نہیں ہے اس کے علاوہ وہ دنیا کے کسی بھی انسان کا روپ اختیار کرسکتے ہیں۔

جنات کا انسانی روپ نہایت دلفریب ہوتا ہے۔ایک جن انسانی روپ میں آتا ہے تو وہ مردانہ وجاہت کا پیکر ہوتا ہے۔طویل قامت' سڈول اور حرارت حیات سے بھرپور' ایک مکمل مردانہ قوت کا حامل مرد جب وہ ایک عورت سے شادی کرتا ہے تو وہ عورت اس کی محبت کے بعد کسی مرد خاکی (انسان) کے تعلق حیوانی سے سیراب نہیں ہوتی۔اسی طرح جب ایک جننی۔خاکی عورت

کا روپ اختیار کرتی ہے تو اس کا بانکپن، ملاحت، نسوانیت بام عروج کو پہنچی ہوتی ہے۔ اول اول تو مرد خاکی اس آتشی عورت کی قربت سے لذت نفس کا وہ لطف اٹھاتا ہے کہ اس کے سوا اسے دنیا کی کوئی اور عورت پسند ہی نہیں آتی۔ مگر خاکی مرد اور خاکی عورت کی حالت اس وقت قابل رحم ہو جاتی ہے جب آتشی مرد و عورت کی اشتہائے نفس انہیں نچوڑ کر رکھ دیتی ہے۔ یہاں اس مرحلہ پر وہ حساس اور لطیف نکتہ پوشیدہ ہے جس کی وجہ سے جن و انسان میں شادیاں مکروہ اور خلاف فطرت قرار دی گئی ہیں۔

اب ہوتا کیا ہے؟

ملاحظہ کیجئے!

یہ اصول فطرت ہے کہ جب بھی کوئی مخلوق خلاف فطرت امور انجام دے گی وہ انفرادی اور اجتماعی عذاب سے دوچار ہوگی۔ جن و انسان میں شادی یا جنسی اختلاط ایک غیر فطری اور اذیت ناک کام ہے۔ آغاز تعلق میں لذت و مستی کی انتہاؤں سے معمور یہ مرحلے خاکی مرد و زن کو مدہوش کر دیتے ہیں مگر جب آتشی مرد و عورت (جن اور جننی) کی اشتہا نفس بار بار بیدار ہوتی اور اس کا تقاضائے اختلاط بڑھتا ہے تو خاکی مرد و زن اس سے عاجز آ جاتے ہیں۔ ان کے جسموں سے توانائی ختم ہونے لگتی ہے اور وہ بہت جلد بیمار ہو جاتے ہیں۔ ان کی رنگت پیلی، آنکھیں ویران اور چہرے کی ہڈیاں ابھرنا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں میں جنات کی جنسی زندگی کے حوالے سے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ابتدائیے میں عرض کیا ہے کہ میرے والد، دادا اور ان کے دادا بابا جی نہال شاہ سے یہ فن خاندانی وراثت کے طور پر مجھ تک پہنچا ہے اور جسے میں اپنی اولاد میں منتقل کر رہا ہوں، مجھے فخر ہے کہ میں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ایران، عرب ریاستوں کے علاوہ انگلینڈ اور بھارت میں مجھے اس فن کو مزید سیکھنے اور تجربات و مشاہدات کا موقع ملا اور بہت سے بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا اور کئی بزرگوں کے علاوہ خاندانی روایات اور تسخیر موکلان و جنات کے دوران بھی ایسے تجربات سے گزرنا پڑا ہے کہ جب جنات سے ان کی جنسی

زندگی کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی ہے یہاں میں انہی تجربات کو اخلاقی ولسانی قیود کو مدنظر رکھ کر یہ عرض کررہا ہوں کہ:

-1 جنات کا سیکس (جنسی خواہش) ان کی عقل پر غالب ہے۔ جنات چونکہ آگ سے تخلیق ہوئے ہیں لہذا یہ آگ ہی دراصل وہ نفس ہے جو جنسی ہوس کو بیدار کرتی ہے۔ انسان جن چار عناصر سے تخلیق ہوا ہے اس میں آگ بھی شامل ہے مگر اس کے بقیہ تین عناصر اس آگ کو معتدل بنا کر رکھتے ہیں۔ جن انسانوں کے خمیر میں آگ کا عنصر زیادہ ہوتا ہے ان میں شہوت بڑھ جاتی ہے۔

آسٹرالوجی کی دنیا میں انسانوں کے مزاج کو آبی و آتشی' بادی ایسے عناصر میں تقسیم کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر انسان میں ان میں سے کوئی ایک عنصر غالب ہوتا ہے جو فطری مزاج کو قائم کرتا ہے۔ مگر جنات کی فطرت صرف اور صرف آگ سے منسوب ہے۔ البتہ جو جنات اسلامی علوم پر قدرت رکھتے ہیں وہ اپنے غضب کو قابو کر لیتے ہیں۔

-2 جنات میں یہ نفس کی آگ ہی ہے جس نے اس مخلوق کو عتاب الٰہی سے دوچار کیا۔ فرشتے نور سے تخلیق ہوئے لہذا ان میں حکم الٰہی سے روگردانی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ گناہ سے پاک یہ مخلوق نہایت پاکیزہ ہے۔ جبکہ جنات میں سرکشی' نفسانی خواہشوں کی انتہا نے اسے تکبر ونخوت اور نافرمانی پر آمادہ کیا اور ان میں سے عزازیل یعنی ابلیس پیدا ہوا۔ جو پہلے جن تھا مگر اس کی آتشی جبلت نے اس کی تمام عمر کی عبادت اور عاجزی کو راکھ کر دیا تھا۔ ابلیس نے اپنی جنسی جبلت کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا اور انسانوں کو زنا' بدکاری اور جنسی ہوس کی دلدل میں پھنسا دیا۔

-3 جنات مرد اپنی مخلوق کی کئی کئی عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں مگر ان کی جنسی تسکین پھر بھی بڑھتی رہتی ہے۔

-4 مسلمان جنات تعلیمات اسلام پر سختی سے کاربند ہوتے ہیں۔ خود کو نفس کے بہکاوے سے بچانے کے لئے یہ تمام عمر سجدے میں گرے رہتے ہیں۔ معمولات زندگی بھی انجام دیتے ہیں

مگر مسلم جنات کی زندگی کی خوبصورت بات یہی ہے کہ وہ مجاہدانہ کاوشوں سے اپنے ذہن وقلب کو اپنی جبلت کے ہاتھوں تباہ نہیں ہونے دیتے۔

-5 جنات میں جنسی بیداری کی عمر 50 سال کے بعد شروع ہوتی ہے۔ انسانوں میں یہ عمر بالعموم تیرہ سال کے بعد آغاز کرتی ہے۔ جنات بڑھاپے تک جنسی اختلاط کرتے ہیں۔

جنات کے طبیب:

ہمارے جد امجد باوا جی نہال شاہ کے پاس طرطوش نامی ایک حاذق طبیب جن ہوا کرتے تھے۔ طرطوش ایک مسلمان جن تھا۔ اس کا میں نے ماہنامہ اردو ڈائجسٹ میں شائع ہونے والی اپنی طویل قسط وار سچی داستان ''عملیات کی پراسرار دنیا'' میں مفصل ذکر کیا ہے۔

میرے بزرگوں نے طرطوش سے طب کی تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ جنات کو جڑی بوٹیوں کے علم پر دسترس حاصل ہے اور یہ مخلوق صدیوں پرانے نسخہ جات کا استعمال کرا کے ناقابل علاج مریض کو بھی صحت یاب کر دیتے تھے۔ طبیب جنات سے فیض عام حاصل کرنا بھی خلاف فطرت کام ہے اور اسے عام کرنے کی اجازت بھی نہیں ہوتی۔ البتہ ایک عامل مخصوص عہدو پیماں کے بعد طبیب جنات سے کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے۔ طرطوش کی عمر آٹھ سو سال تھی۔ مجھ سے صرف ایک بار اس کی ملاقات ہوئی تھی۔ ان دنوں میں ایران میں مقیم تھا۔ ایک بڑے مسئلہ کے دوران میں نے اسے طلب کیا تھا۔ اس کی تفصیلات میں نے اپنی داستان عملیات کی پراسرار دنیا میں بیان کر دی ہیں۔ تاہم اس ملاقات میں اس سے طب وحکمت کے بارے میں جو کار آمد باتیں ہوئی تھیں وہ آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں۔

طرطوش نے حکمت کی تعلیم دو سو سال کی عمر میں سمرقند کے ایک حاذق طبیب سے حاصل کی تھی۔ وہ جنات کے شاہ کا طبیب خاص تھا۔ اسے جڑی بوٹیوں کے علوم پر دسترس حاصل تھی۔ ان دنوں مجھ پر ناتوانی اور کمزوری غالب تھی۔ طرطوش نے مجھے کہا کہ اگر میں شہد، کھجور اور زیتون کو اپنی خوراک کا حصہ بنالوں تو تمام عمر کمزوری مجھ پر غالب نہیں آئے گی۔ جو مرد اس

خوراک کو استعمال میں رکھتے ہیں وہ اولاد نرینہ حاصل کرتے ہیں۔ طرطوش نے بتایا کہ جنات کھجور اور شہد رغبت سے کھاتے ہیں۔

جنات و انسان کی شادیوں پر ایک اعتراض یہ اٹھایا جاتا ہے کہ جنات سراپہ آتش ہوتے ہیں۔ کسی انسان کے ساتھ جنسی تعلق کے باعث ان کے درمیان حمل نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ انسانی نطفہ میں رطوبت ہوتی ہے جو آگ کی گرمی سے خشک ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ جنات و انسان کے درمیان جنسی تعلقات کے باعث حمل ٹھہر سکتا ہے بالکل غیر سائنسی و غیر فطری تصور ہے۔

تاریخی حوالے سے اگر بات کی جائے تو بہت سے علماء و مفکرین و محققین نے جنات و انسان کے درمیان شادیوں کو ممکن قرار دیا ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب "مجموع الفتاویٰ" میں ذکر کیا ہے۔ "کبھی کبھی انسان اور جنات آپس میں نکاح کرتے ہیں اور ان کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ یہ چیز بہت عام اور مشہور ہے"۔

رسول کریم ﷺ نے انسانوں کو جنات سے شادی کرنے سے منع فرمایا ہے فقہا اور تابعین نے بھی اس تعلق کو مکروہ کہا ہے۔

ہیجڑے جنات کی اولاد ہیں

ابن جریر حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں

"اگر آدمی اپنی بیوی سے حالتِ حیض میں صحبت کرتا ہے تو شیطان اس کی بیوی سے پہل کرنے میں سبقت کر جاتا ہے۔ بیوی حاملہ ہوتی ہے اور ہیجڑا بچہ پیدا کرتی ہے۔ سب ہیجڑے جنات (شیاطین) کی اولاد ہیں"۔

یہ دلیل اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ جنات و شیاطین انسانوں سے جنسی تعلقات استوار کر سکتے ہیں اور ان سے اولاد بھی ہوتی ہے۔ بے شک اس آتشی مخلوق سے شادی مکروہ قرار دی گئی ہے مگر یہ نا ممکنات میں سے ہرگز نہیں ہے۔ اگر یہ جنسی تعلق نا ممکن نہ ہوتا تو اس امر پر فتویٰ نہ لگایا جاتا۔

جنات سے شادی ممکن ہے

جنات وانسان کی شادی کے بارے میں مزید ایک روایت سنئے۔

مالک بن انسؓ سے کسی نے پوچھا

''یا حضرت ایک جن ہماری لڑکی کو شادی کا پیغام دے رہا ہے اس کی خواہش ہے کہ وہ حلال طریقہ سے کرے۔''

مالک بن انسؓ نے فرمایا:

''شریعت کے نقطۂ نظر سے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا مگر مجھے پسند نہیں کہ اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور اس سے پوچھا جائے کہ تمہارا شوہر کون ہے؟ اور وہ یہ جواب دے کہ ایک جن' پھر اس سے اسلام میں فساد برپا ہو''۔

مخلوق جنات میں توالد وتناسل بھی انسانوں کی طرح ہوتا ہے ان کی جنسی جبلت انسانوں سے زیادہ ہے۔ ابن ابی حاتم وابوالشیخ قتادہ سے ایک حدیث روایت کی جاتی ہے۔ ''جس طرح آدم کی اولاد میں پیدائش کا عمل جاری ہے۔ اسی طرح جنات میں بھی توالد وتناسل کا سلسلہ جاری ہے لیکن آدم کی نسل زیادہ ہے۔''

جنات کے سیکس ان کے توالد وتناسل کے بارے میں سورۂ کہف کی آیت 50 میں ذکر ہے۔

''اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا سرپرست بناتے ہو حالانہ وہ تمہارے دشمن ہیں''

یہاں ذریت سے مراد بال بچے ہیں جو توالد وتناسل سے ہی ممکن ہے۔ جنات آپس میں شادیاں بھی اولاد کی خاطر کرتے ہیں۔

کچھ لوگوں بالخصوص وہ لوگ جو جنات کے وجود پر یقین تو رکھتے ہیں مگر وہ جنات کی جنسی زندگی کو تسلیم نہیں کرتے ان کے لیے یہ عرض ہے کہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نظام فطرت اور تمام

کائناتوں کی مخلوقات کی افزائش کے لئے سورہ یٰسین کی آیت ۳۶ میں فرما دیا ہے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے۔ خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی) میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں''۔

ہر طرح کے مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر بحیثیت انسان اپنی عقل و دانش کو استعمال کرتے ہوئے اگر کائناتوں کے نظام پر غور کریں تو آپکو ہر جاندار شے کی افزائش میں اس کے مذکر و مونث کی شراکت نظر آئے گی۔ اس کے لئے اس بات کی مثال کیا کم ہے کہ ایک لطیف تر زندہ شے بھی جنسی تعلق سے اپنی نسل پیدا کرتی ہے۔ آپ نے کبھی پرانی کتابوں کو کھنگالتے وقت ایک چھوٹا سا کیڑا دیکھا ہوگا جو اگر حرکت نہ کرے تو بالکل نظر نہیں آتا۔ مگر جونہی وہ چلتے چلتے رک جاتا ہے تو نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اس کیڑے کی حسیات بہت تیز ہیں اگر آپ اس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرائیں تو وہ دوسری طرف مڑ جاتا ہے۔ یہ کیڑا شاید اللہ تعالیٰ کی باریک ترین اور مخفی مخلوقات میں سے زیادہ باریک نہ ہو۔ اس کی افزائش کے متعلق سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اس کی پیدائش کا عمل بھی نر مادہ کے جنسی تعلق سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ یہ سب اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اس کی حکمت کے سامنے انسانی عقل دم بخود رہ جاتی ہے۔ اس کی قدرت کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے۔

''وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے''۔ (یٰسین ۸۲)

جنات کے ہاں شادیاں انہیں رسم و رواج کے مطابق ہوتی ہے جو انسانوں کے مختلف قبائل میں مروج ہیں۔ تہذیب و ثقافت اور تمدن پر جتنا انسانوں کو اختیار ہے اتنا ہی جنات کو بھی ہے۔ اس ضمن میں اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ جنات کے آثار زندگی اور تہذیب و تمدن انسانوں سے قدیم ہیں۔ یہ جنات ہی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے زمین کو آباد کیا اور یہاں

پہاڑوں، صحراؤں اور سمندر میں آبادیاں قائم کیں۔ دنیا میں آج بھی بہت سی قدیم عجوبہ عمارتیں اور پہاڑوں کے اندر غاروں کی ہیئت اس بات کی غماز ہے کہ یہاں جنات رہا کرتے تھے۔ جنات فن تعمیر میں بے مثال تھے۔ حضرت سلیمانؑ کے عہد میں جنات نے ایسی شاندار عمارات تعمیر کیں کہ انسانی عقل آج بھی انہیں دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔ قرآن پاک اور تاریخ اسلام سے جنات کی تعمیرات اور ان کے تہذیب و تمدن کی بجا طور پر گواہیاں ملتی ہیں۔ کتاب زیر نظر کے باب قرآن پاک میں مخلوق جنات کے ثبوت میں ان آیات کے حوالہ جات کا ذکر کر دیا گیا ہے جب حضرت سلیمانؑ نے تعمیرات اور سماجی و سیاسی امور کے لئے ان سے کام لیا۔

باب زیر نظر میں جنات کی جنسی زندگی اور ان کی انسانوں سے شادیوں کا ذکر چل رہا ہے۔ اس حوالے سے مشہور مورخ علامہ ابن تیمیہ کا حوالہ دینا مناسب سمجھوں گا۔ علامہ تیمیہ نے اپنی کتاب مجموع الفتاوی ۱۹/۳۹ میں لکھا ہے

”کبھی کبھی انسان اور جنات آپس میں نکاح کرتے ہیں اور ان کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ یہ چیز بہت مشہور اور عام ہے“

اکثر علماء و مورخین و صالحین نے جنات و شیاطین کے ذکر کے دوران دونوں مخلوقات کے درمیان فرق کو مٹا دیا ہے۔ کہیں وہ جنات کا ذکر کرتے ہیں اور مثالیں شیطان کی دینے لگ جاتے ہیں۔ مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی کہ علمائے دین شیطان و جنات میں فرق برقرار کیوں نہیں رکھتے۔ غالباً یہ بات ہے کہ چونکہ شیطان بھی جنات میں سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ شیطان و جن کے ذکر کے دوران روانی میں یہ کہہ جاتے ہوں گے لیکن درحقیقت جنات و شیاطین میں فرق مسلمہ ہے۔ شیطان اطاعت خداوندی نہیں کرتا جبکہ مسلم جنات شریعت خداوندی پر ایمان رکھتے ہیں۔

جنات کی طرح شیاطین میں بھی جنسی رغبت و اشتہا ہوتی ہے اور یہ دونوں مخلوقات انسانوں سے جنسی تعلقات قائم کرتی ہیں۔ شیاطین ہر انسان پر مسلط ہیں جبکہ جنات انسانوں پر

مسلط نہیں ہیں۔ اپنی آبادیوں میں رہتے ہیں اور صرف ان حالات میں انسانوں کے قریب آتے ہیں جب کوئی عامل انہیں اپنا اسیر کرتا ہے یا پھر کوئی جن یا جنی اپنی حدود وقیود سے بغاوت کر کے انسانوں میں سرایت کر جاتے ہیں۔

شیطان کی جنسی زیادتی اور رغبت کے بارے میں احادیث میں مذکور ہے کہ غیر شرعی اور ممنوع طریقے سے مجامعت کرنے والے میاں بیوی کو شیطان ورغلانہ اور ان کے باہمی اختلاط کے دوران اپنا حصہ بھی ڈالتا ہے۔ رسول خدا حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے

"آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان اس کی بیوی سے مجامعت کرتا ہے"۔

ابن جریر حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ہیجڑے جنات کی اولاد ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان و جنات انسانی عورتوں اور مردوں سے مجامعت کرتے ہیں اور ان کے توالد و تناسل کا وہ عمل جو ظاہراً نظر نہیں آتا مگر ایک پراسرار ماورائی انداز میں نطفہ میں شامل ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے اس میں جن و شیاطین کے جینز شامل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے انسان کو لطف و کرم کی آسائشوں سے بہرہ مند کیا اور سکون و لذت محبت و الفت کے لئے انسانوں میں سے ہی جوڑے پیدا کئے۔ جنات ہماری جنس میں سے نہیں ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ جنسی روابط قائم کرنا خلاف فطرت اور شریعت کی رو سے مکروہ قرار دیا گیا۔ اگر اسلام جنات کے ساتھ شادیوں کو مکروہ قرار نہ دیتا تو آج ابن آدم کی تخلیق کا مقصد فوت ہو چکا ہوتا۔ شریعت نے اس عمل کو اس لئے بھی مکروہ کہا کہ اگر جن و انس میں شادیاں مروج ہو جاتیں تو کوئی عورت اپنے مرد اور کوئی مرد اپنی عورت سے سکون حاصل نہ کر پاتا۔ یہ اور بات ہے کہ انسان و جنات معاشقہ میں مبتلا ہو کر جنسی عمل کرتے رہیں۔ یہ عمل بھی دراصل زنا کی ایک حالت ہے۔ شریعت ایک انسان کو نکاح کے ذریعے ہی اپنے صنف مخالف

سے جنسی سے تعلق کی اجازت دیتی ہے۔میں نے اپنی زندگی میں ایسے سیاہ کار عاملین کو دیکھا ہے جو جنات کے ساتھ جنسی عمل کو زنا نہیں کہتے بلکہ وہ لوگ گمراہ جنات کی عورتوں اور مردوں کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کر کے ان سے مکروہ عملیات سیکھتے اوران سے کام لیتے ہیں۔یہ کام عموماً ہندو اور عیسائی عاملین کرتے ہیں جو شیطانی علوم سیکھنے کے لئے ہر مکروہ عمل جائز سمجھتے ہیں۔

جنات وانسان کی شادیوں کے سلسلے میں مجھے متعدد بار ایسے کیس کرنے پڑے ہیں جن کا یہاں مفصل ذکر نہیں کیا جا سکتا البتہ مختلف حوالہ جات کے لئے ان کی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔اس کی ایک سچی مثال میں آپ کو دوں گا دس سال پہلے لوہاری (لاہور) کی ایک گریجویٹ لڑکی پر ایک جن عاشق ہو گیا تو اس کی ماں اسے میرے پاس لے کر آئی تھی۔لڑکی کی منگنی ہو چکی تھی لیکن جب سے وہ جن اس پر عاشق ہوا تھا اس نے منگنی توڑنے کا اعلان کر دیا۔پہلے پہل تو اس کے گھر والوں کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ ان کی لڑکی یکا یک باغی کیوں ہو گئی ہے۔حالانکہ یہ شادی اس کی پسند کے لڑکے سے ہو رہی تھی۔لڑکی کا چہرہ روز بروز پیلا ہوتا جا رہا تھا اور اس کے خوبصورت چہرے پر جھریاں پڑنے لگی تھیں۔آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے اور وہ کھوئی کھوئی سی مدہوش سی نظر آتی۔ماں کو شک ہوا کہ وہ بیمار ہے۔اس نے بیٹی سے بہت پوچھا مگر اس نے کچھ نہیں بتایا۔ماں اس کی ٹوہ میں لگ گئی۔اس نے بیٹی کے معمولات پر نظر رکھی۔اس نے غور کیا کہ وہ رات ہونے کا بے چینی سے انتظار کرتی ہے اور اس کے سونے کے معمولات وعادات بدل رہی ہے۔لڑکی پہلے کمرے سے باہر گھر کے باقی افراد کے ساتھ صحن میں سوتی تھی۔اسے اندر سوتے ہوئے ڈر لگتا تھا لیکن اب وہ باہر سونے سے گھبراتی اور کمرے کے اندر اکیلی سوتی تھی۔اس کمرے کے پیچھے ایک پرانی طرز کا سٹور نما بڑا کمرہ تھا۔ایک روز اس کی ماں اس کے پہرے پر بیٹھ گئی گھر کے لوگ جونہی سوئے وہ کمرے کے دروازے کے ساتھ بیٹھ گئی اور اندر کی سن گن لینے لگی۔رات آدھی سے زیادہ بیتی تو اسے محسوس ہوا کہ اندر کا ماحول بدلا ہوا ہے اور کوئی نہایت بھاری بھرم آواز والا شخص دبی زبان میں بول رہا ہے۔اس کے ساتھ ہی چارپائی کے چرچرانے کی آواز آ رہی تھی۔

اس کی بیٹی کی میٹھی میٹھی سسکاریاں نکل رہی تھیں اور وہ بے تابی و بے قراری سے لذت آمیز آہیں بھر رہی تھی۔

اس عورت کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ دم بخود سی ہو کر دروازے کے پاس بیٹھی رہی وہ پریشان تھی کہ اندر کوئی مرد موجود ہے جو اس کی بیٹی کے ساتھ مجامعت کر رہا ہے۔ لیکن وہ حیران تھی کہ یہ کون ہو سکتا ہے؟ اور اندر کیسے آ سکتا ہے؟ کیونکہ کمرے میں اور سٹور میں ایک ہی دروازہ تھا جو اندر کو کھلتے تھے باہر سے کوئی بھی شخص کمرے میں نہیں آ سکتا تھا۔ تو پھر یہ کون ہو سکتا ہے۔ اس نے بہتیرا سوچا کہ یہ ممکن ہے کوئی شخص نظر بچا کر رات کو کمرے میں گھس گیا ہو۔ عورت سمجھ دار تھی۔ اس نے بیٹی کو ذلیل کرنے اور شور مچانے کی بجائے انتظار کرنا گوارہ کیا اور سحری تک اپنی بیٹی کی آوارگی پر خاموشی سے آنسو بہاتی رہی۔ لیکن باہر کوئی نہیں نکلا سارا وقت اس کے گناہ گار کانوں میں اس مرد کی سرگوشیاں اور اپنی بیٹی کی سسکیاں گونجتی رہیں۔ رات بیت گئی۔ دروازہ نہیں کھلا البتہ فجر کے وقت اس نے محسوس کیا کہ کسی نے نہایت احتیاط کے ساتھ دروازے کی کنڈی کھول دی ہے اور پھر بستر پر جا کر لیٹ گیا ہے۔ صبح ہوئی تو وہ عورت اندر داخل ہوئی۔ اس نے پورا کمرہ اور سٹور چھان مارا مگر اندر کوئی مرد دکھائی نہیں دیا۔ اس نے ایک نظر بیٹی پر ڈالی۔ وہ نیم عریاں حالت میں بے سدھ پڑی تھی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر اذیت کے آثار تھے۔ اس نے بیٹی کو ہلا جلا کر اٹھایا تو اس نے خوابیدہ حالت میں نظریں کھولیں۔ ماں اس کی سرخ سرخ آنکھیں دیکھ کر ڈر گئی۔ بیٹی بھرائی آواز میں بولی۔

''جا ماں سو جا مجھے بھی سونے دے''۔

ماں اس کی حالت دیکھ کر کچھ سمجھی کچھ نہ سمجھی۔ اس نے اس کے کپڑے درست کئے اور چادر اسے اوڑھا کر باہر نکل گئی۔

دوپہر کے وقت وہ اٹھی تو اس کی حالت اب نارمل تھی۔ ماں نے بڑی رازداری سے اس سے پوچھا کہ اس کی یہ حالت ایسی کیوں ہو رہی ہے۔ لیکن اس نے کچھ نہیں بتایا۔ عورت نے

محسوس کیا اس کی بیٹی نہایت لاغر ہو گئی ہے۔ اس روز اس نے اس کے دھونے والے کپڑے دیکھے تو اسے ان سے عجیب سی بو آئی۔ شلوار پر خون کے قطروں کے داغ تھے۔ وہ بہت پریشان ہوئی۔ اس نے بیٹی سے دریافت کیا کہ یہ نشان کیسے ہیں؟ بیٹی نے یہ کہہ کر ماں کو مطمئن کر دیا کہ مخصوص ایام کی وجہ سے خون کے یہ نشان پڑ گئے ہیں۔ مگر ماں اندر سے مطمئن نہ ہوئی۔ اس نے کئی راتیں لگاتار بیٹی کی جاسوسی کی۔ مگر حالات نارمل تھے۔ لیکن تیسرے روز پھر کمرے کا ماحول گرم تھا۔ اس روز اس نے بیٹی کو بڑی واضح آواز میں کسی سے شکایت کے لہجے میں بات کرتے سنا تھا وہ کہہ رہی تھی

''تم دو راتوں سے کہاں تھے تجھے معلوم نہیں کہ میں نے یہ راتیں کیسے گزاری ہیں؟''

کسی نے بھاری بھرکم مردانہ آواز میں کہا ''میں بہت دور اپنے گھر والوں سے ملنے چلا گیا تھا''۔

''تجھے میری کوئی فکر نہیں ہے میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔ میں تم سے نہیں بولوں گی''۔

جواباً وہ بڑے پیار بھرے انداز میں بولا ''میری جان میں تم سے دور کہاں جا سکتا ہوں۔ دیکھو میں تمہارے لئے یہ انگوٹھی لے کر آیا ہوں۔ یہ ہیرے کی انگوٹھی پہن کر دیکھو۔ تمہیں کتنی جچتی ہے''۔

اس کی بیٹی انگوٹھی پکڑ کر بولی ''واقعی بہت خوبصورت ہے'' بالکل تمہاری آنکھوں کی طرح چمک ہے اس میں''

''نہیں یہ چمک تیرے بدن کی چاندنی کے آگے ماند پڑ جاتی ہے۔ تم وہ ہیرا ہو جس کی تلاش میں میں برسوں بھٹکا ہوں۔''

اس کی لڑکی دلربائی انداز میں بولی ''چل جھوٹے! تم جن لوگ بڑے ہی جھوٹے دغاباز اور باتونی ہوتے ہو۔ بالکل ہمارے مردوں کی طرح عورتوں کو پھانس لیتے ہو''۔

اس کے بعد اس کی بیٹی اور اس شخص نے کیا کہا تھا' وہ عورت سننے کی تاب نہ لا سکی۔ اس پر یہ عقدہ کھل گیا تھا کہ وہ مرد...... دراصل ایک جن ہے جو اس کی بیٹی کی زندگی برباد کر رہا تھا۔ وہ خوف زدہ ہو گئی۔ پاکباز عورت تھی۔ اللہ اور قرآن پاک پر پورا پورا یقین رکھتی تھی۔ اس نے جلدی

سے چاروں قل اور آیت الکرسی پڑھی اور کمرے پر پھونک ماردی۔ جواب میں اندر سے وہ جن اس قدر اذیت ناک انداز میں چیخا کہ پورا کمرہ اس کی دہشت سے تھرا گیا اور صحن میں سوئے مرد عورتیں سبھی جاگ پڑے۔ جن نے بڑی غلیظ گالی دی اور چیخ کرلڑکی سے بولا!

''تیری ماں نے یہ اچھا نہیں کیا۔ میں اسے مار ڈالوں گا'' یہ کہہ کر وہ غائب ہو گیا اور اسی لمحہ لڑکی دندناتی باہر آئی اور ماں کا گریبان پکڑ کر چلائی۔

''تو نے کیا کیا ہے۔ وہ کیوں تڑپا ہے' بتا ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گی''۔

گھر کے مردوں نے فوراً لڑکی کو قابو کیا..... مگر اس میں جناتی قوت داخل ہو چکی تھی۔ عورت بدحواس اور خوفزدہ ہو کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ اسے قطعی توقع نہیں تھی کہ اس کے دم کرنے کا نتیجہ اتنا خوفناک ہو سکتا ہے۔

ساری صورتحال گھر والوں پر کھل گئی تھی۔ عورت نے جن اور بیٹی کے جنسی تعلق کا عقدہ تو نہ کھولا۔ البتہ یہ کہا وہ اسے خراب کر رہا ہے پورا گھر محلے کے مولوی صاحب اور پیروں فقیروں کی طرف بھاگا۔ اس دوران روزانہ گھر میں آیت الکریمہ پڑھایا جانے لگا۔ اس کا یہ فائدہ ہوا کہ جتنے روز آیت کریمہ پڑھایا جاتا رہا وہ عفریت نما جن دوبارہ نہیں آیا۔ مگر ان کی بیٹی کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی وہ دنوں میں سوکھ کر کانٹا ہو گئی۔ چہرہ سیاہ پڑ گیا اور اس سے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا' اوپر سے مختلف عاملوں اور پیروں فقیروں نے اسے تعویذ پلا پلا کر پاگل کر دیا تھا۔ پھر ایک روز وہ عورت میرے پاس آ گئی۔ ان دنوں میرا آستانہ کچاراوی روڈ پر تھا۔ یہ آستانہ میرے بزرگوں کا بنایا ہوا تھا۔ میں نے اس کی داستان سنی اور پھر اگلے روز وہ بیٹی کو ساتھ لے کر آئی۔ وہ ساڑھے پانچ فٹ کی اچھے نین نقش والی لڑکی تھی لیکن اس کی حالت اب انتہائی بدتر ہو چکی تھی۔ میں نے لڑکی سے سوال جواب کئے تو وہ کہنے لگی۔

''ناگی صاحب! آپ جو مرضی کر لیں' مگر یہ بات طے ہے کہ میں اس سے تعلق ختم نہیں کروں گی۔ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی' اب کوئی مرد مجھے چھو نہیں سکتا اور نہ کوئی راضی رکھ سکتا

ہے ہم دونوں نے شادی کرلی ہے" وہ بے قراری سے اٹھ پڑی تھی۔

اس کی ماں پریشان ہوکر میرا منہ تکنے لگی۔ میں نے اسے سمجھایا "تم ایک پڑھی لکھی لڑکی ہو اس لئے میری بات جلد سمجھ جاؤ گی۔ ادھر آرام سے بیٹھ جاؤ اور غور سے میری بات سنو......" وہ بے دلی سے بیٹھ گئی تو میں نے اس دوران ایک عمل پڑھا اور اس کے گرد حصار قائم کردیا اور کہا "تم اس دائرے سے باہر نہیں نکلو گی"۔

پھر میں نے اسے سمجھایا "تم کہتی ہو کہ اس حرام زادے جن سے تم نے شادی کرلی ہے اور اب تم دونوں راتوں کو ایک شرم ناک اور غیر شرعی کھیل کھیلتے ہو۔ میرے بات یاد رکھو لڑکی۔ اسلام میں کسی عورت کو جن کے ساتھ شادی کی اجازت نہیں ہے۔ تم زنا کررہی ہو۔ وہ تمہیں برباد کررہا ہے۔ تمہارا خون چوس رہا ہے' تمہاری جوانی سے کھیل رہا ہے' وہ شیطان ہے شیطان وہ آگ سے بنا ہے اور تم مٹی سے۔ تم کبھی گرم کوئلے کو کاغذ پر رکھ کر دیکھو' جہاں رکھو گی وہ اسے دھیرے دھیرے جلا ڈالے گا۔ یہی تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔ وہ جن زادہ آگ ہے۔ آگ انسان کی دشمن ہے۔ یہ جنات ہوں یا شیاطین ان کی انسان سے ازل سے دشمنی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس بات سے سختی سے منع فرماتے ہیں۔"

میں نے پہلے اسے واعظ کیا تو وہ سٹپٹا کر بولی' وہ آگ نہیں ہے"

"میری بچی وہ آگ ہی ہے مگر تمہیں اس کا شعور نہیں ہے"

"وہ راحت اور سرور ہے' ٹھنڈک اور پیار کا سمندر ہے" لڑکی مخمور لہجے میں بولی اور انگلی میں پہنی انگوٹھی کو سہلانے لگی۔ انگوٹھی پر نظر پڑتے ہی میں چونکا اور اس کی ماں سے پوچھا "یہ انگوٹھی اس کے منگیتر نے دی ہے"

ان کی حیثیت اتنی نہیں تھی کہ لڑکی ہیرے کی یہ نایاب انگوٹھی خرید کر پہن سکتی۔

ماں کے بولنے سے پہلے لڑکی بولی' وہ غریب مسکین مجھے چاندی کی انگوٹھی لے کر نہیں دے سکا تو ہیرے کی یہ انگوٹھی کہاں سے خرید پاتا" اس کے لہجے میں تفاخر تھا' "یہ تو میری جند جان

نے دی ہے''

مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ اس جن نے لڑکی کو پوری طرح اپنے قابو میں کیا ہوا ہے۔

میں نے لڑکی سے کہا ''کیا میں یہ انگوٹھی دیکھ سکتا ہوں'' مجھے لگتا ہے یہ اصلی ہیرے کی نہیں ہے''

اس کی بھنوئیں تن گئیں سخت لہجے میں بولی ''تمہیں ہیرے کی پہچان کیا ہو گی''

''مجھے پتھروں کی پہچان ہے'' میں نے اسے سمجھایا کیونکہ میں اس انگوٹھی کو اپنی دسترس میں کر کے اس جن تک پہنچنا چاہتا تھا۔ یہ جنات کی کمزوری ہوتی ہے جب وہ کوئی شے تحفہ میں کسی انسان کو دیتے ہیں تو اس میں ان کی مانوس خوشبو شامل ہو جاتی ہے۔ اس طرح انہیں یہ احساس رہتا ہے کہ وہ اپنے معشوق کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے اس سے انگوٹھی حاصل کی اور پھر اس پر دم کر کے اپنے پاس رکھ لیا۔ لڑکی سٹپٹائی اور حصار سے نکل کر انگوٹھی لینے کے لئے مجھ پر جھپٹی مگر میں نے اسے حصار میں ہی بند کر دیا اور پھر دھونی سلگا کر اور پانی دم کر کے اس کے اوپر چھینٹے مارے اس کے بعد میں نے اسے زیادہ مہلت نہیں دی۔ میں نے انگوٹھی کو سلگتی دھونی کے اندر پھینک دیا تو کچھ ہی دیر بعد وہ جن آگ بگولا ہو کر حاضر ہو گیا۔ لڑکی کی حالت بگڑ گئی اس کا پیلا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آنکھیں خون اگلنے لگیں اس کی آنکھوں کی پتلیوں میں مجھے اس جن کا اصلی چہرہ نظر آنے لگا۔ پھر مجھے یہ معلوم کرنے میں دیر نہ لگی کہ اس جن کی حقیقت کیا ہے۔ میں نے حسب روایت اس سے مکالمہ شروع کیا۔ کوئی بھی اچھا عامل سب سے پہلے جنات کا حدود دار بعہ اور ان کے مقاصد معلوم کرتا ہے پھر اسے موقع دیتا ہے کہ وہ مغلوب کی جان چھوڑ کر چلا جائے۔ اگر وہ سرکش اور ہٹ دھرم ہو تو پھر عامل اس سے مقابلہ کرتا ہے اور اسے اپنے قابو میں کر لیتا ہے۔ اس موقع پر اگر وہ جن عامل سے طاقتور ہو تو پھر عامل کی خیر نہیں ہوتی۔ نہ صرف عامل بلکہ مغلوب کے گھر والوں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

میں نے اس سے اس کا نام پوچھنا چاہا تو وہ زخمی درندے کی طرح ڈکرایا اور بولا ''میں نام نہیں بتاؤں گا''۔

''تم کہاں کے رہنے والے ہو''؟

اس پر وہ مجھے دھمکی دے کر بولا'' میں جہاں بھی رہتا ہوں تمہیں اس سے کیا؟ یاد رکھو اگر تم نے کوئی عمل پڑھا تو میں اس لڑکی کو بھی مار ڈالوں گا اور تمہیں بھی اور اس بڈھی کو بھی''

لڑکی کی ماں سہم کر دیوار سے لگ گئی۔ میں نے دم شدہ پانی اس پر چھڑکا اور جن سے مخاطب ہوا۔

''بس ایک موقع تمہیں دے رہا ہوں۔ لڑکی کی جان چھوڑ دو اور چلے جاؤ میں جان گیا ہوں کہ تم لاہور کے رہنے والے نہیں ہو''۔

''تمہیں کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ میں لاہور کا رہنے والا نہیں ہوں''۔ وہ خونخوار نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے بولا۔

''لاہور میں رہنے والے جنات میرے نام سے آگاہ ہیں۔ تمہارا رنگ اور بو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ تمہارا لاہور سے تعلق نہیں ہے۔ میں لاہور کے جنات کی بو پہچان لیتا ہوں...... کیا میں غلط کہہ رہا ہوں''۔

جواب میں وہ مجھے گھور کر رہ گیا۔

میں نے اسے زیادہ موقع نہیں دیا اور اس پر گھیرا تنگ کرنے کے لئے وظیفہ پڑھنے لگا اور جنات کو تسخیر کرنے والا عمل پڑھ کر اسے حصار کے اندر ہی قید کر لیا۔ وہ بہت بھنبھنایا' چلایا' دھمکیاں دیتا رہا' اکڑ دکھاتا رہا لیکن میں نے اسے بے بس کر دیا۔ وہ سرکش جن تھا جو اس کے باوجود جلدی قابو میں آ گیا۔ اس کی عمر ابھی 60 سال تھی اور تازہ تازہ بالغ ہوا تھا اس لئے میرے علوم کے آگے زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکا۔ میں نے اسے لڑکی کے اندر سے باہر نکالا اور دھونی تیز کر کے اسے دھوئیں کے اندر قید کر دیا۔ اب وہ اپنی اصلی شکل میں مردہ چھپکلی کی طرح دھوئیں میں بیٹھا تھا۔ عورت صرف اس کی آواز سن سکتی تھی۔ وہ اسے دیکھتی تو غش کھا کر گر جاتی۔ لڑکی بے ہوش ہو کر حصار میں گر گئی تھی۔ عورت اس کی طرف بڑھی تو میں نے اسے روک دیا۔

''ہاں اب بتاؤ کہ تم کون ہو'' میں نے پورے جلال کے ساتھ اس سے پوچھا

وہ گھگھیا کر ہاتھ جوڑنے لگا بولا'' آپ کو یسوع مسیح کا واسطہ آپ کو اپنے رسول ﷺ کا واسطہ مجھے چھوڑ دیں''

''میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا تم بدکردار اور کافر ہو' تم نے ایک مسلمان لڑکی کو تباہ کیا ہے میں تمہیں مار ڈالوں گا''۔

وہ کہنے لگا'' میں عیسائی ہوں اور سکھر سے آیا ہوں یہاں میں گورا قبرستان میں اپنے عزیزوں سے ملنے آیا تھا۔ ان کی پوری پکھی یہاں کئی سالوں سے رہ رہی ہے۔ ایک روز میں نے اس لڑکی کو اس کے منگیتر کے ساتھ باغ جناح کی پہاڑی پر دیکھا۔ دونوں دنیا والوں سے چھپ کر ایک دوسرے کے ساتھ عشق لڑا رہے تھے۔ میں تب اس پر بیٹھ گیا مجھے اس لڑکی کی خوشبو بڑی اچھی لگتی تھی میرے دوست نے مجھے سمجھایا بھی کہ اسے خراب نہ کروں لیکن میں بہک گیا تھا''۔

میں نے اس کافر جن کو گدی سے پکڑا اور ایک دم شدہ کیل اس کی پیٹھ میں ٹھونک دی۔ وہ دہشت ناک چیخ مار کر بولا'' ہائے میں مر گیا۔ تم نے مجھے اپاہج کر دیا ہے'' پھر میں نے دھونی کو تیز کیا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد بہت سے وظائف پڑھے' کمرے کو پاکیزہ کیا اور صدقہ خیرات کیا۔ کسی جن چاہے وہ کافر ہی ہو۔ اسے مارنے کے بعد عامل کو بہت سے حفاظتی وظائف پڑھنے پڑتے ہیں۔ آدھ گھنٹہ تک میں اپنے عملیات میں مصروف رہنے کے بعد لڑکی کو ہوش میں لایا۔ اسے دم شدہ پانی اور تعویذ دیا۔ جن کے جنسی تشدد نے اسے کئی بیماریوں میں مبتلا کر دیا تھا میں نے اس کی ماں کو سمجھایا کہ اسے ٹھیک ہونے میں کم از کم تین ماہ لگیں گے۔ اس کا خون صاف کرنا ہے۔ کافر جن نے اس کے اندر اپنی غلاظت و نجاست داخل کر دی ہے۔ اس کا مستقل روحانی علاج کیا جائے گا۔ وہ میری بات سمجھ گئی۔ تین ماہ کے علاج کے بعد وہ پہلی سی مردہ چہرے والی لڑکی ہری بھری ہو گئی کچھ عرصہ بعد اس کی شادی بھی ہوئی اور وہ ہنسی خوشی زندگی گزارنے لگی۔

اس کہانی کو بیان کرنے کا مقصد کسی قسم کا افسانوی لطف پیدا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ آپ کو

جنات کی جنسی اشتہا پسند زندگی کا ایک معمولی سارخ دکھانا ہے جولوگ یہ بات نہیں سمجھ سکتے میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنی علمی قابلیت کے ساتھ میرے پاس آئیں۔ انشاء اللہ میں انہیں اس مخلوق سے روشناس کرادوں گا۔

جنات کی جنسی زندگی کے اس باب میں آپ کو بہت سی باتیں عجیب لگیں گی۔ مگر بات کو آگے بڑھانے سے قبل میں ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی ضرورت اور مجبوری ہے جس کے تحت ایک جن انسان کے اندر سرایت کرتا اور اسے اپنے مطیع و یرغمال بناتا ہے اس کے چند ایک مقاصد ہیں۔

1- مرد جن خاکی عورت پر دو وجوہات کی بنیاد پر مہربان ہوتا ہے۔

(ا) عورت انتہائی پاکباز، پرہیز گار اور عبادت گزار ہو تو جن اس کی خدمت پر مامور ہو جاتا ہے۔ عورت کی روحانی طاقتیں اس کو اسیر کر لیتی ہیں۔ اس کی ایک زندہ مثال پیش کرتا ہوں۔ لاہور میں داروغہ والا میں دو عامل بھائی رہتے ہیں۔ ان کے پاس باباجی نام کا ایک جن آتا تھا۔ جس کی عمر 1500 سو سال تھی۔ یہ جن صحابی رسول ﷺ کا دعویٰ کرتا تھا۔ مجھے اس عامل سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ میرے کچھ جاننے والے بھی اس سے ملتے تھے۔ یہ جن ان کی والدہ کا خدمت گار تھا ان کی والدہ ایک پرہیز گار عورت تھی۔ اس کی وفات کے بعد باباجی نامی جن پہلے بڑے بیٹے کے پاس رہا پھر اس کے چھوٹے بیٹے کے پاس چلا گیا۔ مگر چھوٹا بیٹا خلاف اسلام حرکات کرتا تھا اس لئے باباجی نامی جن اس سے متنفر ہو کر دونوں بھائیوں کو چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ ان سے ایسا ناراض ہوا کہ دونوں بھائیوں کو عرش سے فرش پر لا پٹخا۔ پہلے اس نے ان کی اولادوں کو تباہ و برباد کیا اور پھر انہیں کوڑی کوڑی کا محتاج کر دیا۔ ایک بار بڑے بھائی سے ملاقات ہوئی تو میں نے باباجی کے بارے میں دریافت کیا اور پوچھا کہ کیا اب وہ آتے ہیں اس نے کہا جب مرضی ہو آجاتے ہیں۔

(ب) عورت پر عاشق ہونے والے جنات عموماً بدفطرت، سرکش اور شرارتی ہوتے ہیں۔ یہ عورت کے ساتھ جنسی اختلاط کرتے اور اسے برباد کرتے ہیں۔ ان میں مسلمان جن بھی ہوتے

ہیں اور کافر بھی۔ میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ میں نے آج تک جتنی بھی عورتوں کو جنات سے نجات دلائی ہے ان میں سے اکثریت کافر جنات کی نکلی۔

2- جنی جب کسی مرد پر عاشق ہوتی ہے تو اس کا پہلا تقاضا ہی اس سے شادی کا ہوتا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور مقصد میں نے نہیں دیکھا۔

3- جن جب ایک مرد کے پاس آتا ہے تو اس کی یہ صورتیں ہوتی ہیں۔

(ا) عامل ایک پرہیز گار متقی اور صاحب کرامات ہوتا ہے۔ جنات ایسے انسانوں سے تعلیمات حاصل کرنے آتے ہیں۔

(ب) عامل اسے کسی وظیفہ کے زور پر قید کر لیتا ہے اور اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتا ہے۔ جنات کا انسانوں کے پاس آنا بامر مجبوری ہوتا ہے۔ وہ اپنی رضامندی سے کسی انسان کی غلامی قبول نہیں کرتے۔ پیار محبت ان کی سرشت میں نہیں ہوتا۔ انہیں قابو کرنے کے لئے عامل کا طاقتور ہونا ضروری ہوتا ہے۔ کمزور عامل جن کو قابو نہیں کر سکتا۔ لہذا یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لیں کہ جنات بے وجہ انسانوں کے تصرف میں نہیں آتے۔

انسانوں کی جنات سے شادیاں زمانہ قدیم سے مروج ہیں اور تاریخی کتب میں ان کے متعدد واقعات ملتے ہیں۔ اتباع السنن والآثار کے مصنف دارمی قبیلہ بجبیل کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ اس شیخ نے انہیں بتایا:

ایک جن ہماری کسی لڑکی پر عاشق ہو گیا اس نے ہمارے پاس اس کی شادی کا پیغام بھیجا کہ مجھے پسند نہیں کہ میں اسے حرام طریقہ پر استعمال کروں (یعنی اس سے جنسی تعلقات قائم کروں)"۔

ہمارے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا پس ہم نے رضامندی ظاہر کی اور اس سے دریافت کیا

"تم لوگ کیسی مخلوق ہو"۔

وہ بولا ''ہم بھی تم جیسی مخلوق ہیں۔ تمہاری طرح ہمارے بھی قبائل اور مذاہب ہیں''۔

ہم نے کہا ''تو پھر تم اپنے قبیلے میں شادی کیوں نہیں کرتے۔ کیا تمہارے ہاں تمہاری عورتیں نہیں ہوتیں''۔

وہ بولا ''میں نے اپنے قبیلے میں بھی شادیاں کی ہیں اور ہماری عورتیں بھی حسین ہوتی ہیں۔ مگر میرے دل میں ایک خاکی عورت کے ساتھ شادی کی امنگ جاگ اٹھی ہے''۔

''کیا تمہیں تمہارا قانون اس شادی کی اجازت دیتا ہے'' ہم نے کہا

''ہماری روایات میں خاکی عورتوں سے شادی ممنوع نہیں ہے۔ جس طرح کہ ایک خاکی مرد۔ ایک جنی سے شادی کر سکتا ہے۔ مگر شریعت میں یہ مکروہ ہے۔ جنات و انسان میں شادیاں صدیوں سے رائج ہیں۔ پس اگر میں شادی کر رہا ہوں تو یہ مکروہ عمل ہے۔ لیکن میں نے تمہاری عورت کو استعمال کرنے کی بجائے اس سے نکاح کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہ میرے لئے اور میں اس کے لئے حلال ہو جاؤں''۔

''کیا تمہارے اندر بھی لسانی اور قبائلی عصبیت ہے'' ہم نے دریافت کیا۔

''ہمارے قبائل مذہبی اختلافات میں بہت متشدد ہیں۔ ہم میں ہر طرح کے لوگ ہیں۔ ہم میں شیعہ بھی ہیں، قدریہ بھی اور مرجئہ بھی''

''تمہارا کس جماعت سے تعلق ہے؟''۔

اس نے کہا ''میرا مرجئہ سے تعلق ہے''۔

جن نے بڑے وضاحت اور سچائی سے اپنا مقدمہ ہمارے روبرو پیش کیا تھا۔ پس ہم نے ان کی شادی کر دی۔

'لاَ مالی' کے مصنف احمد بن سلیمان اپنی کتاب میں اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جن نے ان کے قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کا پیغام دیا تو ہم نے اسے اپنے ہاں بلایا اور اس کی ضیافت کی۔ ہم نے پوچھا ''تمہاری پسندیدہ غذا کیا ہے''؟

اس نے کہا "چاول بہت شوق سے کھاتا ہوں" پس ہم نے چاول پکا کر اسے دیئے تو ہم نے دیکھا کہ چاولوں سے بھری پرات لمحوں میں ختم ہو گئی اور لقمے فضا میں بلند ہوتے دیکھتے رہے لیکن ہمیں اس کا وجود نظر نہیں آیا۔

ابو یوسف السروجی روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت ایک آدمی کے پاس آئی اور اس سے شادی کا تقاضا کیا۔ اس نے کہا "ہم نے تمہارے قریب پڑاؤ ڈالا ہے۔ تم مجھ سے شادی کر لو"۔

آدمی نے اس سے شادی کر لی وہ عورت روزانہ رات بھر اس کے پاس رہتی مگر اس کی جبلت کو قرار نہ آتا تھا۔ پس چند روز بعد وہ کہنے لگی "مجھے تم طلاق دے دو اب ہم یہاں سے پڑاؤ اٹھا رہے ہیں"۔ آدمی نے اسے طلاق دے دی۔ وہ عورت جننی تھی اور عورت کے روپ میں آدمی کے ساتھ شب گزاری کرتی تھی۔

قاضی جلال الدین احمد بن قاضی حسام الدین فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اپنے والد کے ساتھ اپنی سسرال گیا اور بیوی کو ساتھ لے کر واپس آ رہا تھا کہ مجھے بامر مجبوری ایک جن زادی سے شادی کرنا پڑی۔ قصہ یوں ہے کہ ایک بار مجھے اپنے گھر والوں کو لانے کے لئے سفر کرنا پڑا۔ راستے میں بیرہ کے مقام پر رات کے وقت بارش ہو گئی تو میں نے اہل خانہ سمیت غار میں پناہ لی اور سو گئے۔ ابھی میں سویا ہی تھا کہ کسی نے مجھے جگا دیا۔ آنکھ کھلی تو دیکھا ایک ہیبت ناک چہرے والی عورت میرے پاس کھڑی ہے۔ اس کی آنکھیں لمبائی میں پھٹی ہوئی تھیں۔ میں نے سہم کر پوچھا "تم ہم سے نہیں ہو بتاؤ مجھ کیا چاہتی ہو"۔

کہنے لگی "گھبراؤ نہیں حسام الدین میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا تم نے جہاں قیام کیا ہے یہ ہماری جگہ ہے اور ہم جنات میں سے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میری چاند سی لڑکی سے شادی کر لو"

میں نے کہا "یہ ناممکن ہے میں آگ سے نہیں کھیل سکتا"۔

وہ بولی "تم اس کی فکر نہ کرو۔ میری بیٹی جلائے گی نہیں وہ تمہارے لئے راحت بن

جائے گی"۔

میں نے کہا "اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتے"۔

وہ کہنے لگی "اس کو اللہ کی مرضی پر چھوڑ دو"۔

اس دوران میں نے دیکھا کہ اس عورت جیسے بہت سے بدہیبت شکلوں والے مرد جن کی آنکھیں خون کے چراغوں سے روشن اور پھٹی ہوئی تھیں میرے پاس آئے۔ ان میں ایک قاضی تھا اور باقی گواہ۔ عورت بولی "میں تمہیں یقین دلاتی ہوں میری بیٹی تمہیں کچھ نہیں کہے گی"

میں نے خود کو آزر۔ یہ ۔ور یقین کیا کہ میں ہوش میں ہوں یا بے ہوش ہوں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو پتھر مار کے جگانا چاہا' انہیں آوازیں دیں مگر کوئی نہیں جاگا حالانکہ غار میں ایک قندیل بھی روشن ہو چکی تھی اور روشنی میں پر اسرار اور ہیبت ناک ہیولوں کا ہجوم بڑھتا جا رہا تھا۔ غار میں گھٹن اور حدت بڑھ گئی۔

میں نے بالآخر رضامندی ظاہر کر دی تو قاضی نے میرا نکاح پڑھا دیا۔ نکاح کے بعد عورت چلی گئی اور اپنے ساتھ میری منکوحہ کو لے آئی۔ وہ خوبصورت تھی مگر اس کی آنکھیں بھی لمبائی میں پھٹی ہوئی تھیں مجھے ۔۔ خوف آ گیا۔ میں ساری رات اپنے ساتھیوں کو اٹھانے کی کوشش کرتا رہا۔ صبح ہوئی اور ہم نے ف ۔ چ کیا۔ وہ لڑکی (جننی) تین راتیں میرے ساتھ رہی۔ چوتھی رات اس کی ماں آئی اور کہنے لگی "لگتا ہے تمہیں میری بیٹی پسند نہیں آئی۔ شاید تم اسے چھوڑنا چاہتے ہو۔

میں نے ملتجی انداز میں کہا "بخدا میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا اور نہ اسے اپنے ساتھ گوارا کرتا ہوں"۔

"تو پھر اسے طلاق دے دو" میں نے اس کے کہنے پر طلاق دے دی۔ اس کے بعد وہ مجھے نہیں ملی۔

جنات و انسان کی شادی کے نتیجے میں اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس کا ایک تاریخی حوالہ دینے کے بعد میں دونوں مخلوقات کے اختلاط کی طبی و سائنسی دلیل دوں گا۔ ملکہ بلقیس کے بارے

میں کہا جاتا تھا کہ اس کے والدین میں سے ایک جنات میں سے تھا۔ کلبی نے فرمایا ہے کہ بلقیس کا باپ نامی گرامی بادشاہوں میں سے تھا۔ اس کے بھائی یمن کے بادشاہ تھے۔ اس نے ایک جن عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ریحانہ تھا۔ اس کے بطن سے بلقیس پیدا ہوئی تھی۔ اس کی ماں نے اس کا نام بلقمہ رکھا تھا۔

حضرت سلیمانؑ نے جب بلقیس سے شادی کا ارادہ کیا تو آپؑ کو جنات نے بتایا کہ بلقیس ایک جن زادی ہے۔ اس کی پنڈلیاں گندے اور گھنے بالوں سے بھری ہیں۔ آپ نے اسے آزمانے کے لئے بلایا اور تخت سے پہلے شیشے کا ایسا تالاب بنوایا کہ جب بلقیس اس میں سے گزرنے لگی تو یہ سمجھ کر کہ راستے میں پانی ہے۔ اس نے غیر ارادی طور پر پنڈلیوں سے کپڑا اٹھالیا۔ تو اس کی پنڈلیوں پر بھاری بھاری بال نظر آئے۔

بلقیس نے اسلام قبول کر لیا تو حضرت سلیمانؑ نے اس سے شادی کی خواہش کی۔ آپؑ نے اس کی پنڈلیوں کے بالوں کو صاف کرنے کے لئے "نورہ" کے نام سے ایک بال صفا دوا بنوائی جس سے اس کی پنڈلیاں چاندی کی طرح چمکنے لگیں۔ آپؑ نے اس سے شادی کر لی۔

بلقیس اور حضرت سلمانؑ کی شادی فرضی کہانی نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث میں یہ داستان مذکور ہے جسے کوئی مسلمان جھٹلا نہیں سکتا۔

جنات و انسان کی شادی یا جنسی تعلق سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے "خس" کہا جاتا ہے جبکہ ایک چڑیل (بدروح' کافر جنات اور شیاطین کے تعلق سے پیدا ہونے والی مخلوق) اور مرد انسان سے پیدا ہونے والا بچہ عملوق کہلاتا ہے۔

جنات سے حمل ٹھہر جاتا ہے

معترضین کہتے ہیں کہ جنات آگ میں سے ہیں اس لئے یہ قرین صحت بات نہیں ہے کہ ایک جن کے جنسی عمل کے نتیجے میں ایک خاکی عورت کے رحم میں بچہ پیدا ہو جائے۔ اس بات کے باوجود کہ جن و انس میں جنسی تعلق ممکن ہے مگر اولاد پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جنات آگ سے

تخلیق ہوئے ہیں اور انسان عناصر اربعہ سے پیدا ہوا ہے۔لہذا جب ایک خاکی انسان کا نطفہ رحم جنیہ میں پہنچے گا تو وہ حرارت ناریہ کی شدت سے خشک ہو جائے گا۔نطفہ انسانی میں مائع حالت ہوتی ہے۔لہذا جب مائع کو آگ میں جھونکا جائے تو وہ بھاپ کی طرح اڑ جاتی ہے۔پس ثابت ہوا کہ نطفہ انسانی اور نطفہ جن ایک دوسرے کے رحم میں ٹھہر نہیں سکتے۔البتہ دونوں مخلوقات مجامعت کر سکتی ہیں۔

اگر چہ یہ اعتراض بہت زوردار ہے لیکن اگر جن و انسان کی تخلیق اور ان کی نسلوں کے ارتقاء پر غور کیا جائے تو یہ اعتراض دور ہو سکتا ہے۔اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جنات آگ سے تخلیق ہوئے اور انسان یعنی حضرت آدمؑ کو مٹی کے پتلے کے بعد انسانی زندگی ملی۔اب جس طرح انسانوں کا ارتقاء اور ان کی پیدائش ہر بار مٹی کے ایک پتلے سے نہیں ہوتی بلکہ عورت مرد کے اختلاط سے انسان پیدا ہوتے ہیں تو اسی طرح جنات کا جدامجد آگ سے تو پیدا ہوا۔مگر بعد از اں اس کی نسل جن عورت و مرد کے توالد و تناسل سے پیدا ہوئی۔یعنی یہ ثابت ہو گیا کہ انسانوں کے جدامجد تو مٹی کے ایک پتلہ سے بنائے گئے اور جنات کے جدامجد مارج آگ سے پیدا ہوئے۔ مگر ان دونوں مخلوقات کی اولادیں توالد و تناسل سے پیدا ہوتی رہی ہیں تو یہ شبہ اور اعتراض ختم ہو جاتا ہے۔ جنات کے جدامجد کے بعد پیدا ہونے والے جنات و شیاطین میں برودت پائی جاتی ہے۔شیطان جنات میں سے پیدا ہوا ہے اور یہ جنات کی بگڑی ہوئی ایک سرکش نافرمان اور دشمن آدم مخلوق ہونے کے باوجود برودت کا حامل ہے۔اس ضمن میں ایک حدیث مبارکہ پیش کرتا ہوں۔

ایک بار شیطان نے رسول خدا ﷺ کی نماز خراب کرنی چاہی۔آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اس کا گلا گھونٹ دیا تو آپ ﷺ نے اس کے لعاب دہن کی برودت اپنے ہاتھ پر محسوس فرمائی۔پس یہ دلیل ہم ایسے انسانوں کے لئے کافی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ جنات و شیاطین میں برودت بھی پائی جاتی ہے۔برودت کی موجودگی میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جن و انس میں

مجامعت کے دوران نطفہ ناری اور نطفہ خاکی میں ایک دوسرے کی ضد پیدا نہیں ہوگی بلکہ ایک عورت اور جنی کے رحم میں حمل ٹھہر سکتا ہے۔

حضورﷺ نے جنات سے نکاح منع فرمایا ہے اور تابعین کی ایک جماعت سے اس کی کراہت مروی ہے۔ امام زہری سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے نکاح جنات سے نکاح منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے حضرت حکم تابعی نکاح جنات کو مکروہ کہتے ہیں۔ حضرت قتادہ بھی جنات سے نکاح کو مکروہ کہتے ہیں ایک جن حضرت حسن بصری کے پاس آیا اور کہا کہ ایک جن ہماری لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہرگز مت کرنا اور اس کا اکرام مت کرنا۔ پھر اس آدمی نے حضرت قتادہ سے ذکر کیا انہوں نے بھی کہا کہ مت کرنا اور جب وہ تمہارے پاس آئے تو اس سے کہو کہ تو ہم کو آ کر کیوں پریشان کرتا ہے اگر تو مسلمان ہے تو ہرگز مت آنا۔ پس جب رات ہوئی وہ جن آیا اور اس نے حضرت حسن اور حضرت قتادہ کا جواب دہرایا اور گھر والوں نے اس کو وہی بات کہی تو وہ چلا گیا پھر نہیں آیا۔ سعید بن عباس رازی حجاج ابن ارطاۃ اور ابو حما حنفی ان تینوں حضرات نے بھی حکم سے کراہت کا قول نقل کیا ہے۔ حرب نے حضرت اسحاق سے دریافت کیا کہ ایک آدمی دریا میں کشتی پر جارہا تھا اس کو جنات نے پریشان کیا اس نے جنیہ سے نکاح کرلیا آپ نے جواب دیا کہ جن سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ ابن ابی الدنیا نے بھی عقبہ اصم اور قتادہ سے کراہت کا قول نقل کیا ہے۔

شیخ نجم الدین زاہدی نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ حسن بصری سے کسی نے دریافت کیا کہ جنیہ سے نکاح جائز ہے آپ نے کہا کہ دو گواہوں کی موجوگی میں جائز ہے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ ہرگز جائز نہیں۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ سائل ہی احمق ہے حضرت حسن ایسی غلط بات کبھی نہیں فرما سکتے مگر ان سب روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح جنات ممکن ہے تب ہی تو علماء نے اس کے احکامات ذکر کیے ہیں۔ کعب ابن مالک انصاری فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک شیخ نے کسی آدمی کو دیکھا اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا اس نے اس لڑکے کو دھمکایا اور ماں کی گالی دی۔

اس آدمی نے کہا کہ ایسا مت کہو میں تم کو اس کا اور اس کی والدہ کا قصہ سناتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں کشتی میں جا رہا تھا۔ اتفاقاً وہ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختے پر بیٹھ کر ایک جزیرے میں جا اترا اور وہاں کچھ مدت گزاری۔ ایک رات کو دیکھتا کیا ہوں کچھ لڑکیاں دریا سے نکلیں ان کے پاس ایک ایک موتی تھا۔ وہ اس کو پھینکتی تھیں اور اس کی روشنی میں دوڑتی تھیں اور ان کی عجیب وغریب گنگناہٹ تھی۔ میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ ان میں سے کسی کو پکڑ لوں جب دوسری رات کو آئیں میں ایک درخت کی جڑ میں چھپ کر بیٹھ گیا جب انہوں نے کھیل شروع کیا۔ میں نے ان میں سے ایک کے بال پکڑ لئے۔ اس کے بال جھول کی طرح اس کو ڈھانپے ہوئے تھے اور میں نے لا کر اس کو درخت سے باندھ دیا اور اس سے وطی کی اور وہ حاملہ ہوگئی میں اس کو برابر پکڑے رہا یہاں تک کہ اس نے اس بچے کو ایک سال تک دودھ پلایا پھر اس کو چھوڑنے کا ارادہ کیا مگر یہ سوچا کہ کہیں یہ بچہ ضائع نہ ہو جائے اور جب دودھ چھڑانے کا وقت ہوگیا اور وہ بچہ کھانے لگا اس وقت اس کو رہا کیا اور اس نے اس مدت میں نہ میرے سے کلام کیا اور نہ مجھ کو کوئی تکلیف دی بلکہ بخوشی بچہ کی پرورش کی جب میں نے اس کو رہا کر دیا وہ فوراً دریا میں کود پڑی اور میں بہت جلدی سے اسی تختہ پر بیٹھ کر اپنے وطن واپس آ گیا وہ بچہ یہی ہے اور یہ قصہ ہے اس کی ماں کا۔

شیخ جمال الدین عبدالرحیم نے قاضی ابوالقاسم سے جنات کے بارے میں چند سوالات کئے تھے وہ سوال و جواب درج ہیں۔

1۔ جنات سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بر تقدیر جواز اس سے چند سوالات متفرع ہوتے ہیں۔ کیا اس کو اپنے ہی گھر میں رہنے کی تاکید کرنی جائز ہے یا نہیں؟ کیا اس کو مختلف صورتوں میں متشکل ہونے سے روک سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا صحت نکاح کے لئے اس کے دل کی اجازت مشروط ہے یا نہیں؟ اور کیا قاضی جنات میں سے ہونا ضروری ہے یا نہیں/ اور جب وہ دوسری شکل میں آوے اور یوں کہے کہ میں تیری بیوی ہی ہوں اس پر اعتماد کر کے اس سے وطی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا اس کے لئے ان کا کھانا ہڈی وغیرہ مہیا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جبکہ وہ دوسری چیزیں بھی استعمال کر لیتی ہو۔ یہ چند سوال بر تقدیر صحت نکاح جنات پر متفرع ہوتے ہیں۔

جواب: کسی جنیہ سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ ہم نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے ازواج پیدا کی ہیں۔ سورہ روم میں ہے کہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے ازواج تمہاری ہی جنس سے پیدا کئے مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تمہاری جنس ونوع سے تم جیسے نقشے والی یعنی انسانوں میں سے عورتیں بنائی ہیں اور جیسا کہ قران کریم کی ایک اور آیت میں ہے کہ ہم نے تم ہی میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا ہے یعنی آدمیوں میں سے اور عقلی طور پر بھی یہ بات واضح ہے کہ جس قسم کی عورتوں سے نکاح جائز ہے وہ نسبی اعتبار سے دور ہیں جیسا کہ پھوپھی کی لڑکی اور ماموں کی لڑکی اور جو عورتیں نسبی اعتبار سے قریب ہیں ان سے نکاح جائز نہیں ہے جیسا کہ زوج کے اصول وفروع اور یہ حرمت قربت نسب کی وجہ سے ہے اور ظاہر ہے کہ جن وانس میں نہ جنسی اعتبار سے اتحاد ہے اور نہ نسبی اعتبار سے قرب وبعد ہے بلکہ دونوں کی جنس بالکل علیحدہ ہے لہذا ان کی عورتیں انسان کے نکاح میں اور انسان کی عورتیں ان کے نکاح میں شرعی اعتبار سے ہرگز نہیں آسکتیں البتہ جنات کے وجود پر ایمان لانا واجب ہے اور یہ بھی صحیح روایات سے ثابت ہے کہ وہ کھاتے بھی ہیں پیتے بھی ہیں اور آپس میں نکاح وغیرہ بھی کرتے ہیں اور یہ پیچھے گزر چکا ہے کہ بلقیس کی ماں جنات میں سے تھی اور جب آدمی اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیاطین اس کے ساتھ شریک جماع ہو جاتے ہیں۔ یہی مراد ہے قرآن کریم کے ارشاد کی کہ شیطان ان کے اموال واولاد میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ جنات وشیاطین جماع کرتے ہیں اور حوروں کی صفت قرآن کریم نے بیان کی ہے کہ ان کو کسی جن وانس نے مس نہیں کیا ہوگا اس سے بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ ابوداؤد شریف میں حدیث ہے کہ جنات کا وفد حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمد ﷺ اپنی امت کو منع کرو کہ وہ ہڈی اور لید یا کوئلہ سے استنجا نہ کریں کیونکہ اللہ

تعالیٰ ان کے اندر ہماری روزی پیدا فرماتے ہیں اور مسلم شریف میں ہے کہ جس ہڈی پر خدا کا نام لیا جاتا ہے وہ ان کے لئے پر گوشت کر دی جاتی ہے اور لید ان کے جانوروں کا چارہ ہے لہذا تم لید اور ہڈی سے استنجا مت کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنات کا کھانا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ہڈی میں کیا بات ہے کہ اس سے استنجا نہ کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا کہ یہ جنات کا کھانا ہے اور میرے پاس نصیبین کے جنات کا وفد آیا تھا وہ اچھے جن تھے مجھ سے انہوں نے کھانے کی درخواست کی میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی پس ان کے لئے ہر ہڈی میں گوشت پیدا کر دیا جاتا ہے۔ حضرت اعمش کا ارشاد ہے کہ ان کے خاندان کی کسی لڑکی سے کسی جن نے شادی کی تھی اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ اس شادی میں شریک بھی ہوئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک جنات سے شادی کرنا جائز ہے کیونکہ اگر حرام ہوتا تو آپ کیوں شریک ہوتے۔ زاہد ائیؒ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے کوئی جنیہ عورت دے دے تاکہ اس سے نکاح کر لوں۔ لوگوں نے کہا کہ اس سے کیا ہو گا آپ نے جواب دیا کہ سفر میں میرے ساتھ رہا کرے گی اور میری رہنمائی کیا کرے گی حضرت امام مالک کا ارشاد ہے کہ آپ نے کہا تھا کہ کچھ حرج نہیں مگر فساد فی الاسلام کی وجہ سے میں پسند نہیں کرتا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی جائز ہے مگر وہ فساد فی الاسلام کی وجہ سے مکروہ کہتے ہیں۔

جریر ابن عبد سے مروی ہے کہ جب تستر فتح ہوا اس وقت میں ایک راستہ میں جا رہا تھا۔ میں نے ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' پڑھا تو ایک آتش پرست نے سن کر کہا کہ میں نے جب یہ کلمات آسمان سے سنے تھے اس وقت سے آج سن رہا ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔

اس نے کہا کہ میں بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا ایک مرتبہ میں کسریٰ کے پاس گیا جب وہاں سے واپس گھر آیا تو میری بیوی کو میرے آنے کی کوئی خوشی نہیں ہوئی جیسا کہ شوہر کے آنے سے ہوا کرتی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ تو میرے پاس

سے گیا کب تھا روز یہیں رہتا ہے۔ جب ہمارے درمیان یہ بات ہو رہی تھی اس وقت ایک جن آیا اور اس نے کہا کہ یہ عورت ایک دن تیرے پاس رہے گی اور ایک دن میرے پاس رہے گی ایک روز وہ آیا اور اس نے کہا کہ میں ان جنات میں سے ہوں جو آسمان پر فرشتوں کی باتیں سننے کے لئے چڑھتے ہیں اور آج میرا نمبر ہے اگر تو میرے ساتھ چلنا چاہتا ہے تو چل میں نے کہا کہ چلوں گا جب رات ہوئی وہ آیا اور مجھ کو اپنی پیٹھ پر لاد کر چل دیا اور مجھ کو کہا کہ میری پیٹھ سے چمٹ جا اور تجھ کو بہت سی خوفناک چیزیں نظر آئیں گی مگر مجھ کو چھوڑنا مت ورنہ ہلاک ہو جائے گا پس وہ آسمان پر چڑھے اور آسمان سے مل گئے اس وقت کسی کہنے والے نے کہا ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' اس کے سنتے ہی وہ جنگلوں میں اور پہاڑوں میں جا پڑے اور میں نے یہ کلمات یاد کر لئے۔ جب صبح ہوئی میں اپنے گھر آیا اس کے بعد وہ جن آیا میں نے بھی یہی کلمات پڑھ دیئے ان کے پڑھتے ہی وہ کانپنے لگا اور گھر سے بھاگ گیا پس جب وہ آتا میں ان کلمات کو پڑھ دیتا پھر اس نے آنا بند کر دیا۔ اس قصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیاطین انسان کی عورت سے تعرض کرتے ہیں اور جب یہ آدمی چلا جایا کرتا تھا تو وہ شیطان جنت کی شکل بنا کر اس کی بیوی کے پاس رہا کرتا تھا۔

حسن ابن حسن فرماتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ بن عضراء کے پاس کوئی بات معلوم کرنے کے لئے حاضر ہوا انہوں نے ایک قصہ سنایا کہ میں اپنی قیامگاہ میں بیٹھی ہوئی تھی اچانک میرے مکان کی چھت شق ہوئی اور اس میں سے ایک سیاہ فام گدھے کی شکل کا جن نمودار ہوا۔ اس جیسا ڈراؤنا اور بدصورت میں نے کوئی نہیں دیکھا پس وہ برے ارادے سے میرے قریب ہونے لگا اسی اثنا میں اس کے پیچھے سے ایک چھوٹا سا پرچہ آیا اس میں لکھا ہوا تھا کہ نیکوں کی نیک بیٹی سے تعرض ہرگز مت کر اس کو پڑھ کر وہ واپس چلا گیا۔ حسن ابن حسن فرماتے ہیں کہ وہ پرچہ ان کے پاس موجود تھا ان کو اچانک غشی طاری ہوگئی۔ ان کی چھت میں سرسراہٹ سی محسوس ہونے لگی پس اچانک ایک سیاہ فام اژدھا کھجور کے تنے کی طرح موٹا اس میں سے گرا اور ان کی طرف چلنے لگا اسی وقت ایک سفید کاغذ گرا جس میں لکھا تھا کہ علب کی طرف ہے تجھ کو نیک لوگوں کی بیٹی کے

بارے میں کوئی حق نہیں ہے جب اس نے وہ پرچہ پڑھا فوراً واپس ہو گیا۔

انس ابن مالک فرماتے ہیں کہ عوف ابن عضراء کی بیٹی اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی پس ان کو محسوس ہوا کہ کوئی سیاہ فام آدمی ان کے سینے پر گرا ہے اور اپنا ہاتھ ان کے حلق پر رکھ دیا ہے۔ اسی وقت ایک پیلا پرچہ اوپر سے گرا اس کو اس نے لے کر پڑھنا شروع کیا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ نیک بندے کی لڑکی سے الگ رہو تم کو کوئی حق نہیں ہے اس کو پڑھ کر وہ بھاگ گیا اور چلتے وقت میرے گھٹنے پر اپنا ہاتھ مارا پس وہ متورم ہو گیا اور بکری کے سر کی طرح پھول کر موٹا ہو گیا۔ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کو سنایا انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹی جب تو ڈرا کرے تو اپنے کپڑے درست کر لیا کر انشاء اللہ تجھ کو کوئی نقصان نہ ہو گا۔ اللہ نے ان کے باپ کی وجہ سے ان کی حفاظت کر دی کیونکہ وہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔

لاہور میں جنات کے ٹھکانے

ایک ماہر عملیات کے لئے جنات' بھوت و پریت' چڑیلیں ہمزاد' موکلان کوئی حیرت یا خوفناک شے نہیں ہیں۔ دراصل علوم مخفی اس پراسرار مخلوق کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے جو انہیں اپنا اسیر بنانے اور ان سے کام نکلوانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ میں نے جب علوم کی دنیا میں قدم رکھا تو پہلے پہلے مجھے اس ہوائی و آتشی مخلوق کی حقیقت پر شبہ تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ عامل معمول کے ذہن کو ہپناٹائز کر کے اسے وہ کچھ دکھاتا ہے جو وہ دکھانا چاہتا ہے۔ لیکن اس وادی میں قدم رکھتے ہی مجھے اس مخلوق کے وجود کی حقیقت تسلیم کرنی پڑی۔ جس زمانے میں مجھے مخفی علوم سکھائے جا رہے تھے۔ میری جنات و موکلان وغیرہ سے ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ اس مافوق الفطرت و خوفناک اور قہر و غضب والی مخلوق سے ملاقاتوں کی روداد بذات خود سنسنی خیز ہے اور اس سے وابستہ بہت سی کہانیوں میں سے کچھ کہانیاں میں ملک کے بڑے بڑے جرائد میں لکھ چکا ہوں اور ان میں سے ایک کہانی تو اب بھی ملک کے ایک بڑے ہفت روزہ فیملی میگزین میں ''جنات کا بیٹا'' کے عنوان سے چھپ رہی ہے۔ اردو ڈائجسٹ نے بھی بارہ اقساط پر مشتمل میری کہانی ''عملیات کی دنیا'' شائع کی جسے لاکھوں لوگوں نے حیرت انگیز معلومات کے ساتھ پسند

کیا۔ کیونکہ اس سے قبل اس قدر جامع اور انکشافات پر مبنی معلومات کسی نے فراہم نہیں کیں۔

اکثر مداح مجھ سے یہ سوال پوچھتے ہیں کہ کیا اب بھی دنیا میں جنات پائے جاتے ہیں؟ ان کی حقیقت کیا ہے؟ ان کا رہن سہن کیسا ہے؟ ایسے بہت سے سوالات ہیں جو مخلوق آتشی و مخفی کے بارے میں کیے جاتے ہیں۔ مخلوق جنات کے سربستہ راز میں نے اپنی زیر نظر کتاب میں رقم کر دیئے ہیں۔ اس میں بے حد معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کے باوجود میرا تجربہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ میں مخلوق جنات کے بارے میں عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق جوابات دوں۔

پچھلے ماہ جب میں لندن میں تھا تو میرے ایک مداح نے مجھے بتایا کہ لندن کے بہت سے قبرستانوں میں جنات مقیم ہیں اور وہ سب انگریزی میں باتیں کرتے ہیں۔ اسے حیرت تھی کہ جنات انگریزی میں ہی کیوں باتیں کرتے ہیں۔ میں نے اسے بتایا کہ ہمارے پنجاب میں جنات اپنے اپنے علاقے کی زبان بول سکتے ہیں تو لندن کے جنات انگریزی کیوں نہیں بول سکتے۔ میں نے اسے بتایا کہ جنات کو کم از کم دو زبانوں پر دسترس ہوتی ہے۔ ایک زبان تو ان کی اپنی ہے جو عہد حاضر کی متروک زبانوں پر مشتمل ہے۔ مثلاً عبرانی اور سامی زبان ان کی پیدائشی زبانیں ہیں جبکہ دوسری زبان اس علاقے کی بولتے ہیں جہاں وہ مقیم ہوتے ہیں۔ اس نے مجھے اپنے طور پر ایک دوسری عجیب بات سنائی اور کہا

''ناگی صاحب! آپ جنات سے بخوبی آگاہ ہیں لیکن مجھے بھی تسخیر جنات کا ایک آدھ وظیفہ کسی بزرگ نے دیا ہے جس کے زور پر میں ان کے مشاہدے کرتا رہتا ہوں۔ میں نے پڑھا ہے کہ جنات گھوڑے اور دوسرے جانوروں کا فضلہ اور ان کی ہڈیاں

بطور خوراک کھاتے ہیں۔ اگر یہی بات ہے تو لندن میں انہیں اس خوراک کا ملنا بہت مشکل ہے زندہ رہنے کے لئے یہ کھاتے کہاں سے ہیں؟

میں نے اسے سمجھایا ”دیکھو بھائی صدیوں پہلے انسان کی خوراک بہت مختلف تھی لیکن آج دیکھو کتنے انواع واقسام کے کھانے اسے نصیب ہیں۔ اگرچہ جانوروں کا فضلہ اور ہڈیاں جنات کی خوراک ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ یہی کھایا کریں۔ جن جنات کو یہ خوراک میسر ہو وہ کھاتے ہیں۔ جانوروں کا فضلہ ان کے لئے کھجور کی مانند ہے اور ہڈیاں گوشت کے مترادف۔ میرے بھائی اب جنات کے ذائقے بھی بدل گئے ہیں وہ گندم، چاول، پھل سبزیاں حتیٰ کہ چائے جیسی خوراک اور مشروبات بھی پیتے ہیں۔ میں نے اسے جنات کے کچھ قصے سنائے اور اسے بتایا کہ جو جنات میرے پاس آتے تھے وہ فرمائش کر کے کھانا پکواتے تھے۔ موسمی پھل شوق سے کھاتے تھے۔ بلکہ اب بھی جن جنات سے دوستی ہے وہ آتے ہیں تو اپنے ساتھ اپنے علاقائی پھل لاتے ہیں۔ میں نے اسے یہ بھی بتایا کہ میرے بزرگوں سے جن جنات کا تعلق قائم تھا وہ عرب علاقوں کے رہنے والے تھے۔ وہ میرے پاس آتے تو لاہوری کھانوں کی فرمائش کرتے۔ بعض اوقات میں انہیں لاہور کے بزرگوں کے مزارات پر لے کر جاتا۔ کئی غیر ملکی مسلمان جنات لاہور میں آ کر دوسرے قبائل کے مسلمان جنات کے خاندانوں میں شادیاں کرنے آتے رہے ہیں۔ میری بات وہ حیرت سے سنتا رہا۔ لاہور کی بات چلی تو کہنے لگا۔

”میں نے سنا ہے کہ لاہور میں جنات کی بہت زیادہ آبادیاں ہیں اور زیادہ تر جنات مسلمان ہیں۔ میری خواہش ہے کہ اب جب پاکستان جاؤں تو ان علاقوں کا وزٹ کر کے ان جنات کی بستیاں دیکھوں“ ۔

میں نے کہا "آپ خوشی سے آئیں بلکہ مجھے مہربانی کا شرف بخشیے گا میں انشاء اللہ پاکستان واپس جاؤں گا تو اس موضوع پر لکھوں گا کہ لاہور میں جنات کہاں کہاں رہتے ہیں"۔

میں لندن سے واپس آیا تو میں یہ بات ہی بھول گیا۔ اس پر اس مداح نے مجھے فون کیا اور وعدہ یاد کرایا کہ آپ جنات پر لکھنا بھول ہی گئے۔

لاہور میں جنات کی بستیوں کے بارے میں لکھنے سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ ان جنات کا کس کس مذہب سے تعلق ہے اور وہ کتنی تعداد میں ہیں۔ نیز ان کی عبادات اور روزمرہ زندگی کے معمولات کیا ہیں؟ اس پر مفصل معلومات تو اگلے مضامین میں آئیں گی تاہم پہلے یہ عرض کردوں کہ اس وقت لاہور میں بسنے والے جنات کی زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے۔ یہ شہر بزرگان دین کا ہے۔ جنات کی اس سے روحانی نسبت ہے۔ یہاں ان کے بہت پرانے قبائل رہتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا اور قدیم قبیلہ بنوالجان' بنو مارج' بنو ہاشم والے بھی قیام پذیر ہیں۔ یہ اثر ورسوخ والا قبیلہ ہے اس قبیلے کے جنات کی عمریں ڈیڑھ سے دو ہزار سال تک ہوتی ہیں۔ بنوالجان قبیلے کے بزرگ جنات مزارات لاہور اور قدیم اسلامی عمارات میں رہتے ہیں۔ شالامار باغ کے باغ میں ان کی دو بستیاں ہیں۔ اسی طرح حضرت داتا صاحب پیر مکی اور قلعہ لاہور میں بھی رہتے ہیں۔ بنو مارج اور دوسرے بہت سے قبائل دریائے راوی کے کناروں پر آباد ہیں۔ بالخصوص وہ جگہیں جہاں کھجوروں کے درخت ہوا کرتے تھے۔ وہاں یہ آباد تھے۔ کامران کی بارہ دری میں بھی ان کا ٹھکانہ ہے۔ میانی صاحب میں صاحب اسلام جنات رہتے ہیں۔

مسلمان جنات کے بعد لاہور میں عیسائی اور ہندو جنات ہیں۔ ان میں نسلی اور

خاندانی عصبیت پائی جاتی ہے۔ یہ جنات اب بھی میانی صاحب' دریائے راوی' گورا قبرستان کے علاوہ مندروں میں رہائش پذیر ہیں۔

جنات سے میری سب سے پہلی ملاقات میرے میاں جی نے کرائی تھی ہمارا آستانہ کچا راوی پر آباد تھا۔ میاں جی وہاں جنات کی حاضری لگاتے تھے۔ ہمارے آستانے کے قریب ہی عیسائیوں کا قبرستان تھا۔ یہ جنات وہاں سے پکڑے تھے۔ کیونکہ یہ ان کے سائلوں کو تنگ کرتے تھے۔ یہ 1958ء کی بات ہوگی۔ میاں جی نے ان جنات کو حاضر کیا تو میں بہت ڈرا۔ مگر انہوں نے مجھے ایک حلقے میں بٹھا کر میرے اوپر دم کر دیا اور ہاتھ میں چھری پکڑا دی تھی۔ اس لئے وہ جنات مجھے تنگ نہ کر سکے تھے۔ وہ عیسائی جن تھے۔ میاں جی نے انہیں اپنا مطیع بنالیا تھا۔ جنات سے دوسری ملاقات استاد مراد نے کرائی تھی۔ استاد مراد ایران کا رہنے والا تھا اور میرے میاں جی سے عملیات سیکھنے آتا تھا۔ وہ مجھے داتا صاحب لے گیا تھا۔ جس جن سے اس نے ملاقات کرائی۔ اس کا نام عبداللہ بن حی تھا اور اس کی عمر مبارک 1500 سال تھی۔ وہ سن رسیدہ جن انسانی شکل میں مجھے ملا تھا۔ اس ملاقات کے تاثرات آج تک میرے دل و دماغ پر نقش ہیں۔ اس کی موٹی موٹی جگر پاش نظریں' ٹھوس سانولا اور لانبا قد' چہرہ سفید داڑھی اور مونچھوں سے بھرا ہوا۔ سر کے بال بھی سفید اور شانوں تک دراز تھے۔ سر اور پورے بدن پر احرام باندھا ہوا تھا۔ استاد مراد سے میں نے کہا "استاد تم کہتے ہیں کہ اس کی عمر 1500 سال ہے لیکن یہ تو پچاس ساٹھ سال سے زیادہ کا نہیں لگتا۔"

استاد مراد نے مجھے سمجھایا "ناگی یار! یہ جن ہے انسان نہیں۔ اگر یہ اصل شکل میں تمہارے سامنے آجاتا تو تمہارا دم ہی نکل جاتا۔ ویسے تمہیں یہ بتا دوں کہ جن جس

چاہے شکل میں آسکتا ہے۔اسے قدرت نے یہ قوت دی ہے۔البتہ صالح جنات تماشا نہیں کرتے۔وہ جب انسانی شکل میں آتے ہیں تو وہ انسان کی اس عمر کا انتخاب کرتے ہیں جس عمر میں وہ خود سفر کر رہے ہوتے ہیں۔مثلاً عبداللہ بن حیٔ کی عمر 1500 سال ہے۔انسانی روپ اختیار کرے گا تو اس کی یہ عمر 70 سال کے انسان جتنی ہوگی۔البتہ اس کا بدن گرم بھٹی کی تپتا اور سلگتا ہی رہے گا اور اس پر چھائیاں اور جھائیاں نہیں پڑیں گی۔"

عبداللہ بن حیٔ ایک عبادت اور برگزیدہ جن تھا۔استاد مراد کا پرانا آشنا تھا۔ان دونوں کی پہلی ملاقات ایران میں ہوئی تھی۔یہ جن ایران میں دفن بزرگوں اور اولیاء کے مزارات کا پہرے دار تھا۔استاد مراد نے مجھے اس کے بارے میں بتا دیا تھا اور میں بے یقینی کے عالم میں اس کی باتیں سن رہا تھا۔مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔استاد مراد نے مجھے کہا" ناگی بازار جا کر مشکبور کی ایک بوتل لے آؤ۔"

"یہاں تو نے کوئی عمل کرنا ہے" میں اس سے پوچھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ استاد مراد عملیات کا آدمی ہے اور جب بھی وہ کسی قبرستان میں چلہ یا چوکی لگانے جاتا ہے تو مشکبور جیسی اشیاء ساتھ لے کر جاتا ہے۔

وہ بولی "عبداللہ کو تحفہ میں دینی ہے۔اسے مشکبور بہت پسند ہے"۔

میں بازار گیا اور بھاٹی کے ایک سٹال سے مشکبور خرید لایا۔جب واپس آیا تو استاد مراد دربار کے ایک کونے میں کھڑا گنبد کو دیکھ رہا تھا۔میں نے مشکبور اسے پکڑائی اور پوچھا۔

استاد تم گنبد کی طرف کیا دیکھ رہے تھے کہنے لگا"۔

"میں حضرت جی کے عقیدت مند جنات کی جماعت کو دیکھ رہا تھا۔یہ بغدادی جن ہیں"۔

میں نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا مگر اندھیرے میں سوائے کبوتروں کے مجھے کوئی اور شے نظر نہ آئی تو میں نے استاد مراد سے کہا"

''استاد مجھے تو کچھ نظر نہیں آ رہا ہے''۔

''تو انہیں نہیں دیکھ سکتا...... تیری باطنی نظر بند ہے''...... اس نے کہا اور پھر یکدم مؤدب ہو گیا۔ اس وقت گرم ہوا کا ایک تھپیڑا مجھ سے ٹکرایا۔ موسم خوشگوار اور ہوا تازہ تھی۔ میں حیران ہوا کہ یکدم ہوا گرم کیوں ہو گئی ہے۔ گرمی سے مجھے پسینہ آنے لگا اور میرا دل گھبرا گیا۔ موسم کی یکدم تبدیلی پر مجھے حیرانی تھی۔ دربار کے اندر خوشبویات پھیلی ہوئی تھیں مگر اسی لمحہ مجھے گرم ہوا کے تھپیڑوں سے ایک عجیب سی مسحور کن سی خوشبو آئی۔ میں نے گھبرا کر استاد مراد کی طرف دیکھا۔ وہ میری حالت سمجھ گیا اور بولا ''بغدادی جنات کی جماعت ہمارے سامنے آ کر بیٹھ گئی ہے۔ عبداللہ بن حیٔ ان کا استقبال کر رہے ہیں اور ان سے میل ملاقات ہو رہی ہے۔ ناگی کاش تو یہ دلفریب اور ہوشربا منظر دیکھ سکتے''۔

''استاد مجھے بھی یہ منظر دکھا دے ناں''۔

میں نے ضد کی' حالانکہ اس وقت گرمی سے میرا بدن تپنے لگا تھا۔ مگر دل میں تمنا بیدار ہو چکی تھی کہ بغدادی جنات کو لازماً دیکھنا ہے۔

استاد مراد نے عبداللہ بن حیٔ سے بڑی مشکل سے اجازت لی اور وہ ایک خاص عمل کے ذریعے میری باطنی آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے ہی لمحہ میں ماحول سے بیگانہ ہو گیا اور مجھے جنات کا وہ گروہ نظر آ گیا جو سر سے پاؤں تک احرام میں ملبوس تھا۔ ان کے پاؤں میں نیلے چپل تھے اور سب ایک دائرہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے درمیان ایک بزرگ صورت جن بیٹھا تھا اور تسبیح کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر عبداللہ بن حیٔ جیسی داڑھی تھی۔ سانولی رنگت اور بھرپور مردانہ وجاہت کے نقوش کا مالک تھا۔ عبداللہ بن حیٔ اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور سب فارسی زبان میں آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر بعد عبداللہ بن حیٔ اٹھا اور اس نے استاد مراد کے ہاتھ سے مشکبو پکڑی اور جنات کے گروہ پر چھڑک دی۔ ایک عجیب و دلکش مسحور کن خوشبو فضا میں پھیل گئی اور

جنات خشوع وخضوع اور بھرپور جذب ومستی کے ساتھ درود پاک ﷺ کا ذکر کرنے لگے۔ یہ مجلس عقیدت اور محبوب خدا ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے والے جنات پر بے خودی چھا گئی تھی۔ میرے لئے ماحول نور میں ڈوب گیا تھا۔ مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور میں بھی درود پاک ﷺ پڑھنے لگا۔ بہت دیر گزر گئی میں اپنے آپ سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ تقریباً عشاء کا وقت ہو گیا تھا۔ جنات نے دربار میں ہی نماز پڑھی۔ امامت عبداللہ بن حیؒ نے کرائی۔ نماز کے بعد ذکر خدا اور ذکر رسول ﷺ کی محفل شروع ہوئی تو جنات نے اور زبان میں بولنا شروع کر دیا۔ یہ عقیدت بھرے لمحے میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔ آخر میں جنات نے تبرک تقسیم کیا۔ آب زم زم کا پانی بھی وہ ساتھ لائے تھے۔ مجھے پلایا اور انواع واقسام کے پھل کھلائے۔ رات اب خاصی ہو چلی تھی۔ غالباً یہ چاند کی چودھویں رات تھی۔ چاند نے پورے آسمان پر نور کی چادر پھیلائی تھی۔ بغداد کے جنات نے اپنے خاص ذکر کرنے تھے۔ لہذا عبداللہ بن حیؒ نے ہمیں کہا کہ آپ لوگ اب چلے جائیں۔ میں واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔ مگر استاد مراد نے مجھے سمجھایا ''کل پھر ملاقات ہوگی۔ اب چلتے ہیں''۔ وہ رات اور اگلا دن میں نے بڑی مشکل سے گزارا اور بار بار استاد مراد سے پوچھتا رہا کہ آج کس وقت جنات سے ملاقات ہوگی۔ خیر عشاء کے وقت اس نے بتایا کہ چلو پیر مکی چلتے ہیں۔ ہم وہاں پہنچے تو ہر سو سنسانی سی پھیلی ہوئی تھی۔ مزار پر چہل پہل بھی نہیں تھی۔ ایک آدھ عقیدت مند دربار میں موجود تھا۔ ہم دونوں بڑی بے تابی سے جنات کا انتظار کرنے لگے۔ مجھے بڑی بے تابی اور بے قراری تھی اور بار بار استاد مراد سے پوچھ رہا تھا کہ بغدادی جنات کب آئیں گے۔

ہمیں وہاں کھڑے ہوئے چار گھنٹے گزر گئے، دربار خالی ہو چکا تھا اور اگربتیوں کی خوشبو اور گھی کے چراغوں سے ماحول پر روحانی کیفیت طاری تھی۔ میں اب ناامید ہو گیا تھا کہ یکا یک دربار کے قریب درختوں پر بیٹھے پرندوں میں ہڑبونگ مچ گئی اور باہر کہیں گلی میں سوئے ہوئے کتے جاگ اٹھے اور بھونکنے لگے۔ پرندوں نے شور مچایا۔

"لو آ گئے بغدادی جنات"۔

استاد نے بتایا کہ جانور اور پرندے جنات کو دیکھ سکتے ہیں اس لئے انہیں دیکھتے ہی وہ چیخ وپکار کرنے لگتے ہیں۔ میں استاد کی باتوں میں الجھا ہوا تھا کہ اچانک میرے کاندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔ میں نے اچانک پلٹ کر دیکھا عبداللہ بن حیٔ دھیمی مسکراہٹ لئے کھڑا تھا۔

"تمہیں بہت انتظار کرنا پڑا ہے"۔ اس نے کہا اور بولا "اصل میں بغدادی مہمانوں نے لاہور اور پنجاب کے دوسرے بزرگوں کے مزارات پر بھی حاضری دینی تھی اس لئے دیر ہوگئی۔ ویسے بھی ان میں سے کئی جنات کی لاہوری جنات کے ساتھ رشتہ داریاں ہیں۔ اس لئے وہ ان سے ملنے چلے گئے تھے۔

اس کی بات سن کر میرے ذہن میں بہت سوالات اٹھے۔ مگر میں خاموش رہا اور سوچا کہ پھر کبھی یہ سوال کروں گا۔

عبداللہ بن حیٔ ہمیں مزار کے اندر لے گیا۔ دیکھا تو وہاں بھی جنات درود پاک ﷺ کی محفل سجائے بیٹھے تھے۔ میں بھی مؤدب ہوکر ان کی محفل میں شریک ہوگیا۔

ایک خوش الحان جن جس نے احرام باندھا ہوا تھا اور اس کی کالی دراز زلفیں اور داڑھی نے جس کے چہرے کو انتہائی پر جمال مرد بنایا ہوا تھا۔ پرسوز آواز میں درود ابراہیمی ﷺ پڑھ رہا تھا۔ اس کی آواز نے محفل پر وجد طاری کر دیا تھا۔ مجھے بے پناہ خوشی ہو رہی تھی اور قلب و ذہن پر خوشگوار اثرات مرتب ہو رہے تھے۔ استاد مراد بھی خشوع وخضوع کے ساتھ درود پاک کی محفل میں شریک تھا۔ بعد میں اسی جن نے جب پنجابی میں نعت شریف پڑھنی شروع کی تو محفل کا رنگ ہی بدل گیا۔ تمام جنات ہم آواز ہو کر نعتیں پڑھ رہے تھے۔ میں اس مبارک محفل میں اپنی شرکت کو باعث فخر گردان رہا تھا۔ پنجابی کے بعد بغدادی جن عربی اور فارسی میں نعتیں پڑھنے لگے۔ میں ان علم کی تابانیوں

سے منور مخلوق کے جذب وعقیدت کے مناظر دیکھ کر ندامت سی محسوس کرنے لگا تھا اور میں انسانوں کا ان جنات سے موازنہ کرنے لگا۔ میں نے بہت سے نیک لوگوں اور بزرگوں کو دیکھا اور ان کی عقیدت بھری محفلوں میں شرکت کی تھی مگر ایسا روح پرور ماحول پہلے نہ دیکھا تھا۔

محفل کے آخر میں بغدادی جنات نے لاہوری جنات کو تحائف پیش کئے۔ عبداللہ بن حیؔ نے ایک بغدادی جن کو میرے پاس بھیجا۔ اس کے ہاتھوں میں بڑی خوبصورت تسبیح اور سنہری تاروں سے بنی ہوئی ایک ٹوپی تھی۔ اس نے مجھے یہ تحفہ تھما دیا جسے میں نے چوم کر پاس رکھ لیا۔ یہ تحفہ برسوں تک میرے پاس رہا لیکن جب شاہ ایران کے دور میں مجھے ایران جانا پڑا۔ وہاں یہ تحائف گم ہو گئے تھے۔ جن کا مجھے زندگی بھر افسوس رہا۔

جنات کی اس محفل میں عبداللہ بن حیؔ نے بغدادی جنات کو اپنے چند مسائل بتائے۔ میں ان کی زباں سے آگاہ نہیں تھا۔ ابھی جنات کے درمیان بات چیت ہو رہی تھی کہ ایک دلخراش اور تیز آواز سنائی دی۔ میں آواز سن کر ہراساں ہو گیا کہ عبداللہ بن حیؔ نے اس آواز پر شدید ردعمل ظاہر کیا۔ اس نے اپنے ایک لاہور جن سے کہا۔ ’’اس شیطان کے بچے کو سنبھال کر رکھو کہیں ہماری مجلس کو ناپاک نہ کر دے۔‘‘

اسی لمحہ ایک زوردار طمانچے کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ چیخا تھا۔ مگر اس بار اس کے لہجے میں بے چارگی تھی۔ وہ منمناتے ہوئے بولا۔

’’بابا جی اسے کہیں اب مجھے نہ مارے میں کچھ نہیں کروں گا......‘‘

عبدالکریم اسے اب کچھ نہ کروں.........‘‘ عبداللہ بن حیؔ یہ کہہ کر دوبارہ اپنے مہمانوں کے ساتھ مشغول ہو گیا مگر اسی لمحہ وہ چیخ دوبارہ گونجی تو عبداللہ بن حیؔ طیش میں اٹھا مگر اسی لمحہ وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر دوسرے ہی لمحہ ایک زوردار طمانچہ اور

دلخراش چیخیں سنائی دیں۔

"میں تجھے جلا کر راکھ کر دوں گا بد بخت....." پھر عبداللہ نے اپنے ساتھی سے سخت لہجے میں کہا........"اسے لے جاؤ اور کالے کنوئیں میں ڈال دو........."

"باباجی.....میں اب کچھ نہیں کروں گا۔ بس ایک موقع اور دے دیں........" گڑگڑا کر عبداللہ بن حئیٰ سے معافیاں مانگنے لگا تھا۔لیکن اس کے ساتھی جنات اسے گھسیٹ کر لے گئے۔

عبداللہ بن حئیٰ دوبارہ ظاہر ہوا اور بغدادی جنات سے معذرت کرتے ہوئے بولا!"یہ عیسائی جن ہے۔یہ بہت عرصے سے پیر مکی کے مسلمان جنات کو تنگ کر رہا تھا وہ جب بھی وہ محفل لگانے یہاں آتے تھے تو یہ یہاں نجاست پھیلا دیتا تھا۔اس کی مجھے شکاتیں مل رہی تھیں جس پر عیسائی قبیلے کے سردار کو کہا کہ وہ اسے باز کرے۔مگر اپنے سردار کے کہنے پر بھی یہ باز نہیں آیا۔اس حرامی کو ایک ہندو عامل نے اپنا موکل بنایا ہوا ہے۔اس لئے بڑی غنڈہ گردی کرتا ہے۔ہمارے ساتھیوں کو یہ کہہ کر ڈراتا رہا ہے کہ وہ اپنے عامل کے ذریعے انہیں مروا دے گا.........آج میں نے یہ محفل اس لئے یہاں سجائی تھی تا کہ اگر یہ یہاں آیا تو اسے پکڑ لوں.....اللہ کے حکم سے میں اسے پکڑنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔لیکن یہ شرارتوں سے باز نہیں آ رہا۔اب کالے کنوئیں میں جلاد جنات کے سپرد کر دیا ہے۔انشاءاللہ اس کا جوش نکال دیں گے"۔

"عبداللہ یہ کافر جنات زیادہ تنگ کرنے لگے ہیں تو ہمیں حکم کریں۔ہم اپنے ان جنات کو یہاں مقرر کر دیتے ہیں جو لاہور کے دینی مدرسوں میں قرآن پاک حفظ کرنے آتے ہیں"بغدادی جنات نے کہا۔

"نہیں.....ہمیں اللہ کے بزرگوں کی طرف سے سخت ہدایات ہیں۔بزرگ

ہستیوں کا کہنا ہے کہ لاہور میں چونکہ بہت سے اولیائے کرام اور عارفین آسودہ خاک ہیں۔اس لئے اگر یہاں باہر سے جنات کو اس مقصد کے لئے لایا گیا تو اس طرح کافر جنات بھی دوسرے ملکوں سے کافر جنات کے لشکر بلالیں گے لہذا ہم یہاں کوئی فتنہ پیدا نہیں کرنا چاہتے''

میں ان کی گفتگو سن کر دم بخود تھا۔ یہ محفل ایک گھنٹہ اور چلی اور پھر ختم ہوگئی۔ استاد مراد کے ساتھ جب میں مزار سے باہر تو نرم نرم اجالا پھیل رہا تھا۔ ہر تو رانیت نظر آ رہی تھی۔ میرے ذہن میں بہت سارے سوالات جاگ رہے تھے۔ میں نے استاد مراد سے پوچھا۔''استاد کیا سارے جنات ہی درود پاک ﷺ پڑھتے ہیں۔''

''ہاں ناگی...... پہلے میں بھی حیران ہوا کرتا تھا کہ مسلمان جنات کے گروہ جب بھی اکٹھے ہوتے ہیں وہ درود پاک کا ورد کیوں کرتے ہیں؟ پھر مجھے عبداللہ بن حی نے بتایا کہ کائنات جو اسرار کے پردوں میں پوشیدہ ہے اس کا ہر ذرہ اور مخلوق سبحان اللہ اور درود پاک ﷺ کا ورد کرتی رہتی ہے۔ درود پاک ﷺ جنات کی خوراک ہے۔ یہ انہیں روحانی اور جسمانی تقویت پہنچاتی ہے۔ لہذا اس نے مجھے بھی ہدایت کی کہ میں درود پاک پڑھا کروں۔ پس میں برسوں سے درود پاک ﷺ پڑھ رہا ہوں۔ اور یہ اس کا معجزہ ہے کہ اللہ نے میرے لئے دنیا کی مشکلات آسان کر دی ہیں......''

''استاد...... یہ کالا کنواں کہاں ہے؟ میں پوچھا

''کالا کنواں راوی کے کنارے ہے'' اس نے کہا

''راوی کے کس طرف......'' میں نے دوبارہ پوچھا۔

''یہ کنواں نظر نہیں آتا......'' استاد نے مجھے کالے کنوئیں کی جگہ کے بارے میں بتایا اور کہا......''مسلمان جنات نے یہ جگہ زنداں کے طور پر بنائی ہوئی ہے۔ یہاں کافر

جنات کو سزائیں دی جاتی ہیں"۔

استاد مراد نے بات جاری رکھی اور بتایا "یہ جگہ عاملین کو بھی معلوم ہے۔ اس لئے بعض کالا علم کرنے والے عامل اس جگہ کے آس پاس چوکی لگا کر تسخیر جنات و موکلان کے عمل کرتے ہیں"

"استاد اب عبداللہ بن حیّ سے کہاں ملاقات ہوگی....." مجھے جنات کی محفلوں میں بیٹھنے کا جنون ہوگیا تھا لہٰذا میں نے بے قراری کا اظہار کیا تو استاد مراد نے کہا"

ناگی! جنات کی محفلوں میں تم جیسے انسان زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتے۔ اس کے لئے تمہیں کچھ باطنی علوم سیکھنے ہوں گے....."

استاد مراد جانتا تھا کہ میں عملیات کی دنیا کا باغی تھا..... لیکن اس نے مجھے جنات کی دنیا کے مرض عشق میں مبتلا کر دیا تھا۔ لہٰذا میں نے جب یہ کہا کہ میں باطنی علوم سیکھ لوں گا..........تو اس نے مجھے کہا کہ اب جنات سے اگلی ملاقات اس وقت ہوگی جب میں پہلے چلے میں بیٹھوں گا۔ ہم اس وقت پیدل چل رہے تھے اور اجالا پھیل رہا تھا۔ لہٰذا ہم دونوں نے فجر کی نماز داتا صاحب میں ادا کی اور واپس گھر کی طرف چلنے لگے تو مجھے اچانک محسوس ہوا کہ کوئی خوشبودار ہیولا بھی ہمارے ساتھ ہے۔ میں نے جب اس جانب دیکھا تو استاد مراد اس ہیولے کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔

مجھ پر بہت جلد اس پراسرار ہیولے کا عقدہ کھل گیا۔ یہ ایک بغدادی نوجوان جن تھا جو لاہور کے ایک دینی مدرسے میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ یہ اس رات کی بات ہے استاد مراد مجھے میانی صاحب لے گیا جہاں میری اس طالب علم سے ملاقات کرائی گئی۔ میانی صاحب میں بہت سے اولیاء کی قبریں بھی ہیں۔ یہ بغدادی جن لاہوری جنات کے ایک خاندان کے مہمان کے طور پر وہاں رہتا تھا۔ اس کا نام ابوطلحہ تھا۔ اس کی عمر 150

سال تھی۔ وہ ابھی بلوغت میں قدم رکھ رہا تھا۔ اسے لاہور جنات کے اس خاندان کی لڑکی (جن زادی) سے عشق ہو گیا تھا اور وہ اسے حاصل کرنے کے لئے استاد مراد سے مدد حاصل کر رہا تھا۔ استاد مراد کی زبانی یہ باتیں سن کر میں بہت حیران ہوا تو اس نے بتایا کہ جنات کے رسم و رواج اور معاشرتی زندگی بھی انسانوں جیسی ہے۔ وہ بھی عشق و محبت کرتے ہیں۔ استاد مراد نے ابوطلحہ کو ایک عمل بتایا اور کہا کہ وہ اسے ادا کرے۔

مجھ پر عقدہ کھلا کہ میانی صاحب میں کم وبیش 200 جنات کے خاندان قیام پذیر تھے۔ ان میں سے اکثریت قبرستان کے گڑھوں اور بوڑھے درختوں کی کھوہ میں رہتی تھی۔

مجھے ابوطلحہ کی ذات میں دلچسپی ہو گئی اور وہ بھی مجھ سے مانوس ہو گیا۔ اس نے بتایا کہ اس کے والد نے دیوبند کے ایک مدرسے سے اسلامی تعلیمات حاصل کیں۔ اس کا والد قرآن پاک کا حافظ تھا۔ ابوطلحہ کے دو بھائی بھی اس سے پہلے لاہور کے اسی مدرسے میں تعلیم حاصل کر چکے تھے۔ اس جن زادے کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ جنات جس دینی مدرسے سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کا مسلک اور فرقہ بھی اسی مدرسہ کے نظام کے تحت پرورش پاتا ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ عبداللہ بن حیؒ اور ابوطلحہ سے جن دنوں میری یہ ملاقاتیں ہو رہی تھیں ان دنوں لاہور میں بہت کم پیشہ ور عامل تھے۔ مگر ان میں بھی رقابت تھی۔ میرے والد میاں جی اکثر ان عاملوں کی مکروہ حرکات سے تنگ آکر ان کے خلاف جنگ کرتے رہتے تھے۔ ان عاملوں کا یہ دعویٰ ہوتا تھا کہ ان کے قبضہ میں جنات ہیں۔

مجھ پر جب جنات کی پراسرار دنیا آشکار ہوئی اور مجھے ان کے قریب رہنے کا موقع ملا تو مجھ پر ان کے بے شمار بھید کھلے۔ ان میں سے نمایاں بھید یہ تھا کہ اکثر عامل جھوٹ بولتے تھے۔ ان کے پاس چند ایک ارواح یا موکل ہوتے تھے وہ جنات کو قابو

کرنے کی قوت سے محروم تھے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس عاصی اور ناچیز کو اپنی پراسرار مخلوق کے حالات جاننے اور انہیں قریب سے دیکھنے اور ان کا مشاہدہ کرنے کے علاوہ ان سے کام لینے کی قوت و استطاعت بخشی۔ میں نے ان واقعات کے بعد بہت جلد تسخیر جنات کے وظائف کیے اور جب اس پر مجھے دسترس ہوگئی تو یہ دنیا میرے لئے نت نئے تجربات کا پیش خیمہ بنی۔ میں جب ایران، بھارت اور لندن گیا تو وہاں مجھے بہت سے ایسے عاملین سے ملنے کا موقع ملا جو جنات کو اپنے قبضہ میں رکھتے تھے۔ ان کے جناتوں سے ملاقاتیں کر کے مجھے پوری دنیا میں آباد جنات کے حالات جاننے کا بھی موقع ملا۔ میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔ آخر میں، میں اس بات کا دعویٰ کرتا ہوں کہ آج بھی پاکستان میں 99 فیصد ایسے عامل ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں کہ ان کے قبضہ میں جنات ہیں۔ میں ایسے تمام عاملوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنے جنات کے ساتھ میرے مقابلے پر آئیں۔

یورپی عامل اور اس کی بدروحیں

اہل یورپ کو ہم مہذب قوم خیال کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ قوم جتنی شیطانی علومات کی پروردہ ہے کوئی اور نہیں ہے۔ یورپ سے امریکہ اور افریقی صحراؤں تک ایسے انگریز عامل ملیں گے جو جادوٹونہ کرتے ہیں اور جنات وشیاطین سے کام لیتے ہیں۔ یہ بلیک میجک ماسٹر' وچ ڈاکٹر کہلاتے ہیں۔ یورپ کی تاریخ گواہ ہے کہ کالا جادو یہاں پروان چڑھا اور آج بھی ان ملکوں میں کالے علم کے ماہر جادوگر ہر سال میلے لگاتے ہیں۔ یورپی عاملین ہندوستانی عاملوں سے افضل تصور کئے جاتے ہیں۔ ایک ایسے عامل سے میری 2000ء میں لندن میں ملاقات ہوئی۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کتاب زیرنظر میں اس عامل سے ہونے والی ملاقات اور پیش آنے والے واقعات سے آپ کو بھی آگاہ کردوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ یورپ میں کالے علم کے ماہر لوگ کیا کچھ کرتے ہیں۔

مجھے لندن آئے ہوئے یہ تیسرا دن تھا۔ شام ہو رہی تھی اور موسم قدرے خنک تھا۔ ایک ڈچ جوڑے کا زائچہ بنانے کے بعد میں اٹھنے ہی والا تھا کہ میری سیکریٹری ریٹا عجیب ہیجانی انداز میں اندر آئی۔ ناگی صاحب!''افریقی جادوگر جیکسن آئے ہیں۔ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔''

''انہیں کہیں کہ پہلے وقت لے کر آئیں۔'' میں نے اپنے اصولوں کے مطابق کہا۔'' میں اب اٹھ رہا ہوں۔ اسے کہہ دیں کہ کل تشریف لائے۔''

ریٹا کے چہرے پر ناگوار تاثرات ابھرے لیکن میری ہدایت پر اس نے عمل کیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے اطلاع دی۔ وہ چلا گیا ہے اور اس نے آپ کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی ہے''۔

مجھے.....مگر کیوں..........''میں نے تعجب سے دریافت کیا۔

''اس نے کل لنچ کا وقت دیا ہے اس نے درخواست کی ہے کہ اگر ناگی صاحب اس کا لنچ قبول کر لیں تو یہ اس کی خوش قسمتی ہوگی۔''سکریٹری نے بتایا۔

''کیا تم اسے جانتی ہو.....''میں نے سیکریٹری سے دریافت کیا تو وہ بولی۔

''میں نے اس کے چرچے تو سنے ہیں مگر آج پہلی بار اسے دیکھا ہے اس کا نام جیکسن ہے اور کالے علم کا ماہر بلکہ خطرناک ترین جادوگر ہے۔''

''تمہارا کیا خیال ہے اس دعوت قبول کر لینی چاہیے مس ریٹا''۔

''ہاں.....وہ خود ملنے آیا اور پھر دعوت دے کر چلا گیا ہے۔ لہذا ہمیں اخلاقی طور پر اس کی دعوت کو ٹھکرانا نہیں چاہیے.....''میں نے محسوس کیا کہ ریٹا کی اپنی بھی خواہش پیدا ہو چکی تھی اور وہ جیکسن سے ملنا چاہتی تھی۔

''تم چلو گی ساتھ''میں نے دریافت کیا۔

''ہاں.....اگر آپ ساتھ لے جانا پسند کریں تو''اس نے ممنونیت سے کہا

''مس ریٹا تم اس کے بارے میں اور کیا جانتی ہو......''میں نے اندازہ لگایا کہ وہ جیکسن کے بارے میں یقیناً کچھ نہ کچھ جانتی ہوگی۔ برمنگھم جیسے علم پرور شہر میں رہنے والی ریٹا کو آسٹرالوجی سے دلچسپی تھی اور ظاہر ہے کہ اس علم کے رسیا اپنے مطلب کے انسان سے آگاہ ہوتے ہیں جو ان مخفی علوم سے منسلک ہوتا ہے۔

''جیکسن میجک پاور کا نام ہے ناگی صاحب.........''وہ بتانے لگی''بلیک میجک میں

اس کا کوئی ثانی نہیں.........وہ کالے علم کی طاقت سے سیکس کی دوائیاں بنا کر بیچتا ہے۔ اسی سال کا بوڑھا جوڑا بھی اگر اس کے پاس چلا جائے تو جوان ہو کر واپس آتا ہے.........'' ریٹا پر تجسس انداز میں جیکس کا تعارف کرا رہی تھی۔

''تو پھر طے ہو گیا.........ہم کل ملیں گے.........تم کل صبح اسے اطلاع کر دو''۔

میں اور ریٹا اگلی دو پہر کو وقت مقررہ پر میجک کنگ جیکسن کے دفتر میں پہنچے تو اونچے قد کا ایک سیاہ فام شخص جس نے ٹی شرٹ اور جین پہنی تھی ہمارے استقبال کے لئے باہر نکلا اور آتے ہی میرے گلے لگ گیا اور بولا ''میں جیکسن ہوں.....''

میرے ذہن میں تھا کہ سیاہ فام جادوگر کے لمبے لمبے بال ہوں گے اور آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی ہوگی۔ مگر یہ شخص قدرے معقول اور مہذب دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے جب معلوم ہوا کہ ناگی صاحب پاکستان سے آئے ہیں اور ان کی اپنے ملک میں بے حد شہرت ہے تو میں نے سوچا کہ مجھے ان کا دیدار کرنا چاہیے.....'' جیکسن مجھے اپنے دفتر میں لے آیا اور عاجزی وانکساری سے کہنے لگا'' ۔ میں معافی چاہتا ہوں کل وقت لئے بغیر آپ کے ہاں چلا گیا''۔

''مجھے شرمندہ نہ کریں.....'' میں نے کہا۔'' اگر معلوم ہوتا کہ ایک بڑا عامل میرے در پر آیا ہے تو میں آپ کے استقبال کے لئے خود باہر آتا.........'' میں نے شرمندگی سے کہا یونہی ہمارے درمیان رسمی باتیں ہوتی رہیں۔ اس دوران میں اس کے دفتر کا معائنہ کرنے لگا۔ کمرے میں چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب جل رہے تھے دیواروں پر جانوروں کی کھوپڑیاں، کھالیں اور مختلف اعضاء لٹکے ہوئے تھے۔ ایک پنجرے میں الو اور سیاہ جنگلی بلیاں قید تھیں۔ جبکہ ایک مرتبان میں بچھو اور سیہہ کے کانٹے رکھے ہوئے تھے۔ مجھے گمان ہوا کہ اس شخص نے یقیناً کسی ہندوستانی عامل سے کالے علوم سیکھے ہیں کیونکہ اس کی دوکان میں عملیات کا جو سامان رکھا تھا وہ

دیسی عاملوں کے عملیات کا سامان تھا۔ افریقی عاملوں اور گورے عاملوں کے بارے میں اتنا تو میں جانتا ہی تھا کہ وہ ایسی اشیاء کی بجائے سور اور کالی بلیوں کے خون اور ہڈیوں پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا:

''میں نے چرن داس سوامی سے کالے علم سیکھے ہیں۔ وہ آج سے چالیس سال پہلے جمیکا میں نئے کالے علوم کی تلاش میں آیا تھا۔ اس وقت میری عمر 18 سال تھی۔ میں نے اس کی سیوا کی اور ہر اس جگہ جہاں وہ چلہ کاٹنے جاتا میں اس کے ساتھ رہتا تھا۔ پس اس نے خوش ہو کر مجھے بھی چند عمل سکھائے اور پھر جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے سارے علوم میرے سپرد کر دیئے۔ بڑا گرو مہان تھا۔'' اس نے ایک انسانی کھوپڑی کی طرف اشارہ کیا جو بڑے سلیقے کے ساتھ اس کی بائیں جانب دیوار میں بنے ہوئے ریک پر رکھی تھی اور اس کے نیچے پھول پڑے ہوئے تھے............ ''یہ میرے سوامی جی کی کھوپڑی ہے۔''

جیکسن بڑے نرم و ملائم اور فخریہ انداز میں مجھے بتا رہا تھا۔ نہ اس کے لہجے میں کالے عاملوں جیسی کرختگی تھی نہ کراہت اور نہ تکبر۔

مجھے جیکسن کی ذات میں دلچسپی پیدا ہو گئی اور ہماری گفتگو کالے و نوری علوم کے حوالے سے طویل تر ہوتی چلی گئی۔ اس دوران ہماری بے تکلفی بڑھ گئی تو جیکسن نے اپنا ہاتھ میرے آگے کر دیا اور کہا۔

''ناگی صاحب! آپ آسٹرالوجی کے شاہ ہیں۔ میرا ہاتھ تو دیکھ کر بتائیں کہ میں کیسا انسان ہوں۔''

ایک ماہر عملیات اگر دوسرے ماہر عملیات سے ایسا سوال کرے تو اس کے لئے یہ بات امتحان سے کم نہیں ہوتی۔ میں نے اس کے ہاتھ کا مطالعہ کیا۔ پھر اس کا زائچہ بنانے لگا۔ چند ہی منٹوں بعد اس کا سارا حساب کتاب کر لیا اور کہا: ''مسٹر جیکسن اگر میں جھوٹ نہیں بول رہا تو یہ ہاتھ

ایک سفاک ترین انسان کا ہاتھ ہے۔ ایک ایسے انسان کا ہاتھ جو ابلیس کا پیروکار ہے اور جنسی درندہ ہے''۔

جیکسن نے بے اعتباری سے میری طرف دیکھا پھر مسکرایا اور بولا ''ناگی صاحب میں آپ کو مان گیا ہوں آپ کا قیافہ درست ہے۔

''مسٹر جیکسن یہ قیافہ نہیں بلکہ میرے علم کی بیان کردہ حقیقت ہے''۔

''اور کچھ بتائیں......'' اس نے استفسار کیا۔

''میرے حساب کے مطابق آپ نے شادی نہیں کی۔ کیونکہ اس ہاتھ کے حامل شخص کا گزارہ شادی سے نہیں ہو سکتا۔ ایسا شخص عورتوں کا رسیا ہوتا ہے۔''

میری صاف گوئی اور انکشافات سے مس ریٹا آنکھیں جھپکنا بھول گئی۔ وہ اس دوران ہمارے پاس ہی بیٹھی تھی۔ جیکسن نے لاپروائی سے کندھے اچکائے اور پھر معنی خیز مگر دہشت خیز نظروں سے مس ریٹا کو دیکھنے لگا۔ اس کی جنسی درندگی اور ہوس بیدار ہو رہی تھی۔ ریٹا اس کی آنکھوں کا پیغام سمجھ رہی تھی۔ میں نے غنیمت جانا اور مس ریٹا سے کہا ''مناسب ہو گا آپ کچھ دیر باہر بیٹھیں''۔ مجھے خدشہ تھا کہ اس کالے عامل کی آنکھوں میں عورتوں کو مسمرائز کرنے کی شیطانی طاقت ہے۔ ریٹا اس کی آنکھوں کے سحر میں جکڑی گئی تھی۔ مگر میرے بار بار توجہ دلانے پر وہ سمجھ گئی اور باہر چلی گئی۔ اس کے باہر جاتے ہی جیکسن نے زوردار قہقہہ لگایا اور بولا۔

''ناگی صاحب! یہ لڑکی بہت پیاری ہے۔''

''لیکن مسٹر جیکسن میں جنسی درندہ نہیں ہوں اور نہ ہی عورتوں سے مجھے رغبت ہے۔ میرے علم کا تقاضا ہے کہ میں ہر وقت وضو میں رہوں''۔

میں نے اسے نوری علم کے بارے میں بتایا تو وہ بولا۔

''ناگی صاحب! اس طاقت کا کیا فائدہ جو آپ کو جسمانی و روحانی سکون نہ دے سکے۔''

''یہ شیطانی علم کی ترغیب ہے۔ مسٹر جیکسن اور یہی اس کالے علم کی پہچان ہے کہ شیطانی علوم پر عمل کرنے والا انسان' انسان نہیں رہتا بلکہ اس کی درندگی اور جنسیت بیدار ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ جسمانی اختلاط میں ہی لذت وسکون تلاش کرتے ہیں۔ کاش مسٹر جیکسن تم روحانی علوم کو بھی سمجھ سکتے۔''

جیکسن نے اس دوران فریج سے ایک محلول نکالا اور مجھے پینے کے لئے کہا میں نے پوچھا ''یہ کیا ہے''؟

''یہ میرا وہ مشروب ہے جس کو پینے کے بعد بوڑھے بھی جوان ہو جاتے ہیں''۔

''یہ شراب ہے'' میں نے پوچھا۔

''نہیں یہ وہ آب حیات ہے جو میرے گرو نے مجھے دیا تھا۔ یہ شراب سے بڑھ کر ہے۔'' اس نے محلول کو لبوں سے لگایا تو ایک عجیب سی بو میرے نتھنوں سے ٹکرائی۔ وہ بولا ''یہ بلیات کے مرکبات سے بنایا گیا ہے۔ جانوروں کی چربی اور خون کی آمیزش سے یہ محلول تیار کیا گیا ہے اس سے سیکس کی قوت بڑھ جاتی ہے'' جیکسن فخر سے کہہ رہا تھا اس دوران اس نے اپنے گرو کی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا اور بولا۔ ''آئیں میں آپ کو اپنی چلہ گاہ دکھاؤں''

یہ کہہ کر وہ مجھے ایک بغلی کمرے میں لے گیا۔ کمرہ گھپ اندھیرے میں غرق تھا اور بدبو دار اور تعفن سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک گرین بلب جلایا تو کمرے میں رکھی اشیاء دیکھ کر میں پریشان ہو گیا۔ مختلف جانوروں کی ہڈیاں اور گوشت کے ٹکڑے مختلف کونوں میں رکھے ہوئے تھے۔ جبکہ دس بارہ مرتبانوں میں لال محلول بھرا ہوا تھا۔ جیکسن بتانے لگا ''ناگی صاحب! یہ وہ اشیاء ہیں جن پر میں عمل پڑھ کر اپنے سائل کے مسائل حل کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ عمل کے لئے گرجا گھروں اور قبرستانوں میں بھی جاتا رہتا ہوں۔ یہاں وہ سب سہولیات حاصل ہیں جو افریقہ اور انڈیا کے عاملوں کو دستیاب ہوتی ہیں۔ کبھی کوئی بڑا چلہ کاٹنا ہو تو ہم دور افتادہ گاؤں اور فارمز وغیرہ میں چلے

جاتے ہیں۔ میں زیادہ تر کام بدروحوں سے لیتا ہوں"۔ یہ کہہ کر جیکسن ایک صاف ستھری جگہ پر کھڑا ہو گیا اور بولا۔ "میں بدروحوں کو حاضر کر رہا ہوں" یہ کہہ کر وہ بلند آواز میں کچھ پڑھنے لگا۔

میں ہمہ تن گوش تھا مگر احتیاطاً میں نے اپنی حفاظت کے خیال میں وظیفہ پڑھ لیا تھا اور پاس رکھی چھری اٹھالی تھی۔ جیکسن نے یہ دیکھا تو ہنس کر بولا"۔ ناگی صاحب! یہ میری بدروحیں ہیں آپ کو پریشان نہیں کریں گی"۔

"بدروح کسی کی سگی نہیں ہوتی" میں نے کہا

"لیکن میری موکل بدروحیں صرف میری ہیں" جیکسن نے دعوے اور تکبر کے ساتھ کہا تو مجھے شرارت سوجھی

"اگر میں تمہاری بدروحوں کو تم سے گمراہ کر دوں تو ...." میں نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو وہ اپنا عمل ادھورا چھوڑ کر میرے پاس آ گیا۔ اس بار اس کے چہرے پر دہشت اور آنکھوں میں درندگی تھی۔ وہ اپنی مٹھی کو زور سے بھینچتے ہوئے بولا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر میری موکل بدروحیں آپ کے کہنے پر گمراہ ہو گئیں تو میں آپ کو اپنا گرو مان لوں گا"۔ جیکسن سنجیدہ ہو گیا تو مجھے بھی اپنے علوم کی آبرو کا احساس ہوا لہذا میں نے اس کی دعوت قبول کر لی اور کہا۔

"جیکسن تم بدروحوں کو بلاؤ......"

اس کے ساتھ ہی میں اس سے پانچ گز کے فاصلے پر حصار قائم کر کے اس کے اندر کھڑا ہو گیا اور ایک زود اثر وظیفہ پڑھنے لگا۔ ادھر جیکسن آنکھیں بند کر کے دہشت انگیز انداز میں عمل پڑھ رہا تھا۔ اس لمحہ اس نے گرین لائٹ آف کر دی اور کمرہ ایک بار پھر تاریکی میں ڈوب گیا اس کے ساتھ ہی کمرے کی فضا میں ناگوار بو کا احساس بھرنے لگا اور مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ سے کمرہ گونجنے لگا۔ آہستہ آہستہ یہ شور بڑھتا گیا اور پھر کمرے میں ایک دم بھونچال آ گیا۔ ماحول میں

تعفن بڑھ گیا مجھے احساس ہوا کہ جیکسن انتہا درجے کے مکروہ علوم کا پروردہ ہے اور اس کی بدروحیں بے حد غلیظ اور غلاظت کی پیداوار ہیں۔ اسی لمحہ کمرے میں ہلکی سی روشنی ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ سیاہ لبادے اوڑھے ہوئے دو بدروحیں جیکسن کے دائیں اور بائیں کھڑی ہیں۔ انکے چہرے پر نقاب تھے اور آنکھوں کی جگہ آلاؤ روشن تھے۔ جیکسن پورے جاہ وجلال اور غضبناک نظروں سے میری جانب دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے اپنی مخصوص زبان میں بدروحوں سے کچھ کہا اور دونوں نے چہرے سے نقاب الٹ دیئے۔ میرے لئے بدروحوں کو اصلی حالت میں دیکھنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں تھی۔ اس کا خیال تھا کہ انہیں دیکھ کر میں ڈر جاؤں گا۔ بدروحوں کے چہروں پر گوشت نام کو نہیں تھا۔ چہرے کی جگہ پر کھوپڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ وہ میری طرف دیکھ کر ہذیانی انداز میں قہقہے لگانے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ میری جانب بڑھنے لگیں۔ میں اس دوران وظیفہ پڑھ چکا تھا اور مطمئن ہو کر ان کی حرکات وسکنات دیکھ رہا تھا۔ جونہی دونوں بدروحیں میرے حصار کے قریب پہنچیں تو یکدم چیختی ہوئیں اپنے لبادے کو نوچنے لگیں۔ ان کو یہ حالت دیکھ کر جیکسن سٹپٹائی نظروں سے مجھے دیکھنے لگا اور میرے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تیرنے لگی۔

میں نے بدروحوں کے جسموں پر نورانی علم پڑھ کر پھونک ماری تھی جس کی وجہ سے ان کے بدنوں میں آگ لگ گئی۔ بدروحوں کے بدن جونہی علمی آگ سے سلگنے لگتے ہیں وہ عامل کی ہر خواہش پوری کرنی پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ دونوں بدروحیں مجھ سے التجائیں کرنے لگیں۔

''اے مہاشکتی کے گرو ہمیں جلا کر نہ مارنا۔ تم جو کہو گے ہم تیرا حکم بجالائیں گے''۔

جیکسن کے دیدے پھٹ گئے اور زبان اس کے لبوں سے باہر نکل گئی تھی۔ اس پر سکتہ طاری تھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی غلام بدروحیں اسے تنہا چھوڑ دیں گی۔

''جیکسن اب کیا ارادہ ہے۔ تمہاری غلام روحیں مجھ سے زندگی کی بھیک مانگ رہی ہیں''۔

وہ اپنے حواس میں آ گیا اور ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔

''مجھے معاف کر دو مسٹر ناگی...... میں نہیں جانتا تھا کہ آپ کو کالے علم پر اتنی قدرت حاصل ہے۔ میں نے آج تک یہ منظر نہیں دیکھا تھا۔ اسے اپنی خوش قسمتی سمجھوں گا اگر آپ مجھے اپنی شاگردی میں لے لیں''۔

''جیکسن پہلے اپنی بدروحوں کو تو بھیج دو......''

جیکسن نے ایک عمل پڑھا اور بدروحوں کو جانے کا حکم دیا مگر بدروحیں اس پر خفا ہو چکی تھیں وہ چیختی چنگاڑتی ہوئی اس پر جھپٹیں

''او کالے حرام خور اب ہم تیری غلام نہیں ہیں''۔

اس سے قبل کہ جیکسن بدروحوں سے مار کھاتا۔ میں نے دونوں کو اپنی قوت میں جکڑ لیا اور پھر ایک عمل پڑھ کر انہیں اپنی قید سے رہا کر دیا۔ تو دونوں غائب ہو گئیں۔

جیکسن میرا مطیع ہو گیا تھا ہم دونوں باہر نکلے تو مس ریٹا جیکسن کی شکل دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اس کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔ جیکسن نے ریٹا سے معافی مانگی اور کہا ''اے خوبرو لڑکی میں نے ناگی صاحب کی شاگردی اختیار کر لی ہے''۔

میں نے ریٹا کو ساری صورتحال سے آگاہ کر کے اس کی پریشانی ختم کر دی۔ جیکسن نے اس وقت مجھے یورپ میں کالے جادو اور اس کی خرافات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ گورے وہم پرستی اور بلیک میجک کے گرویدہ ہیں۔ پراسرار کہانیاں اور فلمیں دیکھنے کے شوقین ہیں۔ جنسی لذتوں میں مبتلا گورے کالے جادو کے عاملوں سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

میری جیکسن سے دوستی ہو گئی پھر میں جتنے روز وہاں رہا اس نے مجھے ایسی جگہیں دکھائیں جہاں افریقی گورے اور بھارتی عامل کالے جادو کے لئے چلے کاٹتے ہیں۔ میں حیران ہوا کہ مہذب دنیا تو ہمیں گنوار اور وہم پرست قوم کہتی ہیں مگر اس کا اپنا حال ہم سے بھی بدتر ہے۔ انگریز قوم بے حد گندی اور وہم پرست ہے۔ یہ بے دینی او فحاشی میں ڈوبی ہوئی قوم ہے۔

وظائف جنات

تسخیر جنات اوران کے شر سے بچاؤ کے مجرب وظائف وعملیات

اسمائے جنات موکلین

حروف	جن موکل	فرشتہ موکل	حروف	جن موکل	فرشتہ موکل
ا	نیوپوش	اسرافیل	س	لینوش	ہموا کیل
ب	دیوس	جبرائیل	ع	نشیوش	بومائیل
ج	نولوش	میکائیل	ف	بعطیوش	سرمائیل
د	طیوش	دردائیل	ص	فلاپوش	ھجائیل
ھ	ھوش	وردائیل	ق	شمیوش	عطرائیل
و	پویوش	افتمائیل	ر	رھوش	امواکیل
ز	کاپوش	شرفائیل	ش	تسویش	ھمرائیل
ح	عبوش	تنکفیل	ت	بطیوش	عزرائیل
ط	بدبوش	اسمائیل	ث	طجیوش	میکائیل
ی	سمبوش	سرکیائیل	خ	والایوش	مھکائیل
ک	قدپوش	خردزائیل	ذ	طکاپوش	ہرشائیل
ل	عدیوش	ططائیل	ض	نمایوش	عطکائیل
م	محیوش	رویائیل	ظ	عقویوش	نورائیل
ن	دیلیجوش	مولائیل	غ	عرتوپوش	نوخائیل

نوٹ: یہی موکلات ان تمام اسمائے الٰہی کے ہیں جن کا پہلا حرف ان حرفوں میں سے ایک ہے۔

بسم اللہ کی برکات سے
جنات شیاطین سے دفاع

حضرت امام جعفر صادقؑ نے پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''غذا کا دستر خوان بچھانے کے وقت چار ہزار فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ اگر بندہ بسم اللہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں'' خدا تم پر اور تمہاری خوراک پر برکت نازل کرے۔'' اور شیطان سے خطاب کرتے ہیں اے فاسق! یہاں سے نکل جا۔ ان (شرکائے دستر خوان) پر تجھے کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔ اگر بسم اللہ نہ کہے تو فرشتے شیطان سے کہتے ہیں'' اے فاسق! آؤ اور ان کے ہمراہ غذا کھاؤ اور اگر دستر خوان کو لپیٹے وقت ذکر الٰہی نہ کیا جائے تو فرشتے کہتے ہیں (کیسے) لوگ ہیں کہ انہوں نے اپنے ولی نعمت کو فراموش کر دیا جبکہ اللہ نے ان پر نعمتوں کی فراوانی کی ہے۔'' (فروع کافی ج ۶ ص ۲۹۲)

بہت سے اعمال میں سے ایک عمل جس کے ذریعے ہر کام میں برکت اور جان و مال کی حفاظت ہو سکتی ہے یہ ہے کہ ہر کام کے آغاز اور انجام میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا جائے ان کے لیے یہ عظیم جملہ اللہ کے ذکر کا بہترین مصداق ہے اور اگر اسی ذکر پاک کا ورد کیا جائے یعنی کبھی فراموش نہ ہو تو انسان کو عبرت اور درس حاصل ہوتا ہے کہ ہر عمل اس ذات اقدس کے نام سے شروع ہو۔ ہرگز نہ کہ نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسے اس کے ساتھ شریک ہو کر آلودگی پیدا کریں۔ نیز اسے القا ہو (غیر محسوس طور پر یقین ہو جائے) کہ استعانت اور امداد فقط

درگاہ الٰہی کی طرف سے ہے اور کسی صورت اس کے غیر کو دخل حاصل نہیں ہے اور یہ فطری بات ہے کہ جس وقت انسان مسلسل ایسا عمل کرتا رہے تو پھر شیطان ملعون کے وسوسوں کے لئے گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ لیکن (شرط یہ ہے کہ) ''بسم اللہ'' زبانی کلامی نہ ہو۔ اس لئے کہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ پاکیزہ ذکر بھی اسی ملعون شیطان کی ہدایات پر ظاہراً زبان پر جاری رہتا ہے (مگر بے توجہی اور غفلت کے باعث عمل اس کے برعکس ہوتا ہے)

''بسم اللہ'' پڑھنے کا عمل نہ صرف شیطان سے دفاع اور بچاؤ کے لئے مفید ہے بلکہ اسے دفع کرنے اور نکال باہر کرنے میں بھی بہت موثر ہے۔ علامہ طباطبائی رضوان اللہ فرماتے ہیں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو حروف ابجد سے مربعات میں تقسیم کر کے مجنون سے جن نکالنے میں مفید ہے۔'' نگرشی بر مقالہ بسط وقبض تئوریک شریعت ص ۱۹۱)

جن نکالنا

جیسا کہ کہا گیا ہے کبھی کسی آدمی کو شیطان یا کسی شریر جن کی وجہ سے پکڑ ہو جاتی ہے جسے اصطلاح میں ''مجنون یا جن زدہ'' کہتے ہیں ایسی صورت میں عرصہ قدیم سے جنوں اور شیطانوں کی گرفت سے آدمی کو آزاد کرانے کے لئے ایک طرح کے عمل کو جن نکالنے کے عنوان سے انجام دیا جاتا تا کہ آدمی کے قلب سے اس کو نکال دیں۔

درست یا غلط جن نکالنے والوں اور دیکھنے والوں کے کہنے کے مطابق بعض مواقع پر جنون میں مبتلا شخص کا علاج کرتے تھے۔ ہرمزگان میں اس شخص کو جو ایسے لوگوں کے بدن سے جو اس میں مبتلا ہوتے ہیں جنوں اور شیطانوں کو نکال باہر کرے ''مامازار'' کہتے ہیں۔ کہ ان اعمال کے مطابق جو اس کے آباؤ اجداد سے چلے آ رہے ہیں اقدام کرتا ہے لیکن ہم ان اعمال کے تذکرے سے پرہیز کریں گے۔

البتہ مسیحیت کے آئین میں بھی جن نکالنے کا معاملہ دیرینہ اور تاریخی ہے۔ عام طور پر پادری لوگ اس پر اقدامات کرتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیت جن زدہ اشخاص کے بدن

سے جن نکالنے کے لئے وہی اقدام کرتی ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے سے رائج ہیں اور تمام دیگر ادیان عالم کی سنت ہیں۔

جن نکالنے والا عامل:

یہ جن سے باتیں کرتا ہے اور اسے حکم دیتا ہے کہ خدا کے نام پر اپنے شکار کے بدن سے باہر نکل جائے اور اسے خوف دلاتا ہے کہ حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں اسے سزا دی جائے گی۔ جن (پہلے تو) جواباً لمبی لمبی باتیں کرتا ہے اور عامل کے ساتھ غصہ اور جھگڑا کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ شدید نفسیاتی دباؤ کے مقابلے میں اپنی جگہ پر جما رہے۔ یہ دباؤ جو ابتدائی معاشروں میں بیمار (مجنون) کو مار کٹائی اور غصہ دلانے سے قوت پا جاتا ہے۔ مقدس علامات، آمرانہ لب و لہجہ، مضبوط دل والی مطمئن شخصیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ شخص عامل بن جاتا ہے۔ عام طور پر جن کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنا نام بتائے اور اپنے حالات کی وضاحت کرے (اس مریض کو کیوں اذیت دیتا ہے وغیرہ) اس بات چیت سے اگر نفسیاتی عوارض معلوم ہو جائیں تو نتیجتاً یہ عمل جن کے نکل جانے میں معاونت کرتا ہے اس عامل کی تنبیہہ اور احکامات جن کو سخت خوف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ جب یہ خوف حد سے بڑھ جائے تو جن مریض کو چھوڑ دیتا ہے۔ عام طور پر اس وقت بیمار پر غشی اور تشنج بھی عارض ہوتے ہیں۔

جنات چھڑانے کے لئے ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن سے مدد:

انسان کے بدن سے جن چھڑانے میں جو چیز سب سے بہتر مدد و معاون ہو سکتی ہے ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید ہے۔ ذکر و تلاوت میں سب سے عظیم چیز آیۃ الکرسی کی تلاوت ہے۔ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے اس پر اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر کیا جاتا ہے اور صبح طلوع ہونے تک شیطان اس کے قریب بھی نہیں پہنچتا۔ یہ صحیح بخاری کی حدیث سے ثابت ہے۔

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں

بے شمار عاملین و صالحین کا تجربہ ہے کہ شیاطین کو بھگانے اور ان کے طلسم کو توڑنے میں

آیۃ الکرسی اتنی موثر ہے کہ ٹھیک طور پر اس کی قوت وتاثر کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آسیب زدہ شخص سے اور شیاطین جن کی مدد کرتے ہیں مثلاً اہل ظلم وغضب اصحاب، شہوت وطرب اور ارباب رقص و سرود سے شیطان کو بھگانے میں آیۃ الکرسی غیر معمولی اثر رکھتی ہے۔ اگر صدقِ دل سے ان لوگوں پر آیۃ الکرسی کی تلاوت کی جائے تو شیاطین دفع ہو جاتے ہیں۔ شیطانی خیالات کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے اور شیطان کے بھائیوں کے شیطانی کشف وکرامات بے حقیقت ہو جاتے ہیں کیونکہ شیطان اپنے شاگردوں پر جو باتیں الہام کرتا ہے۔ جاہل لوگ اسے اللہ کے تقویٰ شعار ولیوں کی کرامتیں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شیطان کی اپنے گمراہ اور ملعون ولیوں کے ساتھ فریب کاری ہوتی ہے۔

آسیب زدہ کے جسم سے نبی ﷺ کا جن بھگانا:

یہ کام نبی ﷺ نے ایک سے زائد مرتبہ کیا ہے۔ سنن ابوداؤد اور مسند احمد میں ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا زارع نبی ﷺ کے پاس گئے تو ساتھ میں اپنے ایک پاگل بیٹے یا بھانجے کو لیتے گئے۔ میرے دادا کہتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے کہا

''میرے ساتھ میرا ایک پاگل بیٹا یا بھانجا ہے میں اسے آپ کے پاس لے کر آیا ہوں تاکہ آپ ﷺ اللہ سے اس کے لئے دعا فرمادیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''لاؤ'' وہ کہتے ہیں: میں اس کو آپ کے پاس لے کر آیا' اس کے سفر کے کپڑے اتارے اور دو عمدہ کپڑے پہنا دیئے۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کو میرے قریب لاؤ اس کی پیٹھ میرے سامنے کرو۔ پھر آپ اس کی پیٹھ پر مارنے لگے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغل کی سفیدی دیکھی۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ''نکل اللہ کے دشمن نکل اللہ کے دشمن'' چنانچہ وہ لڑکا صحت مند آدمی کی طرح دیکھنے لگا پہلے کی طرح نہیں پھر اس کو نبی ﷺ نے اپنے سامنے بٹھایا اور پانی منگوا کر اس کے چہرہ کو پونچھا اور اس کے لئے دعا کی۔ آپ ﷺ کے دعا کرنے کے بعد وفد کا کوئی شخص اس سے بڑھ کر صاحب فضیلت نہیں تھا۔

مسند احمد ہی میں یعلی بن مرۃ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے تین چیزیں ایسی دیکھیں جن کو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیکھا نہ میرے بعد کوئی دیکھے گا۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا۔ ہم ایک راستہ سے چل رہے تھے کہ ہمارا گزر ایک عورت سے ہوا جو بیٹھی ہوئی تھی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ عورت نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اس بچے کو کچھ پریشانی لاحق ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ سے ہم بھی پریشان ہیں۔ دن میں نہ جانے کتنی مرتبہ اس پر حملہ ہوتا ہے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کو مجھے دو'' اس نے بچہ کو آپ ﷺ کی طرف بڑھایا۔ آپ ﷺ نے بچہ کو اپنے اور پالان کے اگلے حصہ کے درمیان بٹھایا پھر اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ پھونکا اور فرمایا: بسم الله، انا عبدالله، اخسأ عدو الله ''اللہ کے نام سے میں اللہ کا بندہ ہوں بھاگ جا اللہ کے دشمن'' پھر بچے کو عورت کے ہاتھ میں تھما دیا اور فرمایا:

''تم واپسی میں ہم سے اسی جگہ پر ملاقات کرنا اور بتانا کہ کیسی حالت ہے؟''۔

یعلی بن مرۃ کہتے ہیں کہ ہم لوگ روانہ ہوگئے۔ پھر واپس ہوئے تو اس عورت کو اسی جگہ پر پایا اس کے ساتھ تین بکریاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے بچے کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ''جس ذات نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اس کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اب تک اس سے کوئی چیز دیکھنے میں نہیں آئی۔ آپ ﷺ یہ بکریاں لیتے جائیے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''جاؤ ان میں سے ایک بکری لے لو اور باقی واپس کردو''۔

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے جنات کو حکم دے کر ڈانٹ کر اور لعن وطعن کر کے بھگایا ہے۔ لیکن صرف اس سے کام نہیں چلتا۔ اس معاملہ میں ایمان کی قوت، یقین کی پختگی اور اللہ کے ساتھ حسن تعلق کا بہت بڑا دخل ہے۔

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے:

علامہ ابن تیمیہ مجموعہ فتاوی ۲۴/ ۲۷۷ میں رقمطراز ہیں:

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں سے آسیب زدہ کے علاج کی دو شکلیں ہیں۔

اگر جھاڑ پھونک اور تعویذ ایسے ہوں جن کا معنی ومفہوم سمجھ میں آتا ہو اور جن کو آدمی

دین اسلام کی نظر میں بطور ذکر دعا پڑھ سکتا ہو تو اس سے آسیب زدہ کو جھاڑ پھونک کیا جاسکتا ہے۔

صحیح بخاری میں نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے جھاڑ پھونک کی اجازت دی۔ جب تک کہ وہ شرک نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو ضرور پہنچانا چاہیے۔''

اگر جھاڑ پھونک اور تعویذ میں ایسے الفاظ ہوں جو حرام ہوں مثلاً اس میں شرک کی بو باس ہو یا جن کے معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں اور اس میں کفر کا احتمال ہو تو ایسے الفاظ سے تعویذ بنانا یا منتر پڑھنا کسی کے لئے جائز نہیں۔ خواہ ان کے ذریعہ آسیب زدہ شخص سے جنات کیوں نہ بھاگتے ہوں۔ کیونکہ اس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے۔

علامہ ابن تیمیہ دوسری جگہ (مجموعہ فتاوی ۲۶/۱۹) فرماتے ہیں کہ شرکیہ تعویذ گنڈے والے جنات کو بھگانے میں اکثر ناکام رہتے ہیں اور اکثر وبیشتر جب وہ جنات سے کہتے ہیں کہ وہ اس جن کو قتل یا قید کردیں جو انسان پر سوار ہے تو جنات ان کا تمسخر کرتے ہیں چنانچہ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کو قتل یا قید کردیا ہے حالانکہ یہ محض تخیل اور جھوٹ ہوتا ہے۔

جن کو منانا:

کچھ لوگ جانور کی قربانی دے کر اس جن کو منانے کی کوشش کرتے ہیں جو انسان پر سوار ہو گیا ہے حالانکہ یہ شرک ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے جنات کے ذبیحہ سے منع کیا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق حرام چیزوں سے علاج کرنے سے ہے۔ حالانکہ یہ زبردست غلطی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی حرام چیز میں شفا نہیں رکھی ہے۔ مانا کہ حرام چیزوں مثلاً مردار اور شراب سے علاج جائز ہے لیکن ان سے جن کے لئے قربانی دینے پر استدلال کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ حرام چیزوں سے علاج کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے لیکن شرک اور کفر سے علاج کی حرمت میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں، شرکیہ چیزوں سے علاج

کرنا بالاتفاق ناجائز ہے۔

جنات سے محفوظ رہنے کے دس طریقے:

اول:

جنات کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واما ینزغنک من الشیطن نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم (فصلت: ۳۶)

"اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے"۔

نیز صحیح میں ہے کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں میں گالی گلوچ ہو گئی ان میں سے ایک شخص کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا

"مجھے ایک ایسا جملہ معلوم ہے کہ اگر وہ اس کو پڑھ لے تو اس سے غصہ کی کیفیت ختم ہو جائے۔ وہ جملہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

دوم:

معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کی تلاوت۔

ترمذی نے ابو سعید سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جنوں سے اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں جب یہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنا لیا اور ان کے علاوہ جتنی چیزیں تھیں ترک کر دیں ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سوم:

آیۃ الکرسی کی تلاوت۔ صحیح ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے رمضان کی زکوۃ کی نگرانی کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ میرے پاس ایک شخص آیا اور چلو بھر بھر کر غلہ

اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا۔

ابو ہریرہ نے پوری حدیث ذکر کی۔ اخیر میں یہ ہے کہ اس شخص نے ابو ہریرہ سے کہا کہ

''جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اللہ کی طرف سے تمہاری نگرانی کے لئے ایک محافظ رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہ آئے گا''۔

نبی ﷺ نے فرمایا ''وہ (فطری طور پر) جھوٹا تھا لیکن اس نے (اس وقت) سچ کہا تھا وہ شیطان تھا''۔

چہارم:

سورہ بقرہ کی تلاوت۔ صحیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے شیطان اس کے قریب نہیں جاتا''

پنجم:

سورہ بقرہ کا آخری حصہ۔ صحیح میں ابو مسعود انصاری کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص رات میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کرے گا وہ اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

اور ترمذی میں نعمان بن بشیر کی حدیث ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب تحریر کی تھی اس میں سے اس نے دو آیتیں نازل کیں جن کے ساتھ سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے ان دونوں آیتوں کی جس گھر میں تین رات تلاوت کی جائے گی وہاں شیطان نہیں آئے گا۔

ششم:

آیۃ الکرسی کے ساتھ سورۂ حم المومن (سورہ شوریٰ) کے شروع سے الیہ المصیر تک۔

ترمذی میں ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص صبح کے وقت آیۃ الکرسی اور حم المومن شروع سے ''الیہ المصیر'' تک پڑھے گا وہ شام تک ان دونوں چیزوں کی وجہ سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو ان کی تلاوت کرے گا۔ صبح تک محفوظ رہے گا۔

اس حدیث کے ایک راوی عبدالرحمٰن الملیکی کے حافظہ پر گرچہ کلام کیا گیا ہے تاہم آیۃ الکرسی کی تلاوت کے سلسلے میں اس حدیث کے کئی شواہد موجود ہیں۔

ہفتم:

صحیح میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سو مرتبہ لا الہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شی قدیر کہتا رہے گا اس کے لیے یہ تسبیحات دس گردنیں آزاد کیے جانے کے برابر شمار ہوں گی اور اس کے سو گناہ مٹائے جائیں گے اور دن بھر یہ تسبیحات اس کے لیے شیطان سے روک بنی رہیں گی۔ یہاں تک کہ شام ہو جائے اور اس کے اس عمل سے زیادہ افضل کسی کا عمل نہ ہوگا بجز اس شخص کے جو اس سے زیادہ عمل کرے۔

ہشتم:

ذکر الٰہی کی کثرت:

ترمذی میں حارث اشعری کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو حکم دیا تھا کہ وہ پانچ چیزوں پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔ قریب تھا کہ یحییٰ علیہ السلام اس میں تاخیر کرتے

عیسیٰؑ نے یحییٰ سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ پانچ چیزوں پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ بنی اسرائیل کو اس کا حکم یا آپ دیں یا میں دوں۔ یحییٰ نے کہا اگر آپ اس میں سبقت لے گئے تو ڈر ہے کہ کہیں مجھے دھنسا نہ دیا جائے یا میں عذاب کا شکار نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔ بیت المقدس کھچا کھچ بھر گیا تو لوگ ٹیلہ پر بیٹھ گئے۔ یحییٰ علیہ السلام نے انہیں خطاب کرتے ہوئے کہا: ''اللہ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ میں خود ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں''۔

1- یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی گاڑھی کمائی سے ایک غلام خریدا اور اس سے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام' تم کام کرو اور اجرت میرے حوالے کر دو' وہ کام کرتا ہے اور اجرت اپنے مالک کے بجائے دوسرے کو دیتا ہے' تم میں کون شخص یہ پسند کر سکتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو۔

2- اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ جب تک بندہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے سامنے رکھتا ہے۔

3- میں تمہیں روزہ کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی جماعت میں ایک آدمی ہو اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور ہر شخص کو اس کو خوشبو بھلی معلوم ہو رہی ہو۔ روزہ دار کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

4- میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص کو لوگوں نے پکڑ لیا ہو اور اس کا ہاتھ گردن سے باندھ کر اس کو قتل کرنے لے جا رہے ہوں اور وہ کہتے کہ اس کے بدلہ میں مجھ سے سب کچھ لے لو اور مال دے کر اپنے آپ کو ان سے چھڑا لے۔

5- میں تمہیں ذکر الٰہی کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہو جس کے تعاقب

میں دشمن تیزی سے نکلے ہوں اور وہ ایک آہنی قلعہ میں آ کر اپنے آپ کو ان سے محفوظ کر لے۔ اسی طرح بندہ اپنے آپ کو ذکر الٰہی کے ذریعہ ہی شیطان سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں میں بھی تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ سمع (امیر کی بات سننا) اطاعت' جہاد' ہجرت اور جماعت سے وابستگی۔ کیونکہ جو شخص بالشت بھر جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن نکال لیا۔

ایک شخص نے کہا'' اے اللہ کے رسول گر چہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا ہاں'' گر چہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے'' تم لوگ اللہ کا نعرہ بلند کرو جس نے تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا''۔

ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری نے کہا کہ حارث اشعری کو نبی ﷺ کی صحبت حاصل ہے اور ان سے اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیثیں بھی مروی ہیں۔

نہم:

وضو اور نماز۔ یہ دونوں چیزیں حفاظت و پناہ کا بہترین ذریعہ ہیں خصوصاً جب غصہ اور شہوت میں ہیجان پیدا ہو' کیونکہ غصہ اور شہوت کی قوت ابن آدم کے دل میں بھڑکتی ہوئی آگ کی مانند ہے جیسا کہ ترمذی وغیرہ نے ابو سعید خدری سے روایت کیا وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''سنو غصہ ابن آدم کے دل میں ایک انگارہ ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں؟ جو شخص ایسی کوئی چیز محسوس کرے اسے فوراً زمین پر تھوک دینا چاہیے''۔

دوسری حدیث میں ہے کہ'' شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے''۔

سنن میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہذا اگر کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے''۔

دہم:

مسند احمد میں نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''نظر شیطان کا زہریلا تیر ہے' جو شخص اللہ کے لئے اپنی نظر نیچی رکھے گا اللہ اسے ایسی حلاوت عطا کرے گا جس کو وہ تادم مرگ اپنے دل میں محسوس کرے گا''۔

تسخیر جنات اور عاملین:

الشیخ عمر سلیمان الاشقر نے جنات و شیاطین کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ جنات اور شیاطین کو تسخیر کرنے والے عامل برے کاموں کے لئے نہایت گھناؤنی حرکات کرتے ہیں وہ کہتے ہیں:

کافر جنات و شیاطین کفر و شرک اور اللہ کی نافرمانی اختیار کرتے ہیں اور ابلیس اور اس کی شیطانی فوج بھی شر پسند ہے وہ شر کرتی اور شر ہی کی تلاش میں رہتی ہے۔ گرچہ یہ ان کے اور جن کو وہ گمراہ کر رہے ہیں سب کے عذاب کا موجب ہے۔

جب انسان کا نفس اور مزاج بگڑتا ہے تو وہ بھی ایسی ہی چیز پسند کرتا ہے جس میں اس کا نقصان ہو۔ اس میں اس کو لذت محسوس ہوتی ہے بلکہ اس سے اس درجہ عشق ہو جاتا ہے کہ اس کی خاطر دل و دماغ مذہب و اخلاق اور صحت و دولت سب کچھ داؤ پر لگا دیتا ہے۔ شیطان خود خبیث ہے اس لئے جب تعویذ گنڈے اور نام نہاد روحانیت کا عامل جنوں کی خدمت میں کفر و شرک کا محبوب نذرانہ لے کر جاتا ہے۔ تو یہ گویا ان کے لئے رشوت ہو جاتی ہے چنانچہ وہ اس کے کچھ کام کر دیتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص کسی کو کچھ روپے دیتا ہے کہ وہ جس کو قتل کروانا چاہتا ہے اس کو قتل کر دے یا بدکاری کے معاملہ میں اس کی مدد کرے یا خود اپنے ساتھ بدکاری کرنے دے۔ اسی لئے یہ

لوگ بہت سے کاموں میں اللہ کے کلام کو گندی چیزوں سے لکھتے ہیں۔کبھی قل ھو اللہ احد کے حروف کو پلٹ دیتے ہیں کبھی اللہ کے کلام کے علاوہ دوسری گندی چیزوں مثلاً خون وغیرہ سے تحریر کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اور بہت سی چیزیں جن سے شیطان خوش ہوتا ہے۔لکھتے یا زبان سے پڑھتے ہیں۔جب وہ شیطان کی مرضی کے مطابق کچھ لکھتے یا پڑھتے ہیں تو شیطان کسی کام میں ان کی مدد کر دیتا ہے۔

جنات کا انسان کو یہ بتلانا کہ کس چیز سے جنات کے شر سے بچا جا سکتا ہے

ابوالاسود رومی فرماتے ہیں کہ میں نے معاذ ابن جبلؓ سے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے جن کو پکڑ لیا تھا وہ قصہ کس طرح ہوا تھا مجھ کو بتلا دیجئے۔آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو صدقات کا نگران بنایا۔میں نے صدقے کے کھجور اپنے ایک بالا خانے میں لا کر جمع کر دیئے۔ان میں سے کم ہونے لگے۔میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے چرائے ہیں۔

میں رات کو بالا خانے میں چھپ کر بیٹھ گیا اور دروازہ بند کر دیا پس اچانک ایک شدید قسم کی تاریکی ہوئی اور وہ دروازے کے اندر داخل ہو گئی۔پھر اس نے دوسری شکل بدلی اور دروازے کے سوراخ سے داخل ہو گیا۔میں نے جب اس کو دیکھا تو میں تیار ہو کر بیٹھ گیا اس نے کھجور کھانے شروع کئے تو میں نے ایک دم اس کو پکڑ کر اپنے قبضہ میں کر لیا اور کہا کہ اے خدا کے دشمن اس نے کہا کہ مجھ کو مار نہ دیجئے میرے بال بچے بہت زیادہ ہیں اور میں فقیر محتاج ہوں ہم پہلے اس بستی میں رہا کرتے تھے جب تمہارے صاحب مراد حضور ﷺ رسول بنا کر بھیجے گئے۔ہم کو یہاں سے بھگا دیا گیا اور میں اب نصیبین میں رہتا ہوں۔آئندہ ہرگز نہیں آؤں گا۔آپ مجھ کو چھوڑ دیں۔میں نے اس کو چھوڑ دیا۔حضرت جبرائیلؑ نے یہ قصہ حضور ﷺ کو سنا دیا جب میں واپس آیا تو حضور ﷺ نے وہ قصہ دہرایا اور مجھے پوچھا کہ تیرا قیدی کیا ہوا۔

میں نے آپ کو بتلا دیا کہ وہ معذرت کرنے لگا میں نے چھوڑ دیا اور وہ وعدہ کر کے چلا

گیا ہے کہ آئندہ نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ باز نہ آئے گا میں پھر چھپ کر بیٹھ گیا وہ پھر آیا اور اس نے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے پھر اس کو پکڑ لیا اس نے پھر معذرت کی میں نے کہا ہرگز نہیں چھوڑوں گا اس نے کہا چھوڑ دو پھر نہیں آؤں گا اور اگر کوئی انسان سورہ بقرہ کی آخری آیتیں کسی مکان میں رات کو پڑھ کر پھونک دے تو ہم اس مکان میں اس رات کو داخل نہیں ہوتے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ کو صدقہ فطر کا نگران بنایا ایک جن آیا اور اس میں سے کھانے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ حضور ﷺ کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا کہ میں تجھ کو ایسے کلمات سکھلا دوں گا جو تجھ کو نفع دیں گے۔ میں نے کہا کہ سکھلا اس نے کہا کہ جب تو سونے لگے یا سونے کے لئے بستر پر آوے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اور اس نے پڑھکر بتلائی۔ صبح تک ایک فرشتہ خدا کی جانب سے تیری حفاظت کے لئے مقرر ہو جائے گا۔ جب میں حضور ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے پوچھا وہ قیدی کہاں ہے۔ میں نے آپ کو قصہ سنایا اور بتلایا کہ وہ مجھے آیۃ الکرسی سکھلا کر گیا ہے اور اس کا یہ فائدہ بتلایا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس نے تجھ سے سچ کہا ہے مگر وہ خود جھوٹا ہے کہ ایمان نہیں لایا۔

حضرت زید ابن ثابتؓ ایک مرتبہ اپنے باغ میں تشریف لے گئے آپ نے کسی کے آنے کی آہٹ محسوس کی پوچھا کون ہے اس نے کہ میں جن ہوں ہم قحط سالی میں مبتلا ہیں کیا ہم تمہارے پھلوں سے کچھ لے سکتے ہیں۔ میں کہا کہ لے لو دوسری رات کو پھر ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں جن ہوں قحط سالی میں مبتلا ہوں تمہارے پھل لے سکتا ہوں۔ میں نے کہا لے لو۔ پھر میں نے اس سے دریافت کیا کہ ہم تمہارے شر سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔

حبیب زیارت فرماتے ہیں کہ میں شہر حلوان کے سرائے خانہ میں تنہا تھا تو شیطان آئے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ آدمی لوگوں کو قرآن سکھاتا ہے آؤ اس کو ماردیں دوسرے

نے کہا کہ تیرا ناس ہو کیا کہہ رہا ہے جب وہ ان کے قریب گئے انہوں نے شھد اللہ انہ' لا الٰہ الا ھو پڑھنی شروع کر دی یہ سن کر ایک نے کہا کہ خدا تیرا ناس کرے میں تو اس کی صبح تک حفاظت کروں گا۔

زید ابن اسلم سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو اشجع کے دو شخص اپنی بیویوں کے پاس جا رہے تھے ان کو راستہ میں ایک عورت ملی اس نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہوں انہوں نے کہا کہ اپنے گھر جا رہے ہیں اس نے کہا کہ جب تم واپس آؤ مجھ سے مل کر جانا۔ میں تم کو ایک بات سکھلاؤں گی جب وہ فارغ ہو کر واپس ہوئے وہ ان کو ملی انہوں نے اس کو ایک اونٹ پر سوار کر دیا کچھ دور چلنے کے بعد ایک ٹیلہ آیا اس نے کہا کہ مجھ کو یہاں ایک کام ہے وہ اتر کر چلی گئی جب کافی دیر تک نہیں آئی ان میں سے ایک آدمی اس کو تلاش کرنے چلا گیا وہ بھی لوٹ کر نہیں آیا پھر وہ ان دونوں کو تلاش کرنے گیا۔ جا کر دیکھا کہ وہ عورت اس پہلے آدمی کا کلیجہ چبا رہی ہے اور مرا ہوا پڑا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ واپس آ گیا اور سوار ہو کر چل دیا وہ عورت پھر اس کو آ کے ملی۔ اس نے کہا کہ تو مجھ کو چھوڑ کر آ گیا تھا اس آدمی نے کہا کہ نہیں تو نے ہی دیر کی تھی۔ وہ سوار ہو گئی اور مجھ کو غمگین دیکھ کر کہنے لگی کہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا آگے ایک ظالم بادشاہ ہے اس سے ڈر رہا ہوں۔ اس عورت نے کہا کہ میں تجھ کو اس سے بچنے کے لئے ایک دعا سکھلا دوں گی وہ تجھ کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس نے کہا کہ سکھلا اس نے کہا کہ پڑھ

اللھم رب السموٰت وما اظلت و رب الارضین وما اقلت ورب الریاح وما اذرت ورب الشیاطین وما اظلت انت المنان بدیع السموات والارض ذالجلال والاکرام نحن للمظلوم من الظالم حقہ فحق لی حقی من فلان فانہ' ظلمنی

اس نے یہ دعا بار بار کہلوا کر یاد کر لی اور اس کے لئے بددعا کی کہ اے اللہ اس نے میرا بھائی کھایا ہے پس اسی وقت آسمان سے ایک آگ اتری اور اس کی شرمگاہ میں داخل ہو کر اس کے

دو ٹکڑے کر دیئے۔ یہ چڑیل تھی۔ لوگوں کو کھایا کرتی تھی۔

تعویذات کا جنات کے جسم پر اثر:

قیس ابن حجاج فرماتے ہیں کہ مجھے میرے شیطان نے کہا کہ جب میں تیرے اندر داخل ہوا تھا اونٹ کی طرح تھا اور اب میں چڑیا کی طرح کا ہو گیا ہوں میں نے کہا کہ کیوں اس نے جواب دیا کہ تو مجھے کتاب اللہ کے ذریعے پگھلا دیتا ہے حضرت عبداللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مومن کا شیطان پتلا دبلا ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن اپنے شیطان کو اس طرح دبلا پتلا کر دیتا ہے جس طرح تم اپنے اونٹ کو سفر میں دبلا کر دیتے ہو۔ ابو خالد والبی فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیوی بچوں سمیت حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس جا رہا تھا ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا میرے بیوی بچے پیچھے رہ گئے تھے۔ میں لڑکوں کی آواز سنی اور قرآن پڑھنا شروع کر دیا مجھ کو کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ شیاطین ہم کو پکڑ کر ہم سے کھیل رہے تھے جس وقت آپ نے قرآن زور سے پڑھا وہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

جنات کی طرف سے وظائف کا تحفہ

شاہ جنات کے طبیب طرطوش سے ہمارا خاندانی تعلق تھا۔ اس نے مجھے چند وظائف پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔ یہ وظائف مختلف مصائب اور جنات وشیاطین سے محفوظ بھی فرماتے ہیں۔ اپنے قارئین کی فلاح کے لئے میں اپنا یہ خاندانی راز اور وظیفہ جنات آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

طرطوش نے کہا تھا ''اگر کوئی مسلمان سورہ جن کے نقش کا تعویذ بنا کر اپنے گلے میں لٹکا کر رکھے گا تو ساری عمر وہ شیاطین و جنات کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی صاحب عمل اور صالح مسلمان کسی آسیب زدہ پر سورہ جن پڑھ کر پھونکے گا تو وہ شریر اجناء وشیاطین سے محفوظ ہو جائے گا۔ سورہ جن میں بے شمار فضیلتیں ہیں جو اس کا قاری ہو گا' جنات اسے اپنا دوست بنائیں گے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ باوضو رہے اور نیک خیالات پر گامزن رہے۔ بدکردار اور فاسق مسلمان بے شک وظائف ادا کرتا رہے مگر جنات اس پر ملتفت نہیں ہوں گے۔

سنو! مسلمان جنات قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ہیں اکثر حفاظ جنات سورہ جن کی تلاوت میں مشغول رہتے ہیں۔

یاد رکھو! اگر تم پر کبھی کوئی مصیبت ٹوٹے تو حاجت روائی کے لئے صرف خداوند کریم کے در پر سجدہ ریز ہونا...... کوئی جن تمہیں خداوند کریم کے عتاب سے نہیں بچا سکتا۔ یہ صرف تمہارے اعمال ہیں۔ ہاں جنات اگر اس امر پر مائل ہوں تو وہ انسانوں کی فلاح کے لئے بہت

سے امور انجام دے سکتے ہیں جیسے کہ میں دے رہا ہوں۔

سنو! اگر تم جنات و شیاطین کو جلا کر مارنا چاہتے ہو تو آیت الکرسی حفظ کر لو۔ اول آخر درود پاک پڑھ چکنے کے بعد آیت الکرسی کا ورد کیا کرو۔ یہ تمہارے گرد نور کا ایک حصار باندھ دیتی ہے۔ جونہی کوئی شریر جن یا شیطان تمہارے پاس آئے گا اسے آگ لگ جائے گی۔ فرشتے اسے آتشی کوڑے سے پیٹیں گے۔ یاد رکھو اگر تم نے بے وضو رہ کر یہ ورد کئے تو تمہاری محنت رائیگاں جائے گی۔

سنو! اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں بے اولادوں کے لئے ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔ یہ وظیفہ پڑھنے والے کو صالح اولاد بھی نصیب ہوتی ہے۔ بے اولادوں کو کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھنی چاہیے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ مگر اس سے پہلے وہ اس کا صدقہ اتاریں' خیرات کریں' غرباء و مساکین کو کھانا کھلائیں۔ درود ابراہیمی پڑھیں۔ اپنے نام کا اسم اعظم حاصل کر کے پڑھا کریں۔

رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوٰرثین

اور سنو شیطان ہمارا اور تمہارا دشمن ہے تمہیں معلوم ہے کہ اس نے لوح محفوظ پر جب یہ پڑھا اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم تو اس نے اللہ تبارک تعالیٰ سے عرض کی کہ یا الٰہی وہ کون مردود ہوگا جو تیری اطاعت سے منحرف ہوگا۔ رب کریم نے فرمایا کہ تو عنقریب دیکھ لے گا۔

پس میں تمہیں یہ راز بھی بتا دوں کہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم میں وہ طاقت بے پناہ ہے جو شیاطین کو دھتکار دیتی ہے۔ تعوذ پڑھنے والے انسان کے دل سے وساوس' باطلہ اور ہر طرح کی بدعقیدگی ختم ہو جاتی ہے۔ شیطان اس انسان سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔

سنو! اگر تم چاہتے ہو کہ انسان اپنی حاجتیں صرف اللہ سے بیان کرے اور ان کے مداوا کی دعا کرے تو یہ ناممکن نہیں ہے۔ ہر طرح کی آفات بلیات اور مشکلات کے لئے یہ پڑھا کرو۔

لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین

مسلمان جنات کی طاقت کا راز

طرطوش کے علاوہ راقم کو بعض مسلمان جنات کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

عبداللہ بن حیئی ایک صاحب بصیرت اور ولی اللہ جن تھا۔ اس سے بھی مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ مسلمان جنات درود پاک کا بکثرت ورد کرتے ہیں۔ عبداللہ بن حیی نے مجھے بتایا تھا۔

''مسلمان جنات کو درود پاک کے ذکر سے توانائی حاصل ہوتی ہے اور یہ ذکر ہی ہماری خوراک ہے''۔

عبداللہ بن حیی کے ساتھ مجھے جنات کی مجالس میں جانے کا اتفاق ہوا اور ان کے ذکر و اذکار کے پرلطف روحانی مناظر سے دیدہ دل کو معطر کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ مسلمان جنات جب اکٹھے ہوتے ہیں تو اپنے مسلمان عاملین یعنی انسانوں سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کے کہنے پر آ گئے ہیں پس اب تم درود پاک پڑھو تا کہ ہمارے روحانی درجات بلند ہوں اور ہم شیاطین کے خلاف لڑنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کریں۔ پس یہ ثابت ہوا کہ اگر مسلمان درود ابراہیمؑ کا ذکر کرتے رہیں تو وہ دنیاوی و اخروی زندگی کے تمام وبالوں سے محفوظ رہیں گے اور کامرانیاں ان کے قدم چومیں گی۔ راقم کا اپنا تجربہ بھی یہی ہے کہ اس نے جب درود پاک کا وظیفہ ادا کرنا شروع کیا تو شیاطین کی شورش ختم ہوگئی اور قدم قدم پر کامرانیاں نصیب ہوئیں۔